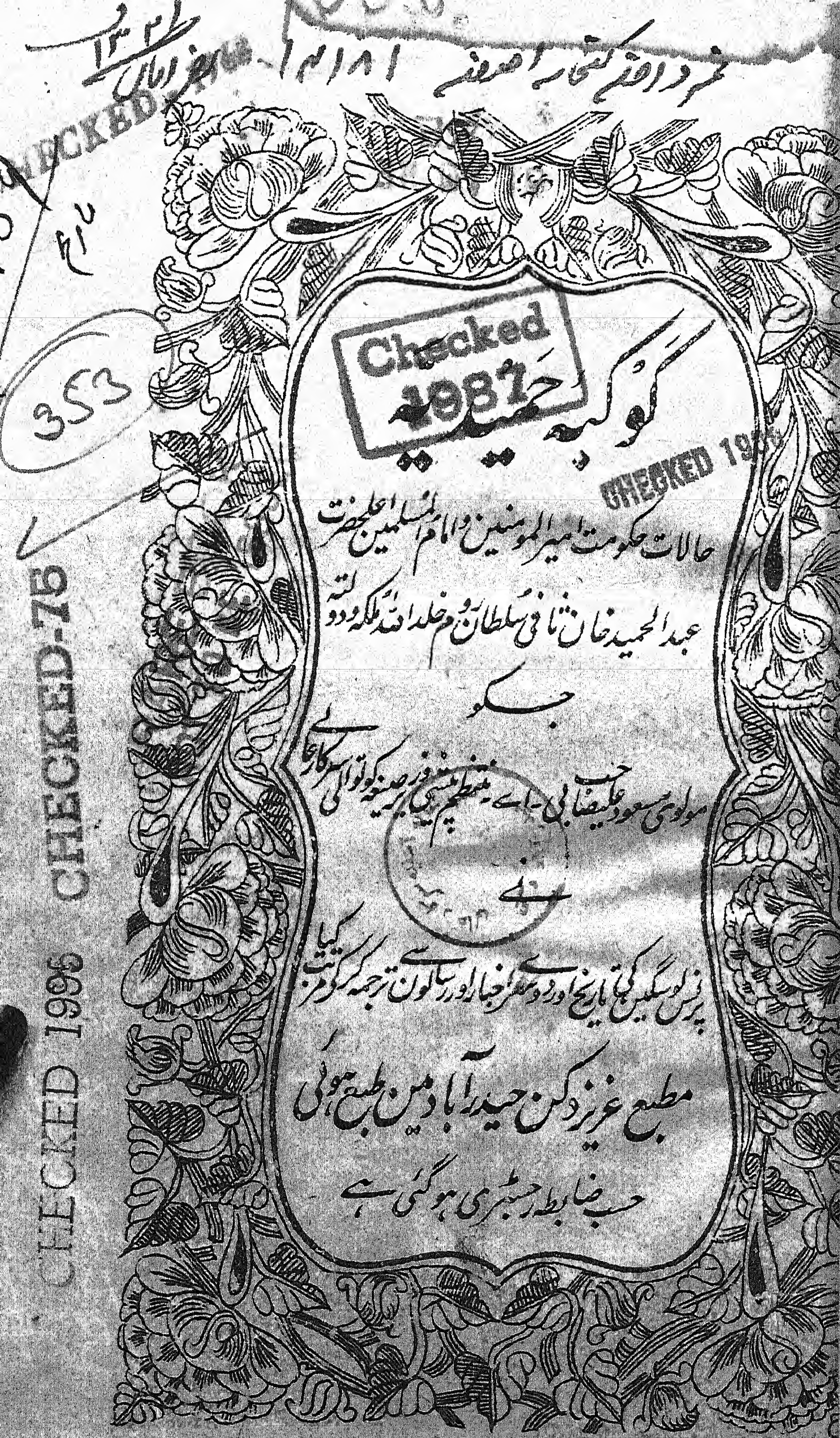


# کوکبۂ حمیدیہ

حالات حکومت امیر المومنین و امام المسلمین اعلحضرت

عبد الحمید خان ثانی سلطان روم خلد اللہ ملکہ و دولتہ

جسکو

مولوی مسعود علی صاحب بی۔اے منتظم پیپر منٹ و فرنیچر صیغہ کوتوالی سرکار عالی

نے

پرنس لوسگین کی تاریخ اور دوسرے اخبار اور رسالوں سے ترجمہ کر کے مرتب کیا

مطبع عزیز دکن حیدرآباد میں طبع ہوئی

حسب ضابطہ رجسٹری ہو گئی ہے

# کوکبۂ حمیدیہ

حالات حکومت امیر المومنین و امام المسلمین اعلیٰحضرت عبد الحمید خان ثانی سلطان روم خلد اللہ ملکہ و دولتہ

جسکو

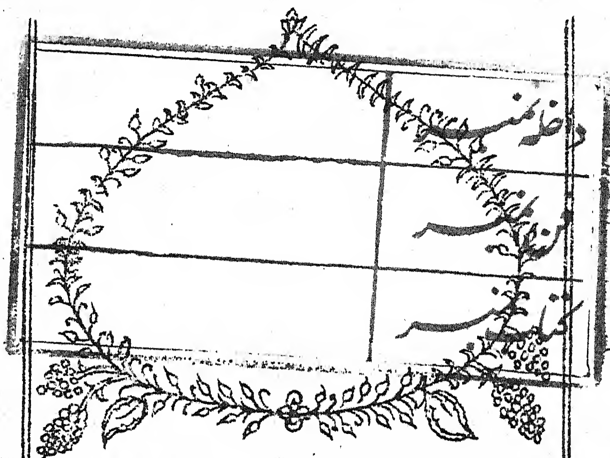
مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے۔ منتظم پیشی وزیر صیغہ کوتوالی سرکار عالی



نے

پرنس لوسگنین کی تاریخ اور دوسری اخبار اور رسالوں سے ترجمہ کرکے مرتب کیا

مطبع عزیز دکن حیدرآباد میں طبع ہوئی




بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دیباچہ

یہہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمانون کو سلطنت عثمانیہ کے ساتھہ مختلف اسباب سے ایک خاص قسم کی دلچسپی ہے۔ لیکن باوجود اس دلچسپی کے بہت کم لوگ ایسے ملین گے جو سلطنت مذکور کے اصلی اور حقیقی حالات سے واقف ہون۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایک ایسا نقشہ مرتب کیا جائے جس سے عام لوگون کو سلطنت عثمانیہ کی وسعت آبادی اور طاقت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔

سلطنت عثمانیہ مین یورپ کے جنوبی اور مشرقی ممالک داخل ہین۔ اور ایشیا کے مغربی۔ اور افریقہ کے تمام شمالی ممالک شامل ہین انمین سے بعض سلطان کی راست حکومت مین ہین۔ اور بعض کو جداگانہ حکومت کا اختیار دیا گیا ہے اور چند ممالک پر ایسے خود مختار موروثی حکمران ہین جو سلطان کے باجگذار ہین سلطنت عثمانیہ کا موجودہ رقبہ تقریباً ۱۶ لاکہہ ۹۲ ہزار ایکسو پچاس مربع میل اور اوسکی آبادی ۴ کرور ۳۲ لاکہہ ۶۴ ہزار خیال کیجاتی ہے۔

| یورپی حصہ کی آبادی اور رقبہ | | |
|---|---|---|
| نام ملک | رقبہ مربع میل | آبادی |
| قسطنطنیہ | ۱۱۰۰ | ۱۲۰۰۰۰۰ |
| ایڈریانوپل | ۱۲۸۰۰ | ۵۶۰۰۰۰ |
| سالونیکا وکوسود | ۱۴۰۰۰ | ۱۴۴۰۰۰۰ |
| جنینا | ۱۳۰۰۰ | ۳۹۰۰۰۰ |
| سقوطری | ۳۸۰۰ | ۲۳۰۰۰۰ |
| سکینڈیا و دیگر ۹ اتر | ۳۴۰۰ | ۱۹۰۰۰۰۰ |
| جملہ زیر راست حکومت سلطان | ۷۶۷۰۰ | ۵۷۲۰۰۰۰ |
| بلگیریا (باجگذار) | ۲۴۳۰۰ | ۲۰۰۸۰۰۰ |
| مشرقی رومیلیا (خودمختار) | ۱۴۰۰۰ | ۹۷۵۰۰۰ |
| بوسنیا۔ ہرزی گوینیا و نوبی بازار (حوالہ سلطنت اسٹریا) | ۲۳۵۷۰ | ۱۰۲۰۷۰۰۰ |
| جملہ بعد جنگ ۱۸۷۸ء | ۱۳۸۵۷۰ | ۱۵۰۴۰۰۰ |
| دبروجہ (حوالہ رومنیا) | ۴۲۰۰ | ۱۵۰۰۰۰ |
| نش (حوالہ سرویا) | ۴۲۵۰ | ۳۶۷۰۰۰ |
| دلسگنو (حوالہ مانٹینگرو) | ۲۰۰۰ | ۱۱۶۰۰۰ |
| اجزای تہسلی واپیرس (حوالہ یونان) | ۲۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰ |
| جملہ قبل جنگ ۱۸۷۸ء | ۱۵۱۰۲۰ | ۱۰۹۴۰۰۰۰ |

سلطنت عثمانیہ کی طاقت کا اصلی مرکز ایشیائی حصہ ہے جسمین ترک تعداد اور قوت کے لحاظ سے تمام قومون کے مجموعی تعداد سے جو اوس حصہ مین آباد ہین بڑہے ہوے ہین - گذشتہ لڑائیمین اس حصہ مین سے ایک چھوٹا سا ضلع قطور جو شرقی سرحد پر واقع ہے اہل ایران کو اور اضلاع کاوس اور باطوم روس کو اور جزیرہ سائپرس انگلستان کو دینا پڑا ہے - یہ ملک انتظامی اغراض سے ۲۰ صوبون پر تقسیم ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا -

## ایشیائی حصہ کی آبادی ورقبہ

| نام ملک | نام صوبہ | رقبہ مربع میل | آبادی |
|---|---|---|---|
| ایشیا ئی کوچک | بروسا وغیرہ | ۳۳۰۰۰ | ۱۹۰۰۰۰۰ |
| | ایدن (سمرنا) | ۲۳۰۰۰ | ۱۶۱۰۰۰۰ |
| | کستامنی | ۲۱۰۰۰ | ۱۲۶۰۰۰۰ |
| | انگورا | ۲۷۰۰۰ | ۸۶۰۰۰۰ |
| | قونیہ | ۳۹۰۰۰ | ۱۲۸۰۰۰۰ |
| | ادانا | ۱۶۰۰۰ | ۴۷۰۰۰۰ |
| | سیواس معہ جیک | ۳۶۰۰۰ | ۱۷۷۰۰۰۰ |
| | تبریزند | ۱۲۰۰۰ | ۱۰۱۰۰۰۰ |
| ارمینیا و کردستان | ارض روم ودان | ۴۰۰۰۰ | ۱۵۸۳۰۰۰ |
| | دیار بکر وغیرہ | ۳۸۰۰۰ | ۵۶۰۰۰۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| عراق عرب | بغداد | ۱۰۰۰۰۰ | ۴۷۵۰۰۰ |
| | بصرہ معہ احسا | ۳۱۰۰۰ | ۱۰۸۵۰۰۰ |
| شام فلسطین | حلب | ۴۶۰۰۰ | ۱۴۵۰۰۰۰ |
| | دمشق | | ۱۵۶۰۰۰۰ |
| | لبنان | ۳۵۰۰۰ | ۴۵۰۰۰۰ |
| | بیت المقدس | | ۳۹۰۰۰۰ |
| عرب | حجاز | | ۷۲۰۰۰۰ |
| | یمن | ۲۰۰۰۰۰ | ۸۳۰۰۰۰ |
| | جزایر | ۱۷۰۰ | ۵۲۵۰۰۰ |
| | سوماس | ۲۱۰ | ۴۱۰۰۰ |
| | سائیپرس | ۳۶۷۰ | ۲۳۵۰۰ |
| | جملہ | ۶۹۱۵۸۰ | ۲۴۳۳۹۰۰۰ |

شرقی سوڈان ۱۸۸۴؁ عیسوی سے مہدی کی قبضہ مین ہے ۔ اور تونس پر ۱۸۸۱؁ عیسوی سے فرانسیسی قابض ہین ۔ افریقہ کے جو حصے فی الحال سلطان کے زیر حکومت خیال کئے جاتے ہین وہ ذیل مین لکھے جاتے ہین ۔



| نام ملک | رقبہ مربع میل | آبادی |
|---|---|---|
| طرابلس معہ بارکا وفیز | ۴۸۵۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |
| مصر (جو ۱۸۴۱ء سے خود مختار ہے مگر ۶۹۵۰۰۰ پونڈ سالانہ بطور خراج کے دیتا ہے) | ۳۷۴۰۰۰ | ۶۸۰۰۰ |
| **جملہ** | ۸۶۲۰۰۰ | ۷۸۰۰۰۰۰ |

**مالی حالت** عبدالعزیز خان مرحوم کی سوء تدبیریوں اور گزشتہ جنگ کے کثیر اخراجات کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ اسقدر زیر بار ہوگئی تھی کہ ۱۸۷۵ء تک وہ تقریباً دیوالیہ خیال کیجاتی ہے - لیکن موجودہ سلطان کی قابل قدر کوششوں نے اس حالت کو بالکل بدل دیا اور اب مالی دنیا مین پھر اوسکی ایک ساکھ قائم ہوگئی ہے اگرچہ آمدنی اور اخراجات کا صحیح اندازہ کرنا کسیقدر مشکل ہے مگر مختلف سفارتون کی مالی رپوٹون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تخمینی طور سے سلطنت کی آمدنی ۱ کرور ۴۸ لاکھ ۳۶ ہزار ۳ سو ترسٹھ پونڈ سالانہ (یعنی بحساب پندرہ روپئے فی پونڈ تقریباً ۲۲ کرور روپیہ سکہ انگریزی ہے اور خرچ کا بھی اسیقدر تخمینا کیا جاتا ہے - قرض اگرچہ بہت کچھ ادا ہوچکا ہے لیکن اب بھی ایک کثیر رقم واجب الادا ہے -

**بری فوج** ۱۸۶۶ء تک اہل اسلام رعایا مین سے صرف ۴۵ ہزار آدمی جنکی عمر اٹھارا سال سے زیادہ نہین ہوتی تھی بذریعہ قرعہ کے ہرسال بھرتی کئی جاتی تھی

لیکن سال مذکور کے اخیر مین تمام تندرست اور صحیح القوے مسلمانون کو تہوڑے عرصہ کے لئے فوج مین بہرتی ہونا لازمی قرار دیا گیا - مگر اس خدمت سے خاص قسطنطنیہ اور اوسکے گرد و نواح کے باشندے معاف ہین - غیر مذہب والون سے اس خدمت کے معاوضہ مین فی شخص تقریباً ۲ شلنگ سالانہ لیا جاتا ہے - علما اور نیز وہ لوگ جنکی ذات سے خاندان کی پرورش متعلق ہوتی ہے اس فوجی خدمت سے معاف ہین - بقیہ اہل اسلام دو جماعتون مین تقسیم کئے جاتے ہین جو ترتیب اول اور ترتیب دوم کے نام سے موسوم ہین موجودہ انتظام کے موافق تمام فوج تین حصون پر منقسم ہے - نظام (یعنی باقاعدہ) ردیف اور مستحفظ - جسقدر آدمیون کی فوج نظام مین سالانہ ضرورت ہوتی ہے وہ ترتیب اول سے بہرتی کئے جاتے ہین اور اونکو بیس برس تک کام دینا ہوتا ہے اول چھہ سال نظام اور فرسٹ ریزرو (احتیاط) مین اٹھہ سال ردیف اور چھہ سال مستحفظ مین - ترتیب دوم کو اولا نو مہینے فوج نظام کے ساتھہ قواعد سیکھنی پڑتی ہے بعد اسکے وہ لوگ اپنے اپنے وطن کو واپس کردئے جاتے ہین لیکن ہر سال مین ایک ماہ تک اونکو اپنے اپنے اضلاع مین قواعد دینی ہوتی ہے ضرورت کیوقت یہہ لوگ فوج نظام مین شامل ہونے کے لئے فوراً طلب ہوسکتے ہین اس طریقہ کے جاری ہونے سے تمام اہل اسلام جو ممالک عثمانیہ مین رہتے ہین قواعددان ہوتے جاتے ہین اور خیال کیا جاتا ہے کہ کچھہ عرصہ کے بعد سلطنت عثمانیہ ۸ لاکھہ قواعددان فوج میدان جنگ مین لانے کے قابل ہو جائیگی - فوج نظام کی موجودہ تعداد یہہ ہے



۲۷۸ پلٹن پیا ۱۹۲ رسالے ۱۵۶ توپخانے زہرتوپخانہ توپونکا ۳۰ کوہستانی توپخانے ۶ پلٹن سفرمنیا ۵ ہزار گولہ انداز جو قلعون پر موجود ہین - ان سب کی تعداد دس ہزار افسر اور ۱ لاکھہ ۸۰ ہزار سپاہی ہوتی ہے -

یہہ فوج مفصلہ ذیل چھاونیون پر تقسیم ہے -

قسطنطنیہ ایدریانوپل - مناستر - ارض روم - بیروت بغداد - سینا - طرابلس - حجاز - کریٹ -

**بحری فوج** ایک زمانہ مین ترکون کی بحری قوت اسقدر بڑھی ہوی تھی کہ یورپ کی تمام بحری قوتین ملکر اوسکا مقابلہ نہین کرسکتی ہین - لیکن بری فوج کی طرح اوس مین بھی تنزل ہوگیا - فی الحال سلطان کے قبضہ مین ۱۵ جنگی جہاز ۱۶۴ اسٹیمر ۱۴ تارپیڈو بوٹ ہین اور ملاحون وغیرہ کی تعداد ۱۲ ہزار خیال کیجاتی ہے -

ہم اس مقام پر یورپ اور ایشیا کی دوسری مشہور سلطنتون کی آمدنی اور فوجی طاقت درج کرتے ہین تاکہ شائقین کو سلطنت عثمانیہ کی آمدنی اور طاقت سے مقابلہ اور موازنہ کرنے مین آسانی ہو -

| نام سلطنت | آمدنی سالانہ | فوج باقاعدہ بحالت امن | بحری طاقت بحالت امن |
|---|---|---|---|
| فرانس | ۱۲ کروڑ ۹۶ لاکھ ۷۶ ہزار پونڈ | ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۸ سو | ۴۳۲ جہاز مختلف اقسام ۷۵ ہزار ۴ سو ملاح وغیرہ |
| روس | ۸ کروڑ ۹۵ لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ | ۸ لاکھ ۱۲ ہزار | تقریباً ۵۰۰ جہاز مختلف اقسام ۲۹ ہزار ۳ سو ملاح وغیرہ |
| انگلستان | ۸ کروڑ ۹۳ لاکھ ۴ ہزار پونڈ | ۱ لاکھ ۹۲ ہزار بشمول فوج ہندوستان و مصر وغیرہ | ۲۶۷ جہاز عمدہ ۴۱ ہزار ملاح وغیرہ |
| اطالیہ | ۶ کروڑ ۴۷ لاکھ ۳۳ ہزار پونڈ | ۲ لاکھ ۵۵ ہزار ۴ سو | ۲۳۰ ۱۷ ہزار ملاح وغیرہ |
| جرمن | ۶ کروڑ ۴ لاکھ ۲۶ ہزار ۸ سو پونڈ | ۴ لاکھ ۹۱ ہزار ۹ سو | ۱۲۱ جہاز ۱۶ ہزار ملاح |
| آسٹریا و ہنگری | ۴ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو پونڈ | ۲ لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو | ۱۱۸ جہاز ۸ ہزار ۵ سو |
| چین | ۲ کروڑ ۸ لاکھ ۳۷ ہزار ۵ سو پونڈ | ۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو | نامعلوم |
| ایران | ۲۴ لاکھ پونڈ | تقریباً ۱ لاکھ فوج باقاعدہ و بیقاعدہ وغیرہ | ۲۰ جہاز |

(ماخوذ از وہٹیکرس المینک و اسٹیٹسمین بابتہ ۱۸۹۱ء)

**ملکی انتظام** ملک کا عام قانون شریعت حنفی ہے - سلطان اگرچہ خود مختار ہوتا ہے لیکن شریعت کے خلاف ملک مین کوئی قانون جاری نہین کرسکتا صدر اعظم یعنی وزیر کا انتخاب اور تقرر سلطان کے اختیار مین ہے مگر شیخ الاسلام کے تقرر مین جو بمنزلہ وزیر امور مذہبی ہے مشاہیر علما سے استمزاج ضرور خیال کیا جاتا ہی سلطنت کے اہم معاملات بغرض اظہار رائے پر ایوی کونسل مین جو مجلس خاص کے نام سے موسوم ہے پیش ہوتے ہین - اس مجلس کا صدر نشین وزیر اعظم ہوتا ہے اور مفصلہ ذیل عہدہ دار بطور ممبرون کے شریک ہوتے ہین - ۱- شیخ الاسلام ۲- وزیر امور داخلہ ۳- وزیر امور خارجہ ۴- وزیر صیغہ جنگ ۵- وزیر صیغہ مال ۶- وزیر صیغہ افواج بحری ۷- وزیر صیغہ تجارت ۸- وزیر صیغہ تعمیرات عامہ ۹- وزیر صیغہ عدالت ۱۰ وزیر صیغہ تعلیمات ۱۱- وزیر صیغہ اوقاف ۱۲- کمانڈر انچیف

تمام ملک انتظامی غرض سے ولایتون سنجقون وغیرہ مین تقسیم ہے - ہر ولایت کا ہرایک والی بمدد ایک مقامی کونسل کے حکمران ہوتا ہے اور اوس حصہ ملک مین سلطان کا قایم مقام سمجھا جاتا ہے اوسکے ماتحت اور بہت سے عہدہ دار ہوتے ہین ہر شخص بلالحاظ قوم و مذہب کے بڑا سا بڑا عہدہ پاسکتا ہے جو غیر اقوام سلطنت عثمانیہ مین رہتے ہین اونکی باہمی دیوانی مقدمات حسب معاہدہ اونہین کے ملک کا سفیر اپنے ملک اور قانون کے موافق فیصل کرتا ہے -

لیکن اگر باشندگان ملک غیر ایسی جائداد کے مالک ہون جو سلطنت عثمانیہ مین واقع ہے تو اوسکی متعلق - تمام مقدمات سلطنت عثمانیہ کی عدالتون مین

پیش اور فیصل ہوتے ہین جو مقدمات کہ سلطنت عثمانیہ کی رعایا اور باشندگان ملک غیر مین پیش آتے ہین اونکا فیصلہ عثمانی عدالتون مین ہوتا ہے لیکن اوس ملک کی سفارت کیطرف سے ایک آدمی عدالت مین کارروائی کو دیکھنے کے لئے حاضر رہتا ہے - باشندگان ممالک غیر کو جو سزائین دیجاتی ہین اونکی تعمیل بذریعہ سفارت ملک مذکور ہوتی ہے

**موجودہ سلطان کے مختصر ذاتی حالات**

سلطان عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ و دولتہ سلطان عبد المجید خان مرحوم کے دوسرے بیٹے اور سلسلہ عثمانیہ کے چونتیسوین[۳۴] پادشاہ ہین - ۱۸۴۲ء مین بمقام دار الخلافت قسطنطنیہ پیدا ہوے - اونکی والدہ نے جو گرجستان کی رہنے والی تہین اونکی پیدائش سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد انتقال کیا - اسلئے اونکی پرورش اور پرداخت سلطان عبد المجید خان مرحوم کی ایک دوسری حرم سے جو لاولد تہین متعلق کردی گئی - اس نیک عورت نے سلطان کو نہایت محبت کے ساتھ اپنے اصلی بچون کیطرح پالا سلطان بچپن ہی سے نہایت ذکی اور فہیم مگر بہت کم گو اور تنہائی پسند تھے - سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اونکی تعلیم اور ترتیب کے لئے اولا ادیب مصطفی افندی درباری اور بعدہ کمال افندی کو مقرر کیا جن سے سلطان نے ترکی عربی فارسی اور ضروری دینی علوم حاصل کئے - مگر مشرقی زبانون مین کوئی نمایان ترقی نہین کی - اسوقت بہی اگرچہ سلطان المعظم یورپ کی اکثر زبانین سمجھہ لیتے ہین مگر بے تکلفی کے ساتھ کسی مشرقی زبان مین بھی گفتگو نہین کرسکتے - ۱۸۶۷ء مین سلطان عبد العزیز خان مرحوم نے سیاحت یورپ کا

ارادہ کیا اور اس سفر مین اپنے نوجوان بھتیجے کو اپنے ساتھ لیتے گئے ۔ اوس وقت اگرچہ سلطان عبدالحمید خان کی عمر صرف ۲۶ برس کی تہی لیکن یورپ کی تہذیب و ترقی کا اونکے دل پر نہایت مفید اثر پڑا ۔ یورپ کے سفر سے بجاے اسکے کہ اونکے نوجوان طبیعت عیش عشرت کیطرف مائل ہو اونکی دل مین اپنی تعلیم کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا ۔ اور سفر سے واپس کر اونہون نے بطور خود کتب بینی شروع کر دی اور اطمینان کے ساتھہ ایک خلوت کی زندگی بسر کرنے لگے یہانتک کہ زمانہ کی تبدیلیون نے اونکی خاموشی اور عزلت کی زندگی کو ایک پرجوش اور کاروباری زندگی سے بدل دیا

سلاطین عثمانیہ مین یہہ دستور ہے کہ سلطان وقت کے مرنے کے بعد اوسکا بڑا بیٹا بشرطیکہ نہو نے کسی بڑے چچا یا چچا زاد بہائی کے اپنے باپ کا جانشین ہوتا ہے چنانچہ اس قاعدہ کے مطابق سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کے بعد اون کے بیٹے اعزالدین افندی کو تخت نہین ملا بلکہ اون کے چچا زاد بہائی مراد جو عمر مین اون سے بڑے تہے تخت نشین ہوئے ۔ سلطان مراد دل و دماغ کی کمزوری سے سلطنت کی عظیم ذمہ داریون کے ناقابل پائے گئے اور اونکی جگہ اون کے چہوٹے بھائی سلطان عبدالحمید خان تخت نشین ہوے ( تفصیلی حالت کے لئے اصل کتاب ملاحظہ ہو )

**خاندان شاہی اور حرم**

سلاطین عثمانیہ مین کئے صدیون سے باضابطہ نکاح کا رواج اوٹھہ گیا ہے ۔ جو لونڈیان حرم سراے شاہی مین موجود ہوتی ہین یا جو گرجستان وغیرہ سے لاکر حرم سرا مین داخل کی جاتی ہین اونہین مین سے چند عورتین ہر ایک بادشاہ اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے جو خواتین حرم کے نام سے

موسوم کئے جاتی ہین - باقی عورتین انہین خواتین پر بطور خادمہ تقسیم کردی جاتی ہین حرم سرا کی تمام عورتین ایک سن رسیدہ عورت کی (جو خصانت وار خواتین کہلاتی ہین) ماتحت سمجھی جاتی ہین - حرم سرا کا تمام اندرونی اور بیرونی انتظام خصانت دار خواتین بمدد ایک عہدہ دار کے جو قلار اقاسی کے نام سے موسوم ہوتا ہے کرتی ہے - اگرچہ سلطان عبد الحمید خان اس آئین کو بدل ناپسند کرتے ہین اور اونہون نے بہت سی عورتون کے نکاح اون امرا کے ساتھہ کردے ہین جنپر اونکو خاص نظر عنایت تھی لیکن پھر بھی اونکی تعداد مین کوئی نمایان کمی نہین ہوئی ہے - کیونکہ خاص خاص تقریبون مین والدہ سلطان کیطرف سے حسب دستور قدیم نوجوان لڑکیان تحفتاً حرم سرائی شاہی مین داخل ہو جاتی ہین اور بعض وقت امرا بھی اپنی لڑکیون کو حرم سرای شاہی مین داخل کردینا اپنی عزت کا باعث سمجھتے ہین - ایسی حالتین اس قدیم دستور کو بالکل ہٹا دینا نہ صرف باعث دلشکنی اعزہ بلکہ سراسر مصلحت عامہ کے خلاف سمجھنا چاہیے -

حرم او خاندان شاہی کے مصارف کے واسطے بہت سے جائدادین علیحدہ کردی گئی ہین لیکن اونکی آمدنی اس بڑی خاندان کے لئے جسمین تقریباً پانچہزار آدمی شامل ہین کافی نہین ہوتی - اور اسلئے سلطنت کی دوسری آمدنیون مین سے اوسکی بھرتی کرنی پڑتی ہے - ۱۸۹۸ء کے بجٹ مین حرم سرائے سلطانی اور شاہی خاندان کے لیئے ۷ لاکھہ سالانہ ۸ ہزار پونڈ رکھا گیا تھا -

موجودہ سلطان کے بھائی اور بہن

۱ - محمد مراد    سال پیدائش ۲۱ ستمبر ۱۸۴۰ء - ۳۰ مے ۱۸۷۶ء کو تخت پر بیٹھے اور ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو معزول ہوے -

۲ - سلطانہ جمیلہ — سال پیدائش ۱۸ ر اگست ۱۸۴۳ء

۳ - محمد رشید افندی — سال پیدائش ۳ ر نومبر ۱۸۴۴ء

۴ - سلطانہ مہدیہ — سال پیدائش ۲۱ ر نومبر ۱۸۶۰ء

۵ - سلیمان افندی — سال پیدائش ۲۱ نومبر ۱۸۶۰ء

۶ - سلطانہ بہیجے — سال پیدائش ۲۶ ر جنوری ۱۸۶۱ء

۷ - وحید الدین افندی — سال پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۶۲ء

## سلطان کی اولاد

۱ - محمد سلیم افندی — سال پیدائش ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء

۲ - سلطانہ ذکیہ — سال پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۷۱ء

۳ - سلطانہ نعیمہ — سال پیدائش ۱۵ اگست ۱۸۷۶ء

۴ - عبدالقادر افندی — سال پیدائش ۲۳ فروری ۱۸۷۶ء

۵ - احمد افندی — سال پیدائش ۱۴ مارچ ۱۸۷۸ء

۶ - سلطانہ تہالہ — سال پیدائش ۱۸۸۳ء

۷ - محمد برہان الدین افندی — 〃 ۱۸۸۵ء

**ضبط اوقات** | سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ و دولتہ بہت جفاکش اور اوقات کے سختی کی ساتھہ پابند ہین - علی العموم وہ بہت سویرے ہی اوٹھہ کر غسل کرتے ہین اور بعدہ کپڑے پہنکر صبح کی نماز ادا کرتے ہین - نماز کے بعد

قہوہ پیکر وہ سگرٹ پینا شروع کرتے ہین - سگرٹ کا انکو بہت شوق ہے اور بکثرت پیتے ہین - جو معزز لوگ ممالک غیر سے قسطنطنیہ مین سلطان سے ملنے کے لئے آتے ہین انکو بھی وہ بطور تحفہ کے اکثر سگرٹ کے بکس اور اوسکی متعلق دوسرا قیمتی سامان دیا کرتے ہین - قہوہ پینے کے بعد سلطان اپنے خانگی معاملات کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور دو ایک گھنٹہ مین اس سے فارغ ہوکر محل سراسے باہر آکر امور سلطنت کے متعلق مختلف رپورٹین سنتے ہین - دس بجے کے قریب درباری سکرتری اوس دن کے مراسلے اور دوسرے ضروری کاغذات وغیرہ لیکر حاضر ہوجاتے ہین - ان سب کاغذات کو لیکر سلطان ایک کوچ پر بیٹھ جاتے ہین - کل مراسلے وغیرہ داہنے ہاتھ کیطرف رکھے جاتے ہین اور مختلف یورپین اخبارون کے اقتباس جنکا ترجمہ ترکی مین ہوتا ہی بائین ہاتھ کیطرف رکھے ہوئے ہوتے ہین سلطان ان کاغذات کو بغور ملاحظہ کرکے مناسب احکام اور ہدایتین صادر کرتے ہین - یہہ کام ختم کرکے وہ کہانا کہاتے ہین اور بعد اوسکے یا تو باغ مین ٹہلتے رہتے ہین یا کسی کشتی پر سوار ہوکر جو باغ مین ہر وقت موجود رہتے ہین دو ایک گھنٹے سیر کرتے ہین - سیر سے واپس آکر یا تو سلطان دربار عام کرتے ہین یا کمیٹی وغیرہ کے اجلاس مین شریک ہوتے ہین - غروب آفتاب سے دو ایک گھنٹے پہلے وہ پہر کام چھوڑ دیتے ہین اور شام کا کہانا کہا کر اکثر حرم سرا مین تشریف لیجاتے ہین جہان اونکی بیٹیان اونکو گانا سناتے ہین یا کوئی باجہ بجاتے ہین - سلطان کو علم موسیقی سی خاص لگاؤ ہے اور وہ خود پیانو بہت

اچھا بجاتے ہین - شام کو کھانیکے بعد تہوڑی دیر آرام لیکر سلطان پہر امور سلطنت کی
طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور اکثر دو بجے تک برابر کام کرتے رہتے ہین
سلطان چھوٹے چھوٹے اور معمولی کاموں کا بہی بذات خود فیصلہ کرتے ہین
جسکا لازمی نتیجہ یہہ ہے کہ کام کے اجرا مین غیر ضروری تعویق ہوتی ہے
اور عہدہ دارون کو اپنی بے اعتباری کا گمان ہوتا ہے - مگر با این ہمہ
وہ اپنی رعایا مین ہر دل عزیز اور اعلی درجہ کے بیدار مغز بادشاہ سمجھے جاتے
ہین - یورپ کے مدبران ملک کی بھی تقریباً یہی راے ہے چنانچہ ایک موقع
پر لارڈ مارکوئس اف سالسبری وزیر سابق انگلستان نے سلطان کے
نسبت یہ کہا تھا کہ ترکی کی حالت بہتر ہے - سلطان نہایت قوی الراے
حکمران ہین اور ان ابتریون کے دور کرنے مین جو اونکی پہلی جانشینون کے
زمانہ مین پیدا ہو گئے ہین نہایت سرگرمی کے ساتھہ مصروف ہین اگر یہی
حالت رہی تو تہوڑی ہی عرصہ مین سلطنت عثمانیہ کا قابل اطمینان انتظام
ہو جائیگا -

چونکہ یہہ اصل کتاب سر ہنری لبٹ کی اوس مضمون کے جواب مین لکھی گئی ہے
جسکا ترجمہ ہمنے بطور ضمیمہ کے اس کتاب کے آخر مین لگا دیا ہے - لہذا سلسلہ
دلایل کو سمجھنے کے لئے پہلے اوسی مضمون کو پڑہنا چاہئے فقط

مسعود علی بی اے مترجم

حیدرآباد دکن

# فصل اول

## تخت نشینی اور جنگ

ترکون کی تاریخ کا شاید ہی کوئی صفحہ دلچسپ حالات اور حیرت انگیز واقعات سے خالی ہو۔ زمانہ کی تبدیلیون سے جس قوم پر اسوقت اسلامی شان وشوکت کا دار و مدار رہگیا ہے اوس نے اپنی ذاتی شجاعت اور فطرتی ذہانت سے خواہ وہ میدان جنگ مین دنیا کے دیوارون کے نیچے یورپ کی چیدہ اور تمام آور فوجون کے مقابلہ مین ظاہر ہوئی ہو یا اپنے پاس فورس پر مغربی حکمت عملی کو مغلوب کرنیکے لیے عمل مین آئی ہو اون تمام لوگون کو جو دیرانہ اور مردانہ کامون کی قدرشناسی سے عاری نہین ہین اپنی طرف متوجہ رکہا ہے۔ صلیبی اور ہلالی مباحث مین نہ صرف اہل دل و دماغ کے لوگ مسلمانون کے طرفدار رہے ہین بلکہ مورخانہ اور فلسفانہ خیال کے لوگ بہی اکثر اونکے موافق شہادت دیچکے ہین چنانچہ ڈریپر نے اپنی کتاب کانفلکٹ اوف سائنس اینڈ ریلیجن مین بار بار اقرار کیا ہے کہ نئے اور پرانے خیالات کے خونریز جہگڑون مین ترکون کی تلوارین ہمیشہ نئے خیالات کی حامی اور مددگار رہی ہین۔ اسی طرح لٹنگڈم کلافوزد اپنے ایک مشہور مضمون مین لکہتا ہے۔

کہ قرون متوسطہ کی سخت تاریکی مین اسلامی تلوارون نے یورپ مین روشنی اور سچائی پہلائی تہی۔

لیکن اب کہا جاتا ہے کہ یہ سب کہانیان ہین جنکو واقع ہوئے ایک عرصہ گذر گیا۔ دنیا کی موجودہ طرز زندگی کے لحاظ سے یہ بیمار شخص (سلطنت عثمانیہ) حالت نزع مین ہے اور پرانے افسانون کا وہ ہالہ جو خلفاء کے مرصع عمامون کے گرد چمکتا تہا مدہم پڑ گیا اور وہ قوی بازو جو اسلامی نشان اوٹہائے ہوئے تھے بالکل ضعیف اور بیکار ہو گئے ہین اور اب اہل مغرب اوس قدیم اور قوی سلطنت کو جس کا نام سُنکر اون کے سپاہی کانپ اوٹھے تھے اور اون کے مدبران ملک کے چہرون کا رنگ زرد ہو جاتا تہا نہایت حقارت کے ساتھہ اپنے پاس فورس سے لات مار کر پار کر دینے کے لئے آمادہ ہین اس امر کا فیصلہ کہ آیا ایک مرتے ہوئے شیر کو لات مارنا اندیشہ سے خالی ہے یا نہین۔ اونہین بہادر اور سیر چشم لوگون کی رائے پر چہوڑا جاتا ہے جنکی ہتیلیان اس شیر کی میراث کے لئے کہجلا رہی ہین میرے خیال کے موافق جس سلطنت نے اسکا تجربہ حال مین کیا ہے اوسکو اس امر کے اقرار کرنے مین باک نہ ہوگا کہ یہ کہیل کثیر نقصان اور سخت مضرت سے خالی نہ تہا۔

مجھکو پوری امید ہے کہ جو میرے ہموطن اس کتاب کو پڑھکر
میری عزت افزائی کرین گے اون کو یہہ امر بخوبی معلوم
ہو جائیگا کہ اگر اس وقت سلطنت عثمانیہ کو میری طرح
تشبیہ دینا ناجایز ہے تو از اینکلاس کی طرح اوسکو
"بیمار شخص" سے تعبیر کرنا بھی ہرگز صحیح نہ ہوگا۔
میری راے مین سلطان عبد الحمید خان ثانی کے عہد سلطنت کو
بہ نسبت ایک ناتوان بیمار کے ایک قوی اور رو بصحت شخص سے تشبیہ
دینا زیادہ تر مناسب ہے کیونکہ یہہ امر مسلم ہے کہ سلطنت عثمانیہ نے
گذشتہ دس کے قلیل عرصہ مین جو ترقی کی ہے اوسکی نظیر دنیا کی
کسی تاریخ مین نہین مل سکتی۔ اور جب اون مشکلون اور دشواریون
پر نظر کیجاتی ہے جنکا سلطان کو قدم قدم پر مقابلہ کرنا پڑا تو یہہ ترقی
اور اصلاح اور زیادہ قابل قدر اور حیرت انگیز ہو جاتی ہے۔
اگر سلطنت عثمانیہ کو "بیمار شخص" سے تعبیر کرنا جسکے اہل انگلستان
بیحد شایق ہین اور عثمانی معاملات مین بحث کرتے وقت بار بار استعمال
کرتے ہین تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیا جاے تو یہہ کہنا جایز
ہوگا کہ جب کسی ایسے مریض کے علاج کے لیے جو سخت اور خوفناک
امراض مین مبتلا ہو چند طبیب بلائے جاتے ہین تو اون کی تمام
کوششین (خواہ وہ کیسے ہی ناتجربہ کار اور ناواقف کیون نہون)
نہایت ایمانداری کے ساتھ مریض کو قوت دینے اور مرض کو

دور کرنے مین مصروف ہوتی ہین - ایسی حالت مین اگر فصد یا قطع عضو وغیرہ کی نیک صلاح دیجاتی ہے تو اوس سے کسی خون کا ورم کا دور کرنا یا بقیہ اعضا کو قوت دینا مقصود ہوتا ہے لیکن ہر شخص جو انصاف کی نظر سے سلطنت عثمانیہ کی حالت کو دیکھتا رہا ہے وہ اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ جب کبھی اس بدنصیب سلطنت کو پولٹیکل ڈاکٹرون کی ضرورت ہوئی ہے تو اونہون نے اپنی تمام ہوشیاری اور کوشش اپنے مریض کو زیادہ تر ضعیف اور کمزور کر دینے مین مصروف رکھی ہے - اور ہر معاہدہ اور صلحنامہ کے نسخہ نے وہی بیہوشی اور سکتہ پیدا کر دیا ہے جو حالت نزع سے پہلے مریض پر طاری ہو جاتا ہے جو مختلف مجلسین وقتاً فوقتاً سلطنت عثمانیہ کے معاملات پر غور کرنیکے لئے منعقد ہوئین اونکی مثال ٹھیک اون طبیبون سے دیجا سکتی ہے جو ایک قریب المرگ مالدار شخص کے علاج کے لیئے بلائے گئے ہون مگر اون کو بجائے مریض کے اوس کے حریص اور طامع ورثا کے ساتھ زیادہ ہمدردی ہو جو معزز اور ممتاز پولٹیکل ڈاکٹر قسطنطنیہ مین علاج کے لئے آئے اونکا اصلی مقصد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ مریض کا بجائے ازالہ مرض کے نہایت آسانی کے ساتھ خاتمہ کر دیا جائے

متواتر تجربون نے سلطان عبدالحمید خان ثانی کی آنکھین کھول دین اور اونہون نے ان بزرگوارون کی گھری چالون

سے واقف ہوکر اون کی امداد سے قطع نظر کرلی اور اپنا علاج
خود اپنے قابل ہاتھوں مین سے لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ
کے اہل الرائے آج اون کو نفرت اور اشتباہ کی نگاہون
سے دیکھتے ہین مگر یہی وہ چیز ہے جس نے اون کی تمام رعایا کو خواہ
وہ عیسائی ہو یا مسلمان اونکا ہوا خواہ اور جان نثار بنا دیا ہے قبل
اس کے کہ اون مختلف اصلاحون کا بالتفصیل ذکر کیا جاے جو اس
وقت تک نہایت کامیابی کے ساتھہ کام مین لائی گئی ہین اوس شخص
کے چال وچلن پر ایک سرسری نظر ڈالنا جس کے دماغ نے ان
اصلاحون کو سوچا ہے اور اون اسباب کا بیان کرنا جس کی وجہ سے
اوس نے اسقدر خطر اور سخت ذمہ داری کے کام کو اپنے سر لینا منظور
کیا ہے اور اون مشکلون اور دشواریون کا ذکر کرنا جس کے مقابلہ
کے لیئے اوس نے کمرہمت باندہی ہے۔ زیادہ تر مناسب معلوم
ہوتا ہے۔

اگست ۱۸۷۶ء ہی مین عبدالحمید خان ثانی نے اپنے آبا و اجداد
کے تخت سلطنت پر قدم رکہا اوس دلچسپی سے خالی نہین ہے
جس سے میرے خیال کے موافق ترکون کی تاریخ کا ہر ایک صفحہ
مملو ہے۔

اوسی سال چوتھی جون کو صبح کے وقت ایک عالیشان
محل مین جو کہ بارسفورس کے کنارے پر واقع ہی کچھہ ایسے دردناک

واقعات گذرے ہیں جنکا مقابلہ کسی دوسرے بدنصیب بادشاہ
کی تاریخ سے نہیں ہو سکتا۔

ایک تنہا کمرہ مین آئینہ کے سامنے ایک شخص کہڑا ہوا بظاہر اپنی
آرایش مین مصروف ہے لیکن اوس کے چہرہ پر زردگی اور
افسردگی کے آثار نمایان ہین۔ وقتاً فوقتاً وہ آئینہ کی طرف سے
نظر پہیر کر ایک دریچہ سے سمندر کو دیکہتا ہے جسکے جہازون پر
عیسائیونکی ایک مذہبی تقریب کی وجہہ سے خوشنما جہنڈیان اورپہریرے
اوڑتے ہوئے نظر آتے ہین اور دریا کا دوسرا کنارہ لوگون کے
اژدہام سے پر رونق ہے۔ اسی عرصہ مین ایک دروازہ سے جو اوسکے
داہنی طرف واقع ہے کچہ کہٹکا ہوا اور وہ اوسکی طرف متوجہہ ہوکر
دیکہتا ہے کہ حرم کی ایک عورت دروازہ کے آئینہ سے اوس کو
جہانک رہی ہے۔ یہہ دیکہکر وہ بیتابانہ دروازہ کی طرف بڑہکر
اوسکو کہولنا چاہتا ہے لیکن دفعتاً وہ جہانکنے والی غائب ہوجاتی ہے
اور وہ بدستور آئینہ کے سامنے کہڑا ہوا اپنی گہنی چہوٹی ڈاڑہی مقراض
سے درست کرتا جاتا ہے اور بار بار اوسی دروازہ کی طرف دیکہتا ہے
ایک گہنٹہ کے بعد پہر وہی بیچین آنکہین دروازہ پر نمودار ہوتی ہین
لیکن وہ کسی شخص کو آئینہ کے سامنے نہین پاتین اور نہ اوس مضطرب
جہانکنے والی کے کانون مین اندر سے کوئی آواز آتی ہے۔ ناچار
وہ اپنی مشتاق نظر کمرہ مین چارون طرف دوڑاتی ہے اور ایک

کوچ پر جو کہ دیوار کے قریب بچھا ہے اوسکو ایک ایسا خوفناک
منظر نظر آتا ہے کہ وہ روتی اور سر پیٹتی ہوئی جاکر ایک دوسرے
کمرہ مین اپنے ہمراہیون سے کچھ بیان کرتی ہے جسکو سُنکر تمام
اہل حرم نالہ وفغان کرتے ہوئے اوس دروازہ کے قریب جمع
ہوجاتے ہین اور اوسکو بدقت تمام توڑ کر اندر داخل ہوتے ہین
اور دیکھتے ہین کہ ایک کوچ پر ایک شخص بے حس وحرکت لیٹا ہی
مونہہ پر مردنی چھائی ہے اور آنکھین اسطور سے بند ہین کہ گویا وہ
ایک میٹھی نیند سو رہا ہے۔ ایک ہاتھ پہلو کے قریب لٹکتا ہی اور
دوسرے ہاتھ مین مقراض ہے جس سے وہ اپنی ڈاڑہی درست
کر رہا تہا۔ یہ وہی شخص ہے جس کے ہاتھ مین تہوڑی دیر قبل تمام اونکی
جانون اور قسمتون کا فیصلہ تہا۔ یہ دردناک تماشہ دیکھکر نرم دل
عورتین مضطر ہوگئین اور اونمین سے دو ایک بیتاب ہوکر اوس
جسم سے لپٹ گئین مگر جب اون کے ہاتھ اور بازو خون سے
سُرخ ہوگئے تو وہ فوراً خوف زدہ ہوکر اوس سے الگ ہوگئین
جس کوچ پر یہ جسم پڑا تہا اگرچہ وہ تمام خون سے تر تہا لیکن
باوجود اسقدر خون کے جسم پر کسی قسم کا زخم نظر نہین آتا تہا۔
اہل حرم کے اس عام ماتم مین ایک عورت جو سب سے زیادہ سن کی
بالکل خموش اور نہایت مستقل نظر آتی ہے اگرچہ قانون فطرت کے
موافق اس واقعہ کا اثر سب سے زیادہ اوسی پر ہی یہ عورت شخص متوفی

کی مان ہے اوس نے ایک تحکمانہ ہاتھ کے اشارے سے جسکی
خلاف ورزی کی کوئی جرأت نہین کرسکتا تھا تمام اہل حرم کو کمرہ
سے باہر کرکے اپنے پیارے بیٹے کی موت کا سبب تلاش کرنا شروع
کیا اوسکو بہت جلد اوس ہاتھ پر جوکہ جسم کے نیچے دبا ہوا تھا
ایک چھوٹا مقراض کا زخم اوس شہ رگ پر ملا جو کہنی کے قریب
واقع ہے اسی چھوٹے سے زخم سے خون کے فوارے چلکر اوسکی
ہلاکت کے باعث ہوئے تھے ۔

اس کے بعد محل کے خواجہ سرا طلب ہوئے اور چشم زدن مین
سلطان عبد العزیز خان مرحوم کی نعش ایک تنگ و تاریک مکان
مین ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر رکھکر صرف ایک ترکی سپاہی کے
پہرہ مین چھوڑ دیگئی ۔ یہی شخص ایک ہفتہ پیشتر دنیا کی
عظیم الشان سلطنتون مین سے ایک وسیع سلطنت کا خود مختار
اور خود سر بادشاہ اور اسلامی دنیا کا اعلے سردار تھا جسکی
قبضہ اختیار مین تمام مشرق کی کنجی تھی اور جس کے ادنی اشارے
پر لاکھون جان باز سپاہی مغربی دنیا کے حدود پر موت اور تباہی
پھیلانے کے لئے مستعد تھے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اوسی روز تمام دنیا کے بری اور بحری تار اس خوفناک خبر سے
گونج اوٹھے اور ہر خاص و عام کی زبان پر لفظ "مقتول" جاری ہوگیا
"لندن ٹائمس" بھی جو چند روز پیشتر اس امر پر خوشی ظاہر کرچکا تھا

کہ اب وہ زمانہ آگیا کہ ترکی بادشاہ بغیر کسی خوفناک سازش کے تحت سے اوتارے جاسکتے ہین۔ بلا انتظار کسی ثبوت کے عام رائے کے ساتھہ ہوگیا۔

اسمین کچھہ شک نہین ہوسکتا کہ جو راے دفعتًا ذہن مین آجاتی ہے وہ عمومًا ایسے فیصلون سے جو غیر مکمل اور مغالطہ وہ شہادتون کی بنا پر مبنی ہوتے ہین زیادہ صحیح ہوتی ہے جو لوگ اسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت سے واقف تھے یا جو لوگ اس سازش کی تحقیقات کے وقت قسطنطینہ مین موجود تھے وہ بخوبی جانتے ہین کہ جو راے لندن ٹایمس نے فورًا اختیار کرلی تھی وہ بالکل صحیح تھی اور جو دردناک قصہ اوپر بیان ہوا ہے اوسمین بہت کچھہ ترمیم کی ضرورت ہے۔

مجھکو اس موقع پر سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل یا خودکشی کے مسئلہ پر بحث کرنیکی ضرورت نہ تھی لیکن کچھہ عرصہ ہوا کہ سرھنری ایلیٹ سابق سفیر انگلستان مقیم قسطنطینہ نے انگلستان مین اس مسئلہ کو چھیڑ کر موجودہ سلطان پر بہت سے الزام لگائے ہین[1]۔

سرھنری ایلیٹ نے جو غلط واقعات اہل انگلستان کے

---

(۱) ملاحظہ ہو رسالہ "نایٹینتھ سنچری" مورخہ فروری [illegible] جس مین ایک مضمون بہ عنوان "قتل سلطان عبدالعزیز خان و اصلاح سلطنت عثمانیہ" شایع ہوا ہے۔
ہم نے ناظرین کے آسانی کے لئے اوس کا ترجمہ اس کتاب کے اخیر مین بطور ضمیمہ کے شامل کردیا ہے۔
مسعود علی مترجم

سامنے پیش کئے ہین اوسکا اصلی منشاء اون الزامات کا دفعیہ ہے
جو اون کے دوست مدحت پاشا کے چال وچلن پر عاید ہوتے ہین
چونکہ اس مضمون مین اوہنون نے زیادہ تر ذاتیات سے بحث کی ہے
لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین اون تمام واقعات کو اپنے علم کے
موافق نہایت سادگی اور ایمانداری کے ساتھہ بیان کردون - اگرچہ
اس طوالت کی وجہہ سے میری کتاب کے پڑہنے والون کو تھوڑی سی
تکلیف ضرور اوٹھانی پڑیگی - مین صرف اون شہادتون کا خلاصہ بیان
کردونگا جنکی بنا پر باضابطہ عدالت نے اس معاملہ مین سازش کرنیوالون
کو قاتل قرار دیا تہا - اور اس امر کا فیصلہ کہ آیا سلطان عبدالعزیز خان
قتل ہوئے یا اوہنون نے خودکشی کی ناظرین کی راے پر چہوڑ دیا جایگا
مین بخوبی جانتا ہون کہ میری تحریر اون سنئے خیال کے ارباب الراے
پر کوئی اثر نہین ڈال سکتی جنکی راے مین ایک واقعہ کے متعلق بہ نسبت
حاضرین کے غائبین زیادہ عمدگی کے ساتھہ راے قایم کرسکتے ہین
اون کے خیال کے مطابق قصبہ برمنگہام کی مقامی کونسل کا ممبر ہندوستان
کے ملکی معاملات کے پیچیدہ مسائل کو بہ نسبت اون اعلے عہدہ دارون کے
جنہون نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ ہندوستان مین صرف کیا ہے
زیادہ آسانی اور عمدگی کے ساتھہ حل کرسکتا ہے -
مین سمجھتا ہون کہ ابھی تک میرے ہموطن ایک درجہ تک اس
نیشن ایبل مغالطہ سے بری ہین اس لئے مجھکو اس امر کا ظاہر کردینا

کچھ بیجا نہ ہوگا کہ مین نے اپنی عمر کے دس سال مشرق مین صرف
کئے ہین اور سلطنت عثمانیہ کا کوئی ذمہ دار رکن یا عہدہ دار ایسا
نہین ہے جس سے مین بخوبی واقف نہ ہون - مجھکو اسوقت تک کسی
ایسے ترک سے ملنے کا اتفاق نہین ہوا جسکو سلطان عبدالعزیز خان
مرحوم کے قتل مین ذرا سا بھی شبہہ ہو - بہت تھوڑا عرصہ ہوا
کہ شاہ مرحوم کی ایک بی بی نے جس نے اب اڈریانوپل مین ایک
اعلیٰ عہدہ دار کے ساتھ نکاح کر لیا ہے میرے ایک دوست
سے کہا کہ " ان تمام بحثون سے کیا حاصل ہے ہم کو خوب معلوم
ہے کہ سلطان مرحوم قتل کئے گئے تھے "

جب سلطان عبدالعزیز خان کے آخری وقت کے اون واقعات
کا معلوم ہونا جو اون کے کمرہ مین گذرے دشوار ہے اور شہادتین
اسقدر مختلف اور متباین ہین تو فیصلہ کا یہی طریقہ ہوسکتا ہے کہ واقعات
سے قطع نظر کرکے صرف وجہہ تحریک پر غور کیا جائے -

چنانچہ سر ہنری ایلیٹ نے بھی سلطان موصوف کی نعش کی امتحان
کرنے والے ڈاکٹرون کی شہادت پر اکتفا نکرکے سلطان مرحوم کے
جنون اور عدم وجہہ تحریک قتل کو ثابت کرکے یہی طریقہ اختیار کیا ہے
اور سلطان مرحوم کے جنون کے ثبوت مین خفیف خفیف واقعات
پیش کرکے بالکل غلط اور خلاف قیاس نتایج پیدا کئے ہین مثلاً وہ
ایک جگہہ لکھتے ہین کہ سلطان مرحوم ایک زمانہ مین کسی ایسے کاغذ کو نہین

دیکھتے تھے جو سیاہ روشنائی سے لکہا ہوتا تہا۔ پس تمام کاغذات اونکی
ملاحظہ کے لئے سرخ روشنائی سے لکہے جاتے تھے اس کی وجہ سے بعض
اوقات بہت دقتین پیش آتی تہین اور دولت عثمانیہ کے اون سفیرون
کو جو دوسری سلطنت مین بہیجے جاتے تہے ہمیشہ پڑا رہنا پڑتا تہا کیونکہ
سلطان مرحوم کسی ایسے کاغذ پر دستخط نہین کرتے تھے جو سرخ روشنائی
سے نہ لکہا گیا ہو اور اس موقع پر سرخ روشنائی سے لکہنا بضابطہ
اور خلاف دستور تہا۔

سر ہنری ایلیٹ کا جو ایک زمانہ دراز تک قسطنطنیہ مین سفیر
رہے ہین اس دستور سے ناواقف ہونا کہ جو تقرر کے پروانے سلطنت
عثمانیہ کے سفیرون کو دیئے جاتے ہین اونپر سلطان کے دستخط نہین
ہوتے بلکہ وہ باب عالی کی طرف سے جاری ہوتے ہین اور ہمیشہ سرخ
روشنائی سے لکہے جاتے ہین۔ حقیقت مین حیرت ناک اور بالکل خلاف
قیاس ہے۔ سر ہنری ایلیٹ کو معلوم ہونا چاہیے تہا کہ ہمیشہ سے
شہنشاہان بازنٹائن (روم) اور وہان کے مذہبی پیشواؤن کا
مخصوص اور مقررہ رنگ سرخ ہے۔ اگر قدیم عملدرآمد اور دستورون
کی پابندی ہی جنون کی علامت ہے۔ تو میرے خیال کے مطابق شاہان
یورپ مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جو اس جنون سے خالی ہو۔
جو کچھ سلطان عبد العزیز کی افسردہ دلی اور پژمردگی کی نسبت بیان کیا
جاتا ہے وہ بہی محض بے بنیاد ہے۔ محض تقدیر پر بہروسہ کرنیکے علاوہ

جو ہر ایک ترک کے لئے ضروری ہے اسمین کچھہ کلام نہین ہو سکتا کہ
سلطان عبد العزیز خان مرحوم اپنے آبا اور اجداد کے تاریخی واقعات
اور قسطنطنیہ کی اوسوقت کی حالت سے بخوبی واقف تھے - اور جانتے
تھے کہ ترکون مین کسی اپنے بادشاہ کو دفعتاً تخت سے اوتار کر پھر
اوسکو تخت پر بٹھا دینا یا اوسکو معزز طریقہ پر تنہائی مین زندگی بسر
کرنیکی اجازت دینا کوئی غیر معمولی طریقہ نہین ہے - مصطفی اول -
ابراہیم اول[۲] - محمد چہارم - مصطفی ثانی اور سلیم ثالث کے تاریخی
حالات صاف طور سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ یہ مایوسی اور ناامیدی
کا مقام نہین ہے

اوسوقت کی پولٹیکل حالت بھی بالکل مایوس کرنے والی نہ تھی -
اگرچہ جدید خیال کے ترک ایک فوری کاروائی سے غالب ہو گئے تھے
لیکن سلطان عبد العزیز مرحوم کو معلوم تہا کہ قدیم خیال کے ترک ابھی
تک زندہ ہین اور روس کی حکمت عملی اون کے مقاصد کی نہایت
زور کے ساتھہ تائید کر رہی ہے اونکو اس امر کے یقین کرنے کا بھی موقع
تہا کہ اکثر افواج جنکے آرام اور آسایش کا اونکو ہمیشہ خیال رہتا تہا

(۲) اس بادشاہ اور سلطان عبد العزیز کے حالات تقریباً یکسان ہین - یہہ شخص
۱۶۴۰ء مین تخت نشین ہوا اور آٹھہ سال کے بعد معزول کر دیا گیا اور اوسکا بیٹا محمد
چہارم جسکی عمر اوسوقت صرف دس برس کی تہی اوس کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے
تخت نشینی سے چند ہی روز بعد معزول بادشاہ کے ساتھہ ہمدردی شروع ہو گئی
لیکن جسوقت پیغام بر دوڑتی ہوئی محل مین یہ خبر لیکر آئے کہ اونکا قدیم آقا دوبارہ بادشاہ
بنایا گیا تو اون کو معلوم ہوا کہ اوس کے بیٹے کے طرفدار اوسکا کام تمام کر چکے ہین -

اونکو بدل عزیز رکھتے تھے علاوہ بریں اونکو مراد کی علالت کا حال
بھی معلوم تھا اور وہ جانتے تھے کہ اونکی معزولی چند ہفتون سے زیادہ
طول نہین کھینچ سکتی - ان تمام امور پر لحاظ کرکے میرے اور نیز اون
تمام لوگون کے خیال کے موافق جو اوسوقت قسطنطنیہ مین موجود تھے
خودکشی کی کوئی وجہہ تحریک نہین معلوم ہوتی -

یہہ امر بھی قابل بیان ہے کہ شرع محمدی مین مثل عیسوی مذہب کے
خودکشی سخت ممنوع اور قطعاً حرام ہے اور سلطان مرحوم اپنے مذہبی
اصول مین نہایت سختی کے ساتھہ پابند تھے -

برخلاف اس کے جو امور سلطان عبدالعزیز خان کو استقلال اور امید
دلانے والے تھے وہی اون کے دشمنون کو اون کے قتل کے لیئے
قوی محرک ہو سکتے تھے - وہ لوگ روسی حکمت عملی کے استقلال
سے بخوبی واقف تھے اور سمجھتے تھے کہ جب تک سلطان عبدالعزیز خان
زندہ ہین روسی سازشون کا سلسلہ قطع نہین ہو سکتا اور نہ جدید
سلطان کی حالت صحت پوشیدہ رہ سکتی ہے اور نہ اون فوجون
کی طرف سے اطمینان ہوسکتا ہے جو اپنے قدیم آقا کی محبت کا
دم بھرتی ہین - علاوہ اس کے وہ لوگ یہہ بھی جانتے تھے
کہ جو کھیل وہ کھیل رہے ہین وہ بیحد پرخطر ہے اور اوس کی
ہار جیت پر اون کے جان و مال کا انحصار ہے - جس سازش
کرنے والون کے ساتھہ اون کی کامیابی کے بعد عام ہمدردی

نہین رہتی اونکو نہ صرف پولٹیکل بے عزتی بلکہ جلا وطنی اور موت
کی سخت مصیبتین سہنی پڑتی ہین ۔ اور جو لوگ بغاوت کا صغرے
اور کبرے دل مین قایم کر لیتے ہین اونکو نتیجہ تک پہونچنے مین
کسی قسم کا باک اور تردد نہین ہوتا ۔

اس بادی النظری شہادت کے بعد اور ان مجرمون کے
تحقیقات کے ذکر سے پہلے سر حضری ایلیٹ کے اوس مضمون کی
طرف دوبارہ توجہ کرنا مناسب ہے جسکی وجہ سے مجکو ان تمام
واقعات کو بطریق دلایل کے پیش کرنا پڑا ہے ۔

جب کوئی شخص پبلک کے سامنے ایسے واقعات بیان کرکے
جنکو واقع ہوئے عرصہ دراز گذر گیا ہو اون لوگون پر الزام
لگاتا ہے جو اپنے درجہ اور حیثیت کی لحاظ سے نہ اونکا جواب
دیسکتے ہین اور نہ اون الزامات کے مقابلہ مین کوئی تردیدی
شہادت پیش کرسکتے ہین اوسوقت اونپر یقین یا عدم یقین
الزام لگانے والے کے اعتبار اور اعتماد پر منحصر ہوتا ہے
اگر الزام لگانے والا سچا ہے تو وہ سچے اور الزام لگانے والا
جہوٹا ہے تو وہ جہوٹے سمجھے جاتے ہین ۔ اس موقع پر اگر یہہ
معلوم ہوجائے کہ اوس نے کچہہ ایسے واقعات پوشیدہ کرلئے
ہین جو اوس کے دعوے کے مضر ہین تو وہ کم از کم طرفدار اور
شریک سمجہا جائیگا ۔ لیکن اگر کسی طور سے یہہ بہی ثابت ہوجائے

کہ جو کچھہ وہ لکھہ رہا ہے وہ بالکل پایہ اعتبار سے گرا ہوا ہے تو اوس کے مبینہ واقعات پر کوئی منصف فراج شخص ہرگز اعتبار نہین کرسکتا - سر ھنری ایلیٹ کے آرٹیکل مین یہہ دونون نقص موجود ہین - وہ کسی ایسے واقعہ کو نہین پیش کرتے جو اون کے مقاصد اور دعوے کی تائید نکرتا ہو - سرح روشنائی کا قصہ صاف طور سے بتا رہا ہے کہ سرہنری ایلیٹ اپنے دعوے کو ثابت کرنیکے لیئے واقعات کی شکل بدل دینا بہی جایز رکہتے ہین - جس فقرہ مین حسین عونی کے قتل کا ذکر کیا گیا ہے اوس کی بہی یہی کیفیت ہے (۳) حسین عونی اوس فوج کا افسر تہا جو بوقت قتل سلطان مرحوم کے محل کی محافظ تھی اور غالبًا یہی شخص سلطان عبدالعزیز خان کے قتل مین سازش کرنے والون کا بڑا موید تہا - سلطان مرحوم کے قتل سے دس دن بعد جبکہ حسین عونی مجلس وزرا مین موجود تہا - حسن چرکس نے دفعتًا مجلس مین آکر اوسکو تپنچہ سے مار ڈالا اور بعدازان رشید پاشا کو قتل اور وزیر فوج بحری کو زخمی کیا جن لوگون نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا اونمین سے کچہہ لوگ اوس کے ہاتہہ سے

(۳) قتل سے ایک دن پہلے محل کی قدیم محافظ فوج ایک نئی رجمنٹ سے بدل دی گئی تہی جس کو سلطان سے کوئی ذاتی تعلق نہ تہا -

قتل اور زخمی ہوئے ۔ سر ہنری ایلیٹ اس واقعہ کو نہایت تفصیل اور بے انتہا دلچسپی کے ساتھ بیان کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر وہ ناول لکہنے کی طرف توجہ کرین گے تو غالبًا اون کو اعلے درجہ کی کامیابی ہوگی ۔ اون کے آرٹیکل کے پڑہنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اوسوقت کے تمام حالات سے بخوبی واقف تھے جو اون کے قوی حافظہ مین اسوقت تک محفوظ ہین ۔ قتل کے واقعہ کو بیان کرکے وہ لکھتے ہین کہ "اوس ذاتی عداوت کے سواے جو حسن چرکس کو وزیر جنگ کے ساتھ تھی اس واقعہ کی کوئی پولٹیکل وجہہ ذہن مین نہین آتی"۔ سر ہنری ایلیٹ اس امر کی کوئی وجہہ بیان نہین کرتے کہ اگر حسن چرکس کو حسین عونی کے ساتھ ذاتی دشمنی تہی تو اوس نے دیدہ دانستہ وزیر خارجہ اور وزیر افواج بحری کو کس بناء پر قتل اور زخمی کیا میرا خیال یہ ہے اور غالبًا ناظرین کو بھی میرے ساتھ اتفاق ہوگا ۔ کہ سر ہنری ایلیٹ نے دانستہ طور پر اس امر کو پوشیدہ رکہا ہے کہ حسن چرکس سلطان عبد العزیز خان مرحوم کا سالا تہا ۔ یہ امر فرض کرنا بالکل خلاف قیاس ہے کہ سر ہنری ایلیٹ جو اس دردناک واقعہ کے تمام تفصیلی حالات سے بخوبی واقف تھے یہ نہ جانتے ہون کہ اس نوجوان فوجی افسر کا سلطان مرحوم کے ساتھ کیا رشتہ تہا ۔ پس اس امر کو پوشیدہ رکہنے کی بجز اس کے کوئی وجہہ نہین ہوسکتی کہ اس رشتہ کے ظاہر ہونے سے اوس وجہہ تحریک کا پتہ چلتا جس سے حسن چرکس کو مجمع وزراء پر حملہ کرنے اور اپنے رشتہ دار کے خون کا انتقام

سر ھنری ایلیٹ کا اس قومی وجہ تحریک کو بے وقعت سمجھکر نظرانداز
کردینا فی الحقیقت نہایت حیرت انگیز ہے - سر ھنری ایلیٹ کا
یہ خیال ہے کہ حسین عونی کے قتل سے حسن چرکس کا کوئی پولیٹکل
مقصد نہ تہا بلکہ وہ ایک ہندوستانی سپاہی کی طرح بھنگ
پیکر مجنون ہو گیا تہا اور جو شخص اوس کے سامنے آتا تھا اوسکو
مار ڈالتا تھا - اس واقعہ کے بعد وہ لکھتے ہین کہ حسن چرکس
پہلے وزیر کی تلاش مین اوس کے گھر پر گیا لیکن اوسکو گھر مین
نہ پاکر سیدہا مجلس وزراء مین چلا آیا جس سے صاف ظاہر ہے
کہ مجنون ہوجانیکی روایت کسقدر بعید از عقل ہے اور سر ھنری
ایلیٹ کی طرفداری کسقدر اظہر من الشمس ---- اون کے ضعف
حافظہ کا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ وہ جدید سلطنت کی تاریخ
اعلان ۵ - جنوری بیان کرتے ہین - یہ غلطی ہماری سمجھ سے
بالکل باہر ہے کیونکہ خود سر ھنری ایلیٹ اوس کانفرس کے ممبر
تھے جو دسمبر مین بمقام قسطنطنیہ منعقد ہوئی تہی اور جس کے
پہلے اجلاس کے وقت جدید حکومت کا اعلان بذریعہ ایک سو ایک
ضرب توپ کے کیا گیا تہا اگر وہ ان توپون کو بھول گئے ہین تو کیا
اونکو وہ نعرہاے خوشی بھی یاد نہین جو مدحت پاشا کے طرفدارون نے
اس کانفرس کی ناکامیابی اور اونکی حسن کارگذاری پر بلند کئے تھے
بہرحال اب ہم اس قصہ کو چھوڑ کر اوس تحقیقات کی طرف متوجہ

ہوتے ہین جسمین سلطان عبدالعزیز خان کے قاتل عدالت کے سامنے تحقیق جرم کے لیئے پیش کئے گئے تہے - اور جسکو سر جفری الیئیٹ "برای نام اور فرضی تحقیقات" کہتے ہین جو تحقیقات انگلستان کی عدالتون کے باہر ہوتی ہے اوسکو سراسر بے انصافی پر مبنی سمجہنا اور جن ججون کو انگلستان کے وزرانی نہ مقرر کیا ہو اون کو بجاے انصاف کے ظلم اور بے انصافی کے ذرایع قرار دینا شاید اپنی ملک کے سرپرستی مین داخل ہو لیکن جب تک اہل انگلستان کا یہہ قال قدر خیال پایہ ثبوت کو نہ پہونچ جاے اوسوقت تک اوس تحقیقات کو جو قسطنطنیہ مین ۲۷ جون ۱۸۸۱ء کو شروع ہوئی "برای نام اور فرضی تحقیقات" خیال کرنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے - یہہ امر مسلم ہے کہ الزام کی تحقیقات کے لیئے جو عدالت مقرر ہوئی تہی وہ بالکل عام تہی اور اوسکا پریزیڈنٹ ایک عیسائی تہا اور سفراء دول خارجہ عدالت کی تمام کارروائی مین موجود رہے تھے - تحقیقات معمولی اور مروجہ قانون کے موافق عمل مین آئی تہی - دو ملزمین کی سزا دہی کیواسطے کوئی خاص قانون نہین جاری ہوا تہا -

فرد قرارداد جرم اسقدر طویل تہی کہ اوسکی پڑہنے مین تقریباً ڈہائی گہنٹہ صرف ہوئی اسمین منجملہ اور امور کے یہہ بہی بیان کیا گیا تہا - کہ سلطان مراد کی معزولی اور سلطان عبدالحمید ثانی کی تخت نشینی کے بعد یہہ فیصلہ ہوا تھا کہ محلات شاہی کے اخراجات مین تخفیف کردیجاے چنانچہ اوسکی مطابق محلات شاہی کے اخراجات پر نظر ثانی کیگئی -

اثنا سے نظر ثانی مین یہ بات معلوم ہوئی کہ تین آدمی باوجود ادنے
خدمتون پر مامور ہونیکے ایک ایک سوٹرکش پونڈ تنخواہ پاتے ہین
دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ تنخواہین اون لوگون کو سلطان
عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل مین شریک ہونیکی وجہہ سے ملتی ہین۔
اون لوگون نے خود اسبات کا اقرار کیا کہ نوری پاشا نے اونسے
اس راز کو پوشیدہ رکھنے کی قسم لی ہتی۔ نوری پاشاہ کونسل وزرا
کا دست راست تہا اور بغیر اوس کے حکم اور اجازت کے کوئی کام نہین
ہوسکتا تہا سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کے علاوہ یہہ امر قرار پایا تہا
کہ شاہی خاندان کے تمام شاہزادے قتل کردئے جائین اسی غرض
سے وہ لسپتی کوشک مین دعوت کے لئے بلائے گئے تھے۔ اون کو
کسی طور سے اس سازش کا حال معلوم ہوگیا تہا لہذا اوہنون نے
اس خطرناک دعوت مین شریک ہونے سے انکار کردیا۔
پہلا گواہ جو پیش ہوا وہ مصطفے پہلوان تہا۔ اس نے بیان کیا
کہ اوسکو محمود جلال نے بلاکر یہہ وعدہ کیا کہ اوسکو اور نیز دو اور
شخصون کو ایک ایک سوٹرکے پونڈ تنخواہ ملیگی بشرطیکہ وہ لوگ
سلطان عبدالعزیز کے ہاتہ کی رگین ایک چاقو سے کاٹ کر اون کو
مارڈالین۔ اسکا تمام سامان اون کے لئے مہیا کردیا جائے گا۔
بعدہ نوری پاشا نے اس وعدہ اور ہدایتون کی تکمیل کرکے
اس راز کو پوشیدہ رکہنے کی قسم لی۔ سوپونڈ تنخواہ کے علاوہ

اوسمین سے ہر اک شخص کو تیس تیس پونڈ بطور انعام کے بھی دیئے گئے تھے - ایک شب محافظون کے حجرہ مین بسر کرنیکے بعد اون لوگون کو نجیب بے اور علے بے سلطان مرحوم کے کمرہ مین لے گئے - فخری بے کے زیر حکم اوہنون نے اس جرم کا ارتکاب کیا - فخری بے بادشاہ کے بازو اور جلال اور آغااون کی ٹانگین پکڑے ہوئے تھے - گواہ نے اون کی رگین خود کاٹین نجیب بے اور علی بے دروازہ کی حفاظت کرتے رہے - نعش ایک سفید کپڑہ مین لپیٹ کر محافظون کے حجرہ مین چٹائی پر رکھہ دیگئی تھی -

سوال - کیا یہہ امر صحیح ہے کہ سلطان نے محافظون کے حجرہ مین لیجاتے وقت کچھہ حرکت کی تھی ؟

جواب - مجھکو یہہ نہین معلوم لیکن مین خیال کرتا ہون کہ حجرہ مین لیجاتے وقت اون مین بالکل جان نہ تھی دوسرے گواہ حاجی احمد آغا نے پہلے گواہ کے بیان کی پوری تائید اور تصدیق کی -

جو غانشی مصطفے جو شریک جرم ہونیکا پہلے اقبال کرچکا تھا عدالت مین اکر اوس سے منکر ہوگیا اور کہا کہ اوس کا یہہ پہلا بیان کہ نوری پاشا نے اوس سے اور نیز اوس کے ساتھون سے قسم لی تھی اور بادشاہ کے قتل کا حکم دیا تھا بالکل غلط تھا برخلاف اوس کے نوری پاشا نے اوس کو سلطان مرحوم کی حفاظت کے لئے سخت تاکید کی تھی اور وہ اوسی کے موافق عمل کرتا تھا لیکن بدقسمتی سے

سلطان عبدالعزیز خان نے دوسرے دن خودکشی کرلی۔

سوال۔ تم سلطان مرحوم کے قتل مین شریک تھے۔؟

جواب۔ نہین۔ مین مکان کے نیچے کے درجہ مین تھا آواز سُنکر اوپر دوڑتا ہوا گیا۔ اور اوسوقت مجھکو اس اندوہ ناک حادثہ کا حال معلوم ہوا۔

سوال۔ پہلے تم نے بالکل اس کے خلاف بیان کیا ہے؟

جواب۔ مجھسے غلطی ہوگئی تہی۔

جسوقت عدالت مین مدحت پاشا اظہار کے لئے حاضر ہوئے اوسوقت حاضرین مین عجیب جوش پہیل گیا تہا وہ ہربات کا نہایت سوچ سوچ کر جواب دیتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی یادداشت کو دیکہتے جاتے تہے۔ اثنای اظہار مین اونہون نے تعریفاً یہہ کہا۔ کہ اگرچہ مین تحقیقات سے پہلے ہی مجرم ثابت ہوچکا ہون لیکن باوجود اسکے یہہ سلطان المعظم کی بڑی انصاف پسندی ہے کہ مجھکو عام عدالت کے سامنے اپنے آپ کو بیجرم ثابت کرنیکا موقع دیاگیا ہے۔

اونہون نے اوس کونسل وزراء کے وجود سے محض لاعلمی ظاہر کی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور جس کے بغیر حکم کے کوئی کام نہین ہوتا تہا۔ اونہون نے یہہ بھی بیان کیا کہ کونسل وزرا اسی سلطان کے قتل کے لئے کوئی حکم جاری نہین ہوا تھا۔ البتہ اونسے ہرقسم کے ہتیار لے لینے کے متعلق ایک حکم جاری ہوا تھا

جسوقت اوہون نے خودکشی کی خبر سُنی اونکو پورا الیقین تھا کہ
اونپر ضرور قتل کا شبہہ کیا جائیگا۔
سوال۔ تم نے ترتیب پنچایت کے لیئے کیون حکم نہین دیا۔؟
جواب۔ اس کام کی کوئی خاص ذمہ داری میرے متعلق نہ تھی
اگراسکی وجہ سے مین قابل الزام قرار پا سکتا ہون تو دوسرے
وزیر بھی اوس سے بری نہین ہو سکتے۔
مرل افندی جس نے بشرکت دوسرے ڈاکٹرون کے سلطان
عبدالعزیز خان کی نعش کا معاینہ کیا تھا بحلف بیان کیا کہ اوس نے مع
اپنے شرکا کے سلطان مرحوم کے صرف ہاتھ اور بازو اور چہرہ کا امتحان
کیا تھا اوس کے متعلق کوئی پنچایت نامہ نہین ہوا اور نہ چاک کرکے
نعش کا امتحان کیا گیا۔ ابراہیم ادہم بیگ نے جو محل کا ایک
عہدہ دار اور عبدالعزیز خان مرحوم کے درمیان مین ایلچی تھا
یہ بیان کیا کہ علی بے سلطان مرحوم کے ساتھ بہت بُرا برتاو کرتا
تھا۔ سلطان مرحوم کو چاشت بھی بغیر اجازت مجلس وزرا کے نہین
ملتی تھی۔ اور تین آدمی جنپر قتل کا الزام لگایا گیا ہے خفیہ طور
سے مجلس وزرا مین طلب ہوئے تھے۔
میجر احمد افندی اور جنرل عثمان پاشا نے بحلف بیان کیا کہ
اوس رات کو جس کی صبح کو یہ قتل واقع ہوا علی بے سلطان
مرحوم کے مکان مین موجود تھا۔

اس تحقیقات مین سب سے زیادہ توجہہ کے قابل وہ تقریرین
ہین جو ملزمین کے وکلا رنے اس موقع پر کی تھین - رفیع
افندی نے جو مصطفے پہلوان کی طرف سے پیروکار تہا - اگرچہ
صاف طورسے قتل کا اقبال نہین کیا مگر خودکشی کے عذر کو لغو
سمجہکر یہہ بحث کی - کہ گو اوسکا موکل بلحاظ ظاہری واقعات کے
مجرم ہو لیکن حقیقی اور قانونی طورسے وہ بالکل بے گناہ ہے -
کیونکہ جو کچہہ اوس نے کیا وہ اپنے بالادست عہدہ دارون کے
احکام کی تعمیل مین کیا تہا اوسکی حیثیت بعینہ ایک ایسے عہدہ دار
کی تہی جو کسی ناجایز یا ظالمانہ شاہی حکم کی تعمیل کرتا ہے -

جو ملزم اپنے جرایم کا اقبال کرچکے تھے اونکی طرف سے اول یہہ
عذر پیش ہوا کہ جرم کا وقوع ثابت نہین ہوتا لیکن وقوع
جرم کو فرض کرلینے کے بعدبھی اقبال کی وجہہ سے وہ لوگ قابل
معافی ہین - دوسرے یہہ کہ شرکاءجرم کے بیانات باہم اونیز
دوسرے واقعات سے مخالف ہین - ملزمین بحلف بیان کرتے ہین
کہ رگین چاقو سے کاٹی گیئن مگر ڈاکڑون کا بیان ہے کہ یہہ عمل مقراض
سے کیا گیا ہے -

جو تقریرین ملزمین کے وکلا رنے کین اون کے پڑہنے سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ ان فاضل وکلار کو سخت شبہاوتون سے مقابلہ
کرنا پڑا تہا -

جو شہادت ماہرین فن کی طرف سے پیش ہوئی وہ بہت زیادہ قابل توجہ ہے - ان لوگون نے بحلف بیان کیا کہ ایسے شخص کے لئے جس نے اپنے ایک ہاتھ کی رگین کاٹ لی ہون دوسرے ہاتھ کی رگین کاٹنا محال ہے کیونکہ وہ ہاتھ جسکی رگین کٹ گئی ہون ہرگز اس قابل نہین رہتا کہ اوس سے کوئی کام لیا جا سکے -

اس تحقیقات مین عدالت اور مدحت پاشاہ کے سوال وجواب نہایت دلچسپ ہین مدحت پاشاہ نے نہایت قابلیت اور متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی طرف سے خود بحث کی چونکہ اس موقع پر اوسکا اعادہ کرنا طوالت سے خالی نہین لہذا ہم اوسکو قلم انداز کرتے ہین - اس تحقیقات کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام ملزمین پر جرم ثابت ہوگیا لیکن اون کے جرایم کے مختلف درجہ قرار دیئے گئے - عدالت کے فیصلہ سنانے کے بعد ہی محمود کے وکیل نے یہہ بحث کی کہ اوسکا موکل قانونی طور سے بالکل بیجرم ہے کیونکہ جو کارروائی اوس نے کی وہ محض اپنے عہدہ داران بالادست کے حکم اور ہدایت کی تعمیل مین تہی -

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ یہہ تحقیقات ایک عام عدالت مین ہوئی تہی - اہل انگلستان کے خیال کے موافق یہہ بات غیر معمولی نہین ہے - لیکن اوس کی پوری عظمت اوس وقت سمجہہ مین آسکتی ہے جب یہہ بات معلوم ہوجائے کہ عثمانی تاریخ مین یہہ پہلا

موقع تہا کہ ایسے سخت پولیٹیکل جرم کی تحقیقات معمولی اور عام عدالت مین ہوئی ہو اور اوسمین دول خارجہ کے وکلا، اور اخبار نویس موجود ہون -

واضح ہو کہ یہہ تحقیقات یوسف اعزالدین آفندی کی ملتجیانہ درخواست پر عمل مین آئی تھی - اعزالدین آفندی سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے بیٹے ہین اونہون نے سلطان عبدالحمید خان کے قدمون پر سر رکہہ دیا اور یہہ درخواست کی کہ اون کے باپ کے قاتلون کے ساتہہ قانونی برتاؤ کیا جاے -

چند روز قبل اس کے کہ عثمانی وزرا اپنے ملک کی مضرت رسان حکمت عملی کی تبدیلی کے لیئے آمادہ ہون - ہر ایک محب وطن ترک بخوبی سمجہتا تہا کہ سلطنت کے ملکی معاملات مین روز بروز مضرت رسان حکمت عملی کی طاقت بڑہتی جاتی ہے اور اوس کا انسداد نہایت ضروری ہے - ایک عرصہ دراز تک سلطنت عثمانیہ کا اصلی اور حقیقی حکمران محمود پاشا تہا - اگرچہ مین نے اوسکو اصلی اور حقیقی حکمران کہا ہے لیکن اگر غور سے دیکہا جاے تو یہہ الفاظ اوس پر نہایت مشکل سے صادق آسکتے ہین کیونکہ یہہ شخص گو سلطان عبدالعزیز خان پر پورے طور سے حاوی تہا لیکن خود سفیر روس کے قوی پنجہ مین پہنسا ہوا تہا اور جو کرشمے قسطنطنیہ مین ہوتے تھے اون کی تحریک کا اصلی ہیڈ اسینٹ پیٹرسبرگ (سلطنت روس

روس کا دار الخلافت) تہا ـــــ

پس فرقہ محب وطن نے سب سے پہلے وزیر اعظم محمود پاشاہ پر حملہ کیا اور اوسمین اون کو پوری کامیابی ہوئی۔ محمود عہدہ وزارت سے علیحدہ کردیا گیا اس کامیابی نے فرقہ محب وطن کی امیدون کو بڑہا دیا۔ لیکن روسی سازش کا طوفان جو اسقدر زور پکڑ گیا تہا ایک ایسی معمولی تدبیر یعنے وزیر کے علیحدہ کردینے سے فرو ہنین ہوسکتا تہا۔ روسی چالین کبہی ایسی کمزور ہنین ہوتین کہ ذرا سی مزاحمت سے رکجائین۔ دیری کے موقون پر دلیری سے اور جب اوس سے کام ہنین چلتا تو سازشون سے کام لیا جاتا ہے فرقہ محب وطن کو جو اپنی تازہ کامیابی کی خوشی مین سرشار تہا بہت جلد یہ امر معلوم ہوگیا کہ اگرچہ محمود پاشا اپنے عہدہ سے علیحدہ کردیا گیا ہے لیکن اوسکی قوت مین کسی قسم کا فرق ہنین آیا اور اوسکی پوشیدہ صلاحین اتبک سلطان کے کانون تک پہونچتی ہین اور وہ کوئی رائے بغیر مشورہ سلطنت روس ہنین دیتا۔ ان تمام واقعات پر نظر کرکے ان لوگون نے یہ مصمم ارادہ کرلیا تہا جسکی تصدیق بعد کے واقعات سے ہوئی ہے کہ اون کے ملک کی بہبودی کے لئے ایک سخت کارروائی کی ضرورت ہے

اس امر کا دنیا پر ثابت کردینا صرف مسلمانون ہی کی قسمت مین تہا کہ ایسی سخت کارروائی بغیر جوش اور خونریزی اور بغیر وقوع

اون جرایم کے عمل مین آسکتی ہے جو عام طور پر ایسے موقعون
پر اون تہذیب قومون میں جنکو اپنے ملک کے انتظام اور شائستگی
پر فخر ہے واقع ہوتی ہین ـ

وزراء نے بالآخر مجبوراً یہہ فیصلہ کیا کہ اونکا پادشاہ جسکی جسمانی صحت
اور دماغی قوا مین بڑا فرق آگیا ہے ہرگز اس قابل نہین ہے کہ اون
ضرر رسان قوتون کا مقابلہ کرسکے جو اسقدر عرصہ سے اوسکو گھیرے
ہوئے ہین ـ اس حالت مین اپنے ملک کو روس کے پنجہ سے بچا
نے واسطے ایک سخت کارروائی کی ضرورت تہی جسکو وہ نہایت
دلیرانہ طور سے عمل مین لائے اور ۳۰ ـ مئی ۱۸۷۶ء کو یا پنج
روز قبل واقعہ قتل کے سلطان عبدالعزیز اوس محل سے جسمین اونہون
نے اسقدر عرصہ دراز تک شاہانہ زندگی بسر کی تہی ایک دوسرے
محل مین بہیجدیے گئے جہان اونکا قتل واقع ہوا ـ

اس تبدیلی مین اسقدر ہی ہنگامہ نہین ہوا جو چند سال قبل لندن
مین ٹریفلگار اسکوایر (لندن کے محلہ کا نام ہے) کے مجمع کے
متفرق کرنے مین ہوا تہا ـ اس سے اور بعد کی دوسری کارروائیون

(۱) وزراء نے قبل کارروائی شروع کرنیکے مفصلہ ذیل فتوی شیخ الاسلام کے سامنے پیش کیا ـ
اگر مسلمانون کا خلیفہ مجنون ہوجائے اور اوس سکے ملکی معاملات مین ناواقفیت
کے آثار ظاہر ہون اور بیت المال سے وہ اوس مقدار سے زیادہ اپنی ذات پر
صرف کرے جسکی اوسکو سلطنت کی طرف سے اجازت ہی تو کیا وہ عام تکلیف کا باعث
متصور نہ ہوگا ـ آیا اوسکا تخت سے علیحدہ کردینا جایز ہے یا نہین ـ
ان دونو کا جواب اثبات مین ملا ـ

سے یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ انگلستان اور سلطنت عثمانیہ کے
اصول سلطنت کو خواہ موافق تہا یا جاوے یا مخالف لیکن سلطنت
عثمانیہ کے وزراء کو ایک قوی پادشاہ کے معزول کرنے مین بہی
اون دقتون اور خونریزیون کا مقابلہ کرنا نہین پڑتا جو انگلستان
کی سلطنت کو ایک ادنے پولٹیکل مجمع کے متفرق کرنے مین پیش
آتی ہین -

وزراء کے اس خیال کے ساتہہ کہ سلطان مراد کی تخت نشینی سے
سلطنت کے مردہ قالب مین ایک نئی جان پڑجائیگی ہر اک محب وطن
ترک متفق تہا - مشرق مغرب شمال جنوب جہان جہان نقیب
نے پادشاہ کے تخت نشینی کا اعلان کرتے ہوئے پہونچے رعایا
نے اون کا خیر مقدم کیا اور نہایت مسرت کے ساتہہ اس خبر کو
سُنا جو لوگ ۳۰ - مئی ۱۸۷۶ء کو قسطنطنیہ مین موجود تھے وہ میری
اس بیان کی تصدیق کرسکتے ہین کہ اوس دن شہر مین مسرت کا عجیب
عالم تہا اور محل شاہی کے دروازہ پر مبارکباد دینے والون کا
حیرت انگیز اژدحام تہا - ان تمام واقعات مین سب سے زیادہ
دلچسپ اور قابل قدر وہ خط تہا جو خود سلطان عبدالعزیز خان نے
بغرض اظہار وفاداری اور منظوری انتظام جدید اپنے بہتیجے کو
لکہا تہا -

لیکن وزراء اور رعایا کی یہہ تمام امیدین بہت جلد ناامیدی کے

سانحہ مبدل ہوگئین ۔ سلطان مراد کو تخت نشین ہوئے
چند ہفتہ بہی نہین گذرے تھے کہ یہ حالت پوری طور سے
ثابت ہوگئی کہ اونکی صحت ہرگز اس قابل نہین ہے کہ وہ ایسے
پرآشوب زمانہ مین کاروبار سلطنت کے عظیم ذمہ داری کی
متحمل ہوسکین دماغی اور جسمانی ضعف جو حرم کی خاموش
اور تنہا زندگی مین پوشیدہ تھے وزرا کی کونسل اور دربار مین
ظاہر ہونے لگے ۔

۔ وزراء سلطنت عثمانیہ اگرچہ ایک درجہ تک روس کی حکمت عملی
پر غالب آگئے تھے لیکن سلطان مراد کی ناقابلیت سے جدید
دقتون کا اندیشہ ہوگیا ۔ جسکا انسداد نہایت ضروری تھا
چنانچہ ان لوگون نے دوبارہ مشورہ کیا اور جس خاموشی
اور مستعدی سے پہلی معزولی عمل مین آئی تھی اوسیطرح دوسری
معزولی کی تیاریان ہونے لگین ۔ سلطان مراد کی صحت
اور ناقابلیت کی تمام کیفیت پیش کرکے شیخ الاسلام سے
دوبارہ فتوے طلب کیا گیا اور اونہون نے اس تبدیلی کو بہی
جائیز قرار دیا ۔

اس فتوے کے بعد ایک قومی ڈیپوٹیشن عبدالحمید خان مراد کے
چھوٹے بہائی کے پاس بہیجکر یہ درخواست کی گئی کہ اسوقت
ملک کی ضرورتون کا یہی مقتضی ہے کہ آپ سلطنت عثمانیہ

کے تخت پر بیٹھین اور عثمان کی اوس تلوار کو جو بہت جلد قومی زندگی کی حفاظت مین میان سے نکلنے والی ہے اپنی کمر سے لگائین۔ لیکن اس موقع پر وزرا ر کو ایک نئی دقت پیش آئی کیونکہ عبدالحمید خان نے اوس بیغرضانہ خیال سے جو اکثر سچے۔ قوی دل۔ اور مستعد لوگون مین پایا جاتا ہے اور جسکا اظہار وقتاً فوقتاً اس بارہ سال کے عرصہ مین اونسے ہوتا رہا ہے۔ شہنشاہی کی عظیم ذمہ داری کو اپنے سر لینے سے اوسوقت تک انکار کیا جب تک کہ اون کے بڑے بھائی کی ناقابلیت اون پر کافی طور سے نہ ثابت کر دیجاے۔

عبدالحمید خان چونتیس برس تک ایک تنہائی اور آرام کی زندگی بسر کر چکے تھے جبکو وہ کسی طور سے شاہی شان و شوکت اور کاروبار کے جوش و خروش سے بدلنا نہین چاہتے تھے۔

جن لوگون نے تاج شاہی کو رد کر کے اپنی ذاتی آزادی قایم رکھی ہے ہر زمانہ مین وہ عزت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہین۔ ہمکو امید ہے کہ جب عبدالحمید خان کے اون کامون کے ذکر کرنیکا وقت آئیگا جو اونہون نے اپنی زندگی مین کئے ہین تو اونکا یہ پہلا فیاضانہ فعل نظر انداز نکیا جائیگا بہرحال اون لوگون کے لئے جو ایک قوی سلطنت کی سازشون

پر غالب آ گئے تھے - ایک نوعمر شاہزادے کے ان وسواس پر
غالب آجانا کیا مشکل تھا - ملک اور مذہب کی طرف سے جو ذمہ داریان
اونسے کی گئی تھین وہ بالآخر کام کر گئین اور اگست ۱۸۷۶ء
کے اخیر دن سلطان عبد الحمید خان ثانی نے اپنے آبائی تخت پر
بیٹھکر اون مفید اصلاحون کا سلسلہ شروع کیا جنکا ذکر اس
کتاب مین اختصار کے ساتھہ کیا جائیگا -
جو دقتین سلطان کو تخت نشینی کے وقت پیش آئین اور جس
مستعدی اور استقلال سے اونکا مقابلہ کیا گیا اوس کی
نظیر شاید کسی بادشاہ یورپ کی تاریخ مین نہ مل سکے سلطان
کی تخت نشینی کے وقت سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت جو تمام
پولیٹکل کاروبار مین پشت وپناہ ہے نہایت پیچیدہ اور تاریک
حالت مین تھی - اور دیوالیہ ہوجانیکے اعلان نے جو چند روز
پہلے جاری ہوچکا تھا اور جس کے اجرائے بغیر کوئی چارہ
نہ تھا اون مغربی سلطنتون کی ہمدردی زایل کردی تھی
جو اوس سے پہلے ترکون کی ہمدرد کہلاتی تھین - اہل یورپ
کی تمام ہمدردی بظاہر قرضہ کا سود ادا کرتے رہنے پر منحصر تھی
اکثر صوبون مین پوشیدہ طور سے سازشون اور بغاوتون
کا بازار گرم تھا - روسی جاسوس اور ایجنٹ قصبہ قصبہ اور
گانون گانون مین موجود تھے اور روسی رشوتون کا جال

ہر طرف پہیلا ہوا تہا - یکم جولائی کو زار روس کا پہلا کرشمہ ظاہر
ہوا - یعنے صوبہ سرویا نے سلطنت عثمانیہ سے منحرف ہو کر
جنگ کا اعلان دیا اور اوس کے ساتہہ ہی عثمانی ملک پر حملہ کر دیا
لیکن سرویا کو اس حملہ مین بہی مثل سابق کے ناکامیابی ہوئی
کیونکہ عثمانی فوج کے بہادر سپاہیون نے باغی فوجون کو فوراً
شکست دیکر اپنے ملک کے حدود سے باہر نکال دیا - اس
شکست کے بعد بڑی بڑی مغربی سلطنتون کی دست اندازی
سے جو ہمیشہ انصاف سے زیادہ حکمت عملی کو پیش نظر رکہتی
ہین پہلی ۵ ستمبر تک التواے جنگ کا اعلان دے دیا گیا -
اس سے ظاہر ہے کہ سلطان عبدالحمید خان ایسے وقت مین تخت
نشین ہوئے جبوقت لڑائیون کا سلسلہ چہڑ چکا تہا یہ وقت
ہرگز ایسا نہ تہا کہ ملکی یا تمدنی اصلاحون کی طرف توجہ کیجاتی -
سلطنت کا سب سے پہلا فرض اپنے فوجون کا آراستہ
اور پیراستہ کرنا تہا مدیران ملک اس امر سے بخوبی واقف
ہین کہ زمانہ جنگ مین ملکی قانون بیکار ہو جاتے ہین پس
ایسے وقت مین جبکہ مجریہ قوانین کا عمل درآمد مشکل ہو جدید
اصلاحات ملک پر غور یا تجویز کرنا کسقدر زیادہ مشکل ہوگا
لیکن سلطان باوجود ان جنگی تیاریون کے اون ملکی اصلاحون کو
سوچ رہے تھے جنکو وہ اپنے بارہ سال کے عہد حکومت

مین نہایت مستعدی اور استقلال کے ساتہہ عمل مین لاتی
رہے ہین۔
جو مہلت کہ اس وقت سرویا کو دیگئی ہتی وہ سلطنت عثمانیہ اور
اون کے مخالفین کے معاہدہ کا ایک جزو تہا۔ یورپ نے
اس موقع پر جو دست اندازی کی اوسکا اصلی منشاء قیام امن
نہ تہا بلکہ یہہ تمام کارروائی محض سرویا کے فائدہ کی غرض سے
کی گئی تہی جس سے اوس نے حسب دلخواہ فایدہ حاصل کیا۔
اس مہلت کے زمانہ مین روسی سپاہ اور مختلف سامان جنگ
برابر سرحدون پر پہونچتا جاتا تہا اور باغیون کے مورچے
بمقام الکزنڈ اس روز بروز مضبوط ہوتے جاتے تھے۔ اور
تمام دنیا کے ماہران فن جنگ کا عام قیاس یہی تہا کہ اس
مہلت کے ختم ہوتے ہی معاملہ برعکس ہوجائیگا اور سرویہ کا
شیر بجاے غرّا کے بہاگ جائیگے جیساکہ اتبک کرتا رہا ہے
ضرور کوئی نمایاں کارگذاری ظاہر کریگا لیکن بالآخر سرویا
کا شیر جو پہیرپردن اور تمغون پر اسقدر بہادر اور جری
معلوم ہوتا ہے فی الحقیقت ایک ذلیل قسم کی بلی ثابت ہوا
جس کے پنجون مین اسقدر بھی طاقت نہین کہ اوس شکار کو
جسپر "شمال کی آسمانی قوت" سلطنت روس دانت لگائے
بیٹھی ہے۔ آگ سے نکال سکے۔ جنگ شروع ہونیکے بعد

ایک ہی مہینہ کے اندر باوجود اوس تمام مدد کے جو "روسی مجاہدین" سے ملی تھی "بہادر اور جری سردیا" کی فوجین شکست فاش کھاکر بھاگتی ہوئی نظر آئین اور فتحیاب عثمانی جنرل کے واسطے بلگریڈ تک راستہ صاف ہوگیا لیکن وہ وہان تک نہین پہونچا - ان نوجوان کے پیاپے شکست نے اوس پردہ کو اوٹھا دیا جسمین اسوقت تک موسکے کی اصلی شکل چھپی ہوئی تھی - ترکون کی فتحیابی کی خبر سینٹ پیٹرسبرگ مین پہونچتے ہی سفیر روس مقیم قسطنطنیہ کے پاس یہہ حکم آیا کہ فوراً سلطان کی خدمت مین حاضر ہوکر نہایت اصرار کے ساتھ تجدید مہلت کی درخواست کرے = اور اگر مہلت نامنظور ہو تو فوراً سفارت اوٹھا لیجا سے =

اصلی مدبران ملک کا اطلاق اونہین لوگون پر ہوسکتا ہے جو ہر معاملہ مین مصالح اور نشیب و فراز پر پورا خیال رکھتے ہین پرجوش اور جذباتی لوگ جو اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کرنے یے بغیر سوچے سمجھے اپنی جان کو خطرہ مین ڈال دیتے ہین گو بہت زیادہ قابل قدر ہون لیکن نہ اونپر پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے اور نہ اونمین انسانون کے ہادی اور رہنما بننے کی قابلیت ہوتی ہے -

تخت نشینی کے بعد جو سب سے بڑا اور اہم مسئلہ

سلطان عبد الحمید خان کو طے کرنا پڑا وہ یہ تہا کہ اس ناجایز اور غیر معمولی درخواست ہلت کی نسبت جو ایک قوی اور موروثی دشمن کیطرف سے پیش ہوئی ہے کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔

چونکہ سلطان عبد الحمید خان نے نہایت مستقل مزاجی اور سنجیدگی سے اپنا یہ اصول قرار دیا تہا کہ بمقابلہ اپنی ذاتی راے یا شاہی شان وشوکت کے وہ ہمیشہ ملکی فوائد اور شاہان یورپ کی خواہشوں کو زیادہ ملحوظ رکہینگے لہذا اونہوں نے تہوڑے سے تامل کے بعد درخواست ہلت جنگ پانچ مہینے کے لئے منظور کرلی۔

جب زار روس کو سامان جنگ کی تیاری کا پورا موقع ملگیا تو وہ دوسری چال چلا اور ایک مدبرانہ مراسلہ سلطنت انگلستان کے نام اس مضمون کا بہیجا گیا کہ اعلےحضرت شہنشاہ روس کے نزدیک یورپ مین امن قایم رکہنے کے لیئے (شہنشاہ روس کو قیام امن کا جسقدر خیال ہے وہ تمام دنیا پر اظہر من الشمس ہے) یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ایک یورپین کانفرس اون اصلاحات پر غور کرنیکی غرض سے مقرر کیجاے جنکا جاری ہونا سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کے امن اور حفاظت کے واسطے ضروری خیال کیا

جاتا ہے ۔

اور سلطان سے اسبات کا اطمینان حاصل کیا جاے کہ کانفرنس جو فیصلہ کریگی اوسکی پوری تعمیل ہوگی ۔

اگر زار روس کی بدنیتی کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہو تو اوسکی لیئے یہہ مراسلہ کافی ہے اگر یہہ مراسلہ چھہ مہینہ پہلے جاری ہوتا تو اسقدر بے موقع نہ ہوتا لیکن اسوقت اس مراسلہ کا اصلی مقصد یہی ہے کہ وہ تمام تبدیلیان جو سلطنت عثمانیہ مین ہوئین ہتین اور جنکے بعد ایک قابل اطمینان حالت قایم ہوگئی ہتی وہ کالعدم فرض کیجائین یہہ امر ہرگز قرین قیاس نہین ہے کہ سلطنت روس کو روسی سفیرون نے ان تبدیلیون کی اطلاع نہ کی ہو اور شہنشاہ روس اوس نئے سلطان کے چال وچلن اور اصل مقاصد سے ناواقف ہو جسکو زمانہ کے انقلابات نے سلطنت عثمانیہ کے تخت پر بٹہایا تہا ۔ زار روس اس امر سے خوب واقف تہا کہ وہ سلطان سے اونہین اصلاحات کو بجبر طلب کر رہا ہے جنکی اجراء کی نسبت سلطان خود فیصلہ کر چکے ہین ۔

روس کی اس حکمت عملی کا مقصد صرف سلطان کو مشتعل کرنا تہا اگر اسکی نسبت کوئی شبہہ ہو تو وہ شہنشاہ روس کی اس عملی کارروائی سے رفع ہو سکتا ہے کہ ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج مع چھہ سو توپون کے گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین سرحد کی طرف زلیقول

روس بنظر احتیاط) روانہ ہوئی۔ ان تمام کارروائیون کو
دیکھکر سلطان عبدالحمید خان کا خاموش بیٹہا رہنا حقیقت مین
اپنے ملک اور مذہب پر سخت ظلم تہا جسکی اونسے ہرگز امید
نہین ہوسکتی تھی۔ یہہ تمام تیاریان دیکھکر اونہون نے بھی
اپنی فوجون کی آراستگی کیطرف توجہہ کی۔ ۱۸۷۶ء کے اخیر
مین جب کانفرس جمع ہوئی تو تمام یورپ مین کوئی ایسا شخص
نہ تہا جسکو اس کانفرس کی کامیابی کی امید ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا
اور کانفرس چند جلسون کے بعد خود اوس کے محرک کی خواہش
کی موافق بلاکسی نتیجہ کے برخاست ہوگئی۔
اس موقع پر سلطان عبدالحمید خان نے اپنے سچے دوستون
کی صلاح اور اپنے موروثی دشمنون کی درخواستون کو ردکر کے
بلاکسی توسط کے سرویا سے خود صلح کرنیکی کارروائی کی اور
اسمین اونکو پوری کامیابی ہوئی جو شرائط سلطان کی طرفسے
پیش ہوئین تہین اونکو بلاتامل سرویا نے منظور کرلیا اور
اس طورسے جو مہلت سلطان کو ملی اوسکو اونہون نے ملک
کی اندرونی اصلاحات مین صرف کیا۔
لیکن ایک ذی فہم روشن خیال مدبر بادشاہ تخت عثمانیہ پر
بیٹھے ہوئے دیکھنا ایک روشن خیال اور ذی فہم زار کو
کب گوارا ہوسکتا تہا۔ کیونکہ اگر سلطنت عثمانیہ مین امن قایم

ہوجاتا تو سلطنت روس کو بیجا دخل اندازی اور جابرانہ عقیب
کا موقع ہاتھہ سے جاتا رہتا - سلطنت روس اگرچہ سلطنت
عثمانیہ کی ان تبدیلیون کو نہین روک سکتی تھی لیکن کم از کم اوسکو
اون کے کالعدم سمجھنے کا ضرور اختیار تھا - کانفرس کے برخاست
ہوتے ہی پرنس کارچگاف نے ایک سرکلر یورپ کی ٹری
ٹری سلطنتون کے نام جاری کیا جسمین اوس نے اس کانفرنس
کی ناکامیابی کا ذکر کرکے یہہ لکھا کہ -

ہرچند یورپ کی ٹری ٹری سلطنتین مشرق مین امن قایم رکھنا نہایت
ضروری اور اہم خیال کرتی ہین اور اون حقوق کے لحاظ سے جو
اونکو معاہدہ کے روسے حاصل ہین - اوس کے متعلق کوشش بھی
کرچکی ہین - لیکن ایکسال کی مدبرانہ محنتون کے بعد ہر ایک
سلطنت پر یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ مشرق کی جو حالت پہلے
تھی وہی اتبک قایم ہے - بلکہ خونریزی - جوش - تباہی - اور
اوس خوفناک زمانہ کے خیال سے جو بہت جلد یورپ پر آنیوالا
ہے اور جسکو ہر ملک کی رعایا اور گورنمنٹ پورے طور سے سمجھی
ہوئی ہے اوسکی حالت اور زیادہ ابتر ہوگئی ہے مگر باین ہمہ
باب عالی نے یورپ کی متفقہ خواہشون - اپنے وعدون - اور
اون فرائض منصبی کا جو اوسپر بحیثیت سلطان یورپ عاید ہوتی
ہین ذرہ برابر بھی خیال نہین کیا جسکی وجہ سے مشرقی معاملات

بجاے بروبراہ ہونیکے اور زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہین۔
اور اس وقت بلحاظ یورپ کے امن اور انسانی ہمدردی
اور علیسائی قومون کے اخلاقی خیالات کے نہایت اندیشہ ناک
ہین" اس مراسلہ کا لطف سمجھنے کے لئے یہہ امر یاد رکھنا ضرور
ہے کہ انعقاد کانفرنس سے پہلے ہی سلطان نے اندرونی
اصلاحات کے واسطے بمشورہ وزرا انتظام سلطنت کے
متعلق کچہہ قواعد تیار کئے تھے جنکو صفوت پاشاہ نے کانفرنس
کے پہلی جلسہ مین پیش کرکے توپون کی سلامی اذمارے جانیکے
ساتھہ ہی یہہ اعلان کیا تھا کہ

"اس بڑے قانون نے جسکی تکمیل اسوقت ہوتی ہے چھہ سو برس
کے قدیم اصول سلطنت کو بدل دیا ہے۔ سلطنت کے جدید
اصول جو سلطان نے قایم کئے ہین اور جنسے عثمانی رعایا کے
امن وآسائش کا نیا زمانہ شروع ہوتا ہے اس وقت سے
جاری کئے جاتے ہین"

ان جدید اصول کا ذکر اس کتاب کے دوسرے حصہ مین
کیا جاویگا یہہ امر کہ ان اصول پر امن کی حالت مین ہی عملدرآمد
ہوسکتا ہے یا نہین میری بحث سے خارج ہے۔
عثمانی مدبران ملک شاید اس امر کو بخوبی سمجھے ہوئے تھے
کہ آزادی کوئی ایسی چیز نہین ہے جو کسی خاص حکم یا اعلان

کے ذریعہ سے دفعتاً پیدا کردیجاے ملکی اور تمدنی ضرورتین
اوسکو خود بخود پیدا کرلیتی ہین اور مختلف اقوام اور مذہب کے
لئے مختلف قسم کی حکومتون کی ضرورت ہوتی ہے بہرحال
اون کا خیال چاہئے جو کچہہ ہو مگر اسمین کچہہ کلام نہین ہوسکتا
کہ جو اصول مدحت پاشاہ نے قایم کئے تھے اوسکی آزمایش اور
کامیابی کا ذرا بہی موقع نہین دیا گیا - اور خاص مزاحمت اوس
سلطنت کی طرف سے ہوئی جسکی تمام تاریخ آزادی روکنے کی خونریز
جہگڑون سے مملو ہے جو سلطنت اپنی رعایا کے آزاد خیال ممبرونکو
ہمیشہ قتل اور جلا وطنی کی سزا دیتی ہو اوسکا کسی دوسرے
ملک مین آزاد گورنمنٹ نہ قایم ہونے دینا کچہہ تعجب انگیز نہین ہوسکتا

شہنشاہ روس نے بلا لحاظ اون کوششون کے جو سلطان
عبدالحمید خان نہایت ایمانداری کے ساتہہ اپنے ملک کی اصلاح
مین کررہے تھے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر پر
آمادہ کیا کہ سلطان سے مجوزہ اصلاحات کی ایک فہرست طلب
ہو اور اون کے اجراء کے لئے ایک وقت معین کردیا جاے
اور یہہ امر بخوبی اون کے ذہن نشین کردیا جاسے کہ تمام مغربی
سلطنتین اون کی عیسائی رعایا کی حالت کو بغور دیکہتی رہینگی
اور اون کی اصلاح اور آسایش کے لحاظ سے جو کارروائی
متفقہ سلطنتین مناسب تصور کرینگی وقتاً فوقتاً عمل مین

لائین گی ۔

اس مراسلہ کے جواب مین انگلستان کے وزیر خارجہ نے سلطنت روس سے اسبات کا اطمینان چاہا کہ اس متفقہ دست اندازی کی بعد جو روسی فوجین سلطنت عثمانیہ کے سرحدون پر پڑی ہوئی ہین وہ فوراً اوٹھا لیجائینگی ۔ روس نے اپنی قدیم عادت کے موافق اسکا کوئی راست جواب نہین دیا بلکہ اسکی مقابلہ مین یہہ تجویز پیش کی کہ باب عالی مین اس متفقہ مراسلہ کے پیش ہوچکے بعد فوجون کے ہٹانے اور ریڑہانے کا مسئلہ شہنشاہ اور سلطان کے باہمی تصفیہ پر چہوڑ دیا جاے اور دوسری سلطنتین اوسمین کچھہ دخل نہ دین ۔

بالآخر یہہ تجویز منظور ہوئی اور ۳۱ مارچ ۱۸۷۷ع کو مفصلہ ذیل مراسلہ یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کی طرفسے بذریعہ سفیرون کے سلطان کے سامنے پیش ہوا ۔

"جو سلطنتین باتفاق یک دیگر مشرق کا قیام امن اپنے ذمہ لیکر قسطنطنیہ کی کانفرس مین شریک ہوئی تہین ۔ اونکا یہہ خیال ہے کہ اس مقصد مین کامیابی کے لیئے سب سے پہلی یہہ امر ضروری ہے کہ جو باہمی معاہدات اونمین قرار پائے ہین وہ قایم رکہے جائین اور اوس متفقہ خواہش کی از سرنو تجدید کیجائے جو لوگ سلطان کے عیسائی رعایا کی فلاح اور بوسینا

ہرزی گوینا اور بلگیریا کی اصلاح کے متعلق ظاہر کر چکے ہین
جسکی تعمیل کا باب عالی نے وعدہ کر لیا ہے جو صلح کہ سرویا
کے ساتھہ کی گئی اوسکو وہ منظور کرتی ہین اور مانٹی نگرو کی نسبت
اونکا یہہ خیال ہے کہ حدود کا تعین اور بحر اسود مین جہاز رانی
کی عام اجازت قیام معاہدہ کے لیئے نہایت ضروری ہے
جو معاہدے کہ باب عالی اور اوس کے دو صوبون مین ہوئے
ہین یا آیندہ ہون اونکو متفقہ سلطنتین قیام امن کا بڑا
ذریعہ تصور کرتی ہین اور سلطان سے درخواست کرتی ہین
کہ جو فوج اونہون نے حال مین بجنیال جنگ بڑہائی ہے
اوسکو تخفیف کر کے صرف اوسقدر فوج رکہی جائے جو قیام
امن کے لئے ضروری ہو۔ اور فوراً وہ اصلاحین جاری کردیجائین
جنکے متعلق کانفرس فیصلہ کر چکی ہے۔ متفقہ سلطنتین اس
امر سے بہی بخوبی واقف ہین کہ باب عالی ان اصلاحات کی
بڑے حصہ کی تعمیل پر اپنی پوری آمادگی ظاہر کر چکی ہے
جو سرکلر ۱۳۔ فروری ۱۸۷۶ء کو باب عالی نے جاری کیا
اور جو کچہہ اوسکی طرفسے بوقت کانفرس یا اوس کے بعد
بیان کیا گیا وہ سب سلطنتہاے متفقہ کے پیش نظر ہے
باب عالی کی اس نیک نیتی اور آمادگی پر بہروسہ کر کے
سلطنتہاے متفقہ کو پوری امید ہے کہ باب عالی موجودہ

موجودہ زمانہ امن کو غنیمت سمجھکر ایسا انتظام کریگا جس سے
اوسکی عیسائی رعایا کی حالت مین قابل اطمینان ترقی ہوجائیگی
جو یورپ مین قیام امن کے لیئے نہایت ضروری ہے۔
متفقہ سلطنتہاے یورپ یہہ بھی امید کرتی ہین کہ باب عالی
ان تمام تجویزون کو شروع کرنیکے بعد اون پر نہایت مستعدی
کے ساتھہ ثابت قدم رہنا اپنی شاہانہ عزت اور ذاتی فوائد
کے لحاظ سے ضروری سمجھے اس لئے کہ متفقہ سلطنتہاے یورپ
اپنے سفیرون کے ذریعہ سے بغور دیکھتی رہین گی کہ باب عالی اپنے
وعدون کو کس طرح ایفا کرتا ہے۔ اگر اونکو اپنی امیدون مین
دوبارہ ناکامی ہوئی یا سلطان کی عیسائی رعایا کی حالت مین کوئی
اصلاح نہ ہوئی اور وہ پیچیدگیان نہ رفع ہوسکین جو تہوڑے
تہوڑے عرصہ کے بعد مشرق کے امن مین خلل انداز ہوتی ہین تو
متفقہ سلطنتین اوسکو عام یورپ کے مقاصد کے بالکل خلاف تصور
کرینگی۔ اور بمجبوری اونکو قیام امن کے لیئے باتفاق یکدگر ایسی
تدبیرین اختیار کرنی پڑینگی جنکو وہ ان مقاصد کے لئے مناسب
تصور کرین "

مین نے اپنے قابل قدر رسالہ کو جسپر تمام یورپ
کے مدبران ملک اپنا دماغ صرف کرچکے تھے اس
مقام پر بجنسہ درج کرنا مناسب خیال کیا

کیونکہ میری راے کے موافق اس مراسلہ کو اوس وقت بہت کم لوگون نے دیکھا ہوگا اور اکثر لوگ اسوقت تک بھی یہہ سمجھتے ہین کہ سلطنت روس نے قیام امن کے واسطے تمام مدبرانہ ذرایع مین ناکامی کے بعد جنگ کا اعلان دیا تھا۔

مین سمجھتی ہون کہ میرے سوای اور لوگ بہی اس مراسلہ کو بطور اعجوبہ روزگار کے کسی بڑے عجائب خانہ مین جگہہ دینے کے قابل خیال کرینگے۔ اگر یہہ مراسلہ کسی چھوٹی سے چھوٹی جنوبی امریکہ کی ریاست کے نام بہیجا جاتا تو وہ بہی اوسکو اپنی سخت توہین خیال کرتی۔ لیکن ایک ایسے شخص کے سامنے جسکے تحت مین لاکہون جانباز اور بہادر سپاہی ہون اور وہ ایک قوی قدیم سلطنت کا خود مختار بادشاہ ہو اور جسکو تین مختلف براعظم کے مسلمان اپنا مذہبی پیشوا سمجھتے ہون اس قسم کے مراسلہ کا پیش کرنا ایسا جاہلانہ اور وحشیانہ فعل تھا جسکی مثال باہمی سلطنتون کی مراسلت کی تاریخ مین بہت ہی مشکل سے ملسکتی ہے۔

اگر یہہ امر فرض کرلیا جائے کہ بلحاظ ضرورت کے اس مضمون کے تحریر مین مجبوری تھی تب بھی اس سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ جو طرز ادا اختیار کیا گیا وہ نہایت ناملایم تھا اور جو الفاظ استعمال کئے گئے وہ نہایت سخت اور مشتعل کرنیوالے

تھے اور جب یہہ مان لیا جاوے کہ اس قسم کے الفاظ اور علانیہ تخویف کی کوئی
معقول وجہہ بھی نہ تھی تو سواے اس کے کچھہ ہنین کہا جا سکتا کہ سلطنتہاے
متفقہ کی عقلون پر پردہ ڈال دیا گیا تہا اور اونکی طرف سے ایسے امور پیش ہوئے
تھے جو اون کے دلی مقاصد کے بالکل خلاف تھے - اسمین کچہہ شک ہنین کہ جس
شخص نے اس مراسلہ کو تحریر کیا تہا اوسکا اصلی منشاد بجاے
قیام امن کے جیسا کہ ظاہر کیا جاتا تہا اعلان جنگ تہا چنانچہ
ایسا ہی ہوا اور یہہ مراسلہ آیندہ خونریزی اور تباہی کا دیباچہ بنگیا
اس توہین کا جو اثر سلطان کے دلپر ہوا ہوگا دوسرے لوگون کو
اوسکا اندازہ کرنا نہایت مشکل ہے - سلطان عبدالحمید خان
تخت نشینی کے وقت سے جانتے تھے کہ وہ ایک ایسی قوم کے
حقوق اپنے ذمہ لیتے ہین جو دنیا مین سب سے زیادہ وفادار
اور جان نثار سمجھی جاتی ہے اور اون فرائض منصبی کو پورے
طور سے ادا کرنیکے لیئے عرصہ دراز تک اندرونی امن اور آزادی
کی سخت ضرورت ہوگی - اونکی خداداد عقل و فراست نے اونکو
بتلا دیا تہا کہ اونکی سلطنت ایسے امراض مین مبتلا ہے جو امتداد
زمانہ سے کہنہ اور مزمن ہوگئے ہین اور وہ بجز فطرتی اور تدریجی
تدابیر کے کسی طور سے علاج پذیر ہنین ہو سکتی - اور جو علاج
بیرونی لوگ تجویز کرتے ہین وہ کسی طور سے مریض کے
موافق حال ہنین ہے

وہ یہہ بھی جانتے تھے کہ اون سلطنتون مین جو یہہ تجاویز پیش کررہی ہین کم ازکم ایک سلطنت ایسی ہے جسکی تمام کارروائیان خودغرضی پر مبنی ہین اور وہ اپنے گہر کا انتظام چہوڑکر دوسرے گہرون کا انتظام بہت زیادہ ضروری خیال کرتی ہے خلاصہ یہہ ہی کہ سلطان عبدالحمید خان اوس کے اندرونی معاملات سے ناواقف نہ تھے وہ خوب جانتے تھے کہ روسی فرازعین کی حالت اونکی عیسائی رعایا کی حالت سے بدرجہا بدتر ہے اور جو ظلم کہ اونپر خود زار کے حکم سے ہوتے ہین وہ باشی بزوق کے اتفاقی مظالم سے بہت زیادہ ہین۔

سلطان عبدالحمید خان اپنے ارادون اور مقاصد کی سچائی سے واقف ہونیکے علاوہ اسباب کو بہی اچہی طرح جانتے تھے کہ سلطنتہاے یورپ اونکو اشتباہ کی نظر سے دیکھتی ہین اور اون کے سفیر سلطانی کی ملکی اصلاح کی نگرانی کے لیئے مقرر ہین۔

اور ایسے وقت مین جبکہ اونکی قومی اور مذہبی دشمنون کی بیشمار فوجین سرحد کی طرف بڑہتی چلی آتی ہین اونسے یہہ خواہش ظاہر کیجاتی ہے کہ وہ اپنی اوس چہوٹی سی فوج کو جو ایک ناجایز اور غاصبانہ حملہ کو ابہی نہایت بہادری کے ساتہہ رد کرچکی ہے تخفیف کردین اور اس پریشانی کی حالت مین یورپ کی سلطنتہاے متفقہ ایک بدفراج اوستاد کی طرح اونکو دہمکانی اور ڈراتی ہین

فی الحقیقت ایسے وقت مین ان دہمکیون کو برداشت کرلینا گو کہ وہ تمام سلطنتہاے یورپ کی طرفسے کیون نہ ہون کسی معمولی ترک سے بہی ہنین ہوسکتا تہا۔

اس موقع پر سلطان عبدالحمید خان نے جو استقلال اور تحمل ظاہر کیا اوسکا عشر عشیر بھی دنیا کے کسی دوسرے بادشاہ سے ممکن نہ تھا ایسی حالت مین اگر وہ سفیران دول خارجہ کو قسطنطنیہ چہوڑ دینے کا حکم دیتے اور متفقہ سلطنتہاے یورپ سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجاتے تو کچہہ تعجب انگیز نہ تھا اور نہ کوئی شخص اونکو قابل الزام قرار دیتا سلطنت عثمانیہ کے بادشاہ کے قبضہ مین ہمیشہ کچہہ اس قسم کے اختیارات رہتے ہین کہ اگر وہ اونکو کام مین لائے تو دنیا کے تین چوتہائی حصون مین جہان کہ عیسائی اور مسلمان ملجلکر رہتے ہین کشت وخون کی آگ لگا سکتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا سکتا ہے کیونکہ وہ مسلمانون کا مذہبی پیشوا اور دنیوی بادشاہ مانا جاتا ہے۔

اگر کسی سلطان کو انصافاً اس عظیم الشان اقتدار کو کام مین لانا جایز ہوسکتا تہا تو وہ اس مراسلہ کے پیش ہونیکے وقت صرف سلطان عبدالحمید خان تھے۔ لیکن یورپ الخصوصاً انگلستان کی خوش قسمتی تھی کہ عیسائی سلطنتون کو ایک ایسے

شخص سے سابقہ پڑا تہا جسکی نظر بہ نسبت اپنی ذاتی توہین کے
دوسرے مصالح پر زیادہ تھی اونہون نے اپنی معمولی عادت کی
موافق اس موقع پر بھی اپنی رعایا کے فوائد کو مدنظر رکہا اور برافروختہ
ہوکر وہ فوراً لڑائی کے لیے آمادہ نہین ہوگئے بلکہ اونہون نے یکمرتبہ
اور اوس انصاف کو جوش مین لانا چاہا جو عیسائی سلطنتون مین خصوصاً
جبکہ وہ مسلمان پادشاہون سے معاملہ کرنے ہین مفقود ہے۔
اس مراسلہ کے پیش ہونے سے ایکہفتہ کے بعد سلطنتون کو سلطان
کی طرفسے جواب پہونچ گیا۔ جسمین خودداری اور اپنی توقیر کا
پورا لحاظ رکہکر اندرونی انتظامات کی نسبت سلطنت عثمانیہ کی
خودمختاری پر پورا زور دیا گیا تہا جسمین یورپ کی دست اندازی
کی مزاحمت نہایت معقول الفاظ مین کیگئی تہی اور انتظامی اصلاحات
کی ضرورت کو آزادی کے ساتہہ تسلیم کرکے بلاشرکت غیرے اون
اصلاحات کے عمل مین لانے کا وعدہ کیا گیا تہا جنکو کوئی سلطنت
سلطان کے ملک مین جاری نہین کرسکتی۔
سلطان کے جواب کے اخیر فقرہ کو ہم اس مقام پر بجنسہ نقل کرتے
ہین تاکہ اوس مراسلہ کے ساتھہ جسکا یہ جواب ہے ہر شخص کو مقابلہ
کرنے کا موقع ملے۔
اُنہنے حق کی سچائی اور اپنے خدا پر بہروسہ کرکے سلطنت عثمانیہ
اون تمام امور کو کالعدم سمجہتی ہے جو بغیر اوس کے مشورہ کے

اوس کے خلاف فیصل کیئے گئے ہین اور اوس عزت کو قایم
رکھنے کے لئے جو خدا نے اوسکو دی ہے وہ اون تمام حملون
کے روکنے سے باز نہین رہ سکتی جو حقوق بین الممالک اور اون
معاہدات کے خلاف اوس پر کیئے جاتے ہین جو یورپین سلطنتون
کے باہم ہو چکے ہین اور جنکی پابندی اون سلطنتون پر بھی واجب ہی
جنھون نے متفق ہو کر ۳۱ - مارچ کو ایک مراسلہ پیش کیا ہے اور
جسکو وہ بالکل ناجایز اور ناقابل تعمیل تصور کرتی ہے - اور وہ
اون تمام سلطنتون کی ایمانداری کو جوش مین لانا چاہتی ہے
جس سے اوسکو مثل سابق کے انصاف اور دوستی کی امید کرنیکا
پورا حق ہے"۔

جو دوستی اور انصاف کے خیالات شہنشاہ روس الگزنڈر ثانی
کے سینہ مین جوش زن تھے اونکا اظہار بذریعہ اعلان مورخہ
۲۴ - اپریل ۱۸۷۷ع کیا گیا جسمین لکھا گیا تہا کہ تمام روسی قوم
مشرقی عیسائیون کی حالت مین اصلاح کے لیئے بیحد مضطر ہے -
جب اس امر کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ سلطنت روس مین
عام رائے کا اظہار بذریعہ اخبار کے ممکن نہین اور عام خیال کے
اظہار کا بذریعہ تقریر کے دستور نہین ہے تو پہر کس طرح پر شہنشاہ
روس کو اپنی رعایا کے عام خیالات کے معلوم کرنیکا موقع ملا -
بہرحال اس اعلان مین یہہ لکھا گیا کہ سلطنت عثمانیہ کی مغرورانہ سرکشی

ہمکو تلوار کہینچنے پر مجبور کرلی ہے -

اعلان کا اخیر فقرہ یہہ تہا کہ ہم اپنی بہادر فوجون پر خدا کی رحمت
کے طالب ہوکر سلطنت عثمانیہ کے حدود مین داخل ہونیکا حکم
دیتے ہین - یہہ امر نہایت مشکل ہے کہ کوئی انگلستمین اوس زمانہ
کے تاریخی واقعات پر غور کرکے نادم اور شرمندہ نہو - ان
واقعات پر دس سال گذر جانیکے بعد بھی جسوقت اوس بزدلی
ریاکاری - تلون - خودغرضی اور قدیم تعلقات سے بیوفائی
کا خیال آتا ہے جو اہل انگلستان سے اس موقع پر ظاہر ہوئی
تو دل اختیار مین نہین رہتا - مین اپنے سالہا سال کے تجربہ
اور ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے واقعات کی بنا پر نہایت یقین
کے ساتھہ کہہ سکتی ہون کہ اگر لارڈ بیکنس فیلڈ کی گورنمنٹ
اپریل ۱۸۷۷ء مین تہوڑا سا بھی استقلال ظاہر کرتی تو وہ تمام
خونریزیان اور مصیبتین جسکا داغ اس بدنصیب سال کے
دامن پر لگا ہوا ہے ہرگز ہرگز نہ واقع ہونے پاتین - لارڈ بیکنس فیلڈ
بھی سلطان کیطرح اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ سلطنت عثمانیہ
کے اندرونی حالات کے واسطے سب سے زیادہ ایک عرصہ
دراز تک امن کی ضرورت ہے -

لارڈ بیکنس فیلڈ یہہ بھی جانتے تھے کہ بلحاظ معاہدات کی انگلستان
کا یہہ فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے قدیم رفیق سلطنت عثمانیہ کو

سنبھلنے اور از سر نو انتظام کرنے کا موقعہ دلائے۔ پارلیمنٹ
مین ایک جماعت کثیر اس خیال کی موئید تھی اور ممبران پارلیمنٹ
کے علاوہ دوسرے لوگ بھی جو اپنے ملک کی عزت اور نام آوری
کے خواہان تھے اسی خیال کے حامی اور مددگار تھے۔ پس
ایسی حالت مین لارڈ بیکنس فیلڈ کو اپنے پولیٹیکل دشمنون کی کوششون
کو بیکار کر دینا کچھہ دشوار نہ تھا۔ لیکن باایہمہ وہ ایسی جرأت
نکر سکے جسکی وجہہ سے یورپ مین امن قایم رہتا اور سلطان
کی رعایا کی حالت مین ترقی ہو سکتی۔ اگرچہ گذشتہ واقعات پر
افسوس کرنا محض بیفائدہ ہے اور ایک ایسے نام آور شخص
کی کارروائیون پر جو دوسری حیثیتون سے ایک بڑا نامآور
وزیر سمجھا جاتا ہے اور جسکو مرے ہوئے ہی ایک زمانہ گذر گیا
نکتہ چینی کرنا نہ صرف بدنما بلکہ سخت مبتذل معلوم ہوتا ہے لیکن
زندہ لوگون کی دادرسی ہمکو اصلی واقعات کے اظہار پر مجبور
کرتی ہے "یہہ مقولہ کہ ایمانداری سب سے عمدہ حکمت عملی ہی"
مدبران ملک کے ہدایت نامون مین بہت کم پایا جاتا ہے اور اگر
اتفاق سے کہین نظر بھی پڑ جاتا ہے تو اوس پر عمل بہت
کم ہوتا ہے۔ لیکن اس مین کچھہ شک نہین کہ افراد
کی طرح قومی معاملات مین بھی گناہ بغیر اپنا اثر دکھائے نہین
رہ سکتا۔

اس موقعہ پر یہہ کہنا کہ انگلستان اس وقت تک ۱۸۵۶ع کی
اپنی مجرمانہ غلطی کے کفارہ سے سبکدوش نہین ہوا ہے کچھہ
بیجا نہ ہوگا -

اعلان جنگ کے بعد کچھہ عرصہ تک رومینیا کی گورنمنٹ نے
دونون طرف سے اپنی بے تعلقی ظاہر کی لیکن یہہ صرف ایک دھوکا
تھا جو چند گھنٹون سے زیادہ قایم نہین رہ سکتا تھا - چنانچہ
ایسا ہی ہوا اور رومینیا کو بہت جلد سلطنت روس کے ساتھہ معاہدہ
کر لینا پڑا اور اوسنے اپنی تمام قوت شہنشاہ روس کے قبضہ اقتدار
مین دیدی — اور اوسکی پچاس ہزار فوج مغربی حدود پر ہوگئی
اور روسیون نے ڈینوب کو عبور کرنا شروع کیا - اہل رومینیا کا
روسیون کے ساتھہ ہوجانا کسی طور سے قابل الزام نہین سمجھا جاسکتا
کیونکہ وہ لوگ بخوبی جانتے تھے کہ اونکا چھوٹا سا ملک دو قوی
سلطنتون کے بیچ مین واقع ہے - پس وہ لوگ اپنے ملک
کو بچانیکے لئے زبردست فریق کے ساتھہ ہوجانا نہایت مناسب
تصور کرتے تھے -

ترکی فوج جو روسیون کی مزاحمت کے لئے بھیجی گئی تھی اوس کے
جنرل عبد الکریم پاشاہ نے خواہ ذاتی ناقابلیت یا کسی دوسرے
کمینہ خیال سے اپنے فرایض منصبی مین قابل افسوس کوتاہی کی
اونہون نے نہ کوئی پل توڑا اور نہ ریلوے لائین کو نقصان پہونچایا

اور نہ کسی ایسی مضبوط مقام پر قبضہ کیا جہان سے وہ اپنے
دشمنون کی مزاحمت کرسکتین جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۲۲ جون کو جنرل
زمرمان نے دریائی ڈینوب کو عبور کرلیا اور ایک مہینے کے اندر
ڈبرودشا پر قابض ہوگیا عثمان پاشا کو اپنے جاسوسون کی غلطی
سے روسی فوج کے بڑہنے کا ٹھیک حال معلوم نہ ہوسکا اس لئے
اونکو پلونا کیطرف واپس ہونا پڑا اور ملک کا وہ حصہ جو کوہ
بلقان کے شمال مین واقع ہے روسیون کے قبضہ مین آگیا
لیکن روسیون نے یہان ہی دم نہ لیا جنرل گورکو سوارون
کے دو برگیڈ اور چند جنگی توپون کے ساتھہ اوس فوج کے
آگے بڑہا جو گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین تھی وہ ایک
مختصر جنگ کے بعد ٹرنوا پر قابض ہوکر درہ ہنکوئی کے طرف
بڑہا۔ یہان ترکون کے محکمہ جاسوسی کی غفلت اور بے پروائی
سے محافظین درہ پر غالب ہوگیا اور قیزانلق کا ارادہ کیا
جو کہ درہ شپکا سے تقریباً چھہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
اس مقام پر البتہ روسیون کی کچھہ مزاحمت کیگئی۔
ترک بہادری سے لڑے اور تھوڑے عرصہ تک جنرل پرنس مرسکی
کے حملون کو کامیابی کے ساتھہ روکتے رہے۔ لیکن آخر کار اصول
جنگ کی واقفیت بہادری پر غالب آگئی اور اوسی مہینہ کی
اٹھارہ تاریخ کو دونون روسی جنرلون کی فوجین کوہ بلقان کے

جنوب مین باہم مل گئین ۔
اس فتح نے جو روس کو اصول جنگ کی واقفیت سے حاصل ہوئی
تہی سلطان عبدالحمید خان کو پہلی مرتبہ اس بات کے ثابت کرنیکا
موقع دیا کہ وہ اعلے درجہ کے مرد میدان ہین اس خبر نے کہ روسی
فوج نہایت تیزی کے ساتھہ بڑہتی چلی آتی ہے قسطنطنیہ مین
تہلکہ مچا دیا جب ترکی وزرا کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ قسطنطنیہ
اور حملہ آور فوجون کے درمیان مین کوئی قدرتی روک باقی نہین
رہی تو اونکی وہی حالت ہوگئی جو زمانہ جنگ مین فرانس کی دیہاتی
لوگون کی حالت جرمنی سپاہی کے دیکہنے سے ہوجاتی تہی وہ بد
حواس اور پریشان ہوکر افتان وخیزان سلطان کے حضور مین
پہونچے اور بہ منت یہہ التجا کی کہ اعلیحضرت اپنی حفاظت کیلیے
دارالخلافت کو چہوڑکر باسفورس کے ایشیائی کنارہ پر تشریف
فرما ہون لیکن حقیقت یہہ ہے کہ وزرا بہی شاہان یورپ کی
طرح سلطان عبدالحمید خان کے استقلال وہمت سے محض
ناواقف تہے ۔ سلطان نے جس متانت آمیز حقارت سے
متفقہ سلطنتہاے یورپ کی پیش کردہ تجاویز کو رد کردیا تہا
اوسی طرح اس پست ہمتی کی صلاح کو بہی رد کردیا ایسے نازک وقت
مین جبکہ اونکو نہ اپنے قدیم رفیقون (اہل انگلستان) سے
کسی مدد کی امید تہی اور نہ وزرا کی دانشمندی پر بوجہ اونکی

بدخواہی کے اعتماد ہو سکتا تہا اونہوں نے خود اپنے قوی دل اور
اپنی فوج کی قدیم جوانمردی پر بہروسہ کر کے اپنی جگہہ چھوڑ دینے
سے قطعاً انکار کیا اور تمام کاروبار سلطنت براہ راست اپنے ہاتھ مین
لے لیا۔ اس تبدیلی نے ہزارہا روسی گہرون کو بے چراغ اور
تباہ کر دیا اور حملہ آور فوجون کے جنرلون پر ثابت ہوگیا کہ جو
مزاحمت ایک جری اور بہادر شخص کا قوی دل کر سکتا ہے اوس کی
مقابلہ مین وسیع دریا اور بلند پہاڑون کی مزاحمت بالکل بے حقیقت
اور ہیچ ہے۔ رولیف پاشا وزیر صیغہ جنگ دفعتاً اپنے عہدہ
سے معزول کر دئے گئے اور جنرل عبدالکریم جنہون نے اپنے
آپکو مشتبہ کر دیا تہا فوراً مقام جنگ سے واپس بلائے گئے۔
مصطفیٰ پاشا وزیر صیغہ جنگ مقرر ہوئے اور محمد علے پاشا
فوج کے کمانڈر کیے گئے۔ سلطان عبدالحمید خان کی ذاتی جرأت
نے ترکی فوجون مین ایک جوش اور ولولہ پیدا کیا اور روسیون
کی ایک اتفاقی غلطی نے اوسکو دوبالا کر دیا۔ گرانڈ ڈیوک نکلاس
نے (جو کہ ذاتی قابلیت سے زیادہ تر خاندانی اعزاز کے لحاظ
سے تمام فوج کا افسر مقرر کیا گیا تہا) کسی اتفاقی غلطی سے
پلونا جیسے مضبوط مقام کو بغیر قبضہ چھوڑ دیا تہا جنرل عثمان پاشا
(جنکی قسمت مین لکہا تہا کہ بہادر سپاہیون کے ہر جلسہ مین اونکا
جام صحت پیا جائے) اس موقع کو غنیمت سمجہکر فوراً اوسپر قابض ہوگئے

جنرل کرو ڈیز نے اپنے اعلے افسر کے نام سے اس بدنما داغ کو دور کرنیکے لئے تین رجمنٹون کو یہہ حکم دیا کہ جس طور سے ممکن ہو پلونا پر قبضہ کرین - سپاہیون نے اس حکم کی پوری تعمیل کی مگر اونکی کامیابی محض عارضی ہتی کیونکہ اونکی مدد کے لیئے کوئی اور فوج نہ ہتی - یہہ لوگ پورے طور سے پلونا مین داخل نہین ہونے پائے ہتے کہ عثمان پاشا نے کثیر نقصان کے ساتھہ اونکو پسپا کر دیا - اور دفعتاً اون مورچون کی تعمیر شروع کروی جنکی دیرانہ حفاظت سے اونکا نام دنیا کے مشہور جنرلون کی فہرست مین نہایت آب وتاب کے ساتھہ چمکتا رہیگا - اس موقع پر عثمان پاشا نے یہہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک مستعد اور ہوشیار اعلے فوجی انجنیر ہین کیونکہ اونہون نے درہ اسکینا سے صوفیا تک آمدورفت کا راستہ کہول لیا اور اس کے ساتھہ ہی لوڈیز کو بہی زیادہ تر محفوظ اور مضبوط کر دیا - اس طور سے شہنشاہ کی اوس مہربانی کی بدولت جو اونکو اپنے معزز رشتہ دارون کی ساتھہ ہتی تین اعلیٰ درجہ کے مضبوط مقام اور لاکہون روپئے جو فاقہ کش فرارعین سے بجبر حاصل کئے گئے تھے اور دس ہزار سپاہیون کی عزیز جانین ضایع ہوگئین - روسیون کی مسلسل کامیابی مین اس ناگہانی فراحمت نے اون کے جنرلون کو غصہ سے دیوانہ بنا دیا اور وہ لوگ بلا عاقبت اندیشی

غضبناک جانورون کی طرح ہر اک کارروائی کے لیئے مستعد
ہوگئے - روسیون نے ۳۰ - جولائی کو تیس ہزار فوج اور
بھاری توپخانہ کے ساتھہ پلونا پر حملہ کردیا مگر اون کو اس
بات کا بخوبی سبق ملگیا کہ غلطیان کرنا بہ نسبت غلطیون کی
اصلاح کے بہت زیادہ آسان ہے - ہر ایک روسی جنرل اپنے
اعلے افسر کی غلطی رفع کرنے مین دوسرون سے پیشقدمی کرنا
چاہتا تھا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہ غلطی بجائے رفع ہونیکے اور
زیادہ خوفناک ہوگئی - حملہ آور افواج نے بجائے اسکے
کہ کسی ایک اعلی افسر کے زیر حکم رہکر حملہ کرین علیحدہ علیحدہ حملہ کیا
روسیون کو اون گہاٹیون سے گذرنا تھا جنکے کنارون کی
بلندی پر ترکی توپخانہ لگے ہوئے تھے - چونکہ یہہ لوگ اپنی ترتیب
بڑہے تھے اس لیئے فوج کا ایک حصّہ جسکا افسر اسکالفسکی تھا
دوسرے حصّون سے آگے بڑہگیا اور بلا انتظار مدد تنہا
حملہ کر کے بدبختی سے پہلے مورچہ پر قابض ہوگیا اگرچہ اس کامیابی
مین اوس نے کثیر نقصان اوٹہایا مگر یہہ کامیابی بہی اوس کی
لیاقت اور قابلیت سے زیادہ تھی - مین نے اس کامیابی کو
بدبختی سے اس لیئے تعبیر کیا کہ اس حملہ سے اوسکو اور اوس کے
آقا کو بہت نقصان اوٹہانا پڑا - اس موقع پر کامیابی کے
جوش مین اوس نے نہ اپنے ساتھیون کا انتظار کیا اور نہ اپنی

فوج کو دم لینے کی مہلت دی اور دوسرے مورچہ پر حملہ کر دیا۔
اگرچہ اس موقع پر روسی بیحد بہادری کی ساتھہ لڑے لیکن
اونکا مقابلہ بہی اوسی بہادری کے ساتھہ کیا گیا۔ ترکی فوجین
بہ نسبت روسیون کے تازہ دم تہین تین گھنٹہ کی سخت لڑائی کے
بعد روسی فوجون کو کامل شکست اوٹہا کر پسپا ہونا پڑا۔ بہاگی
ہوئی روسی فوج نے اس خیال سے کہ اوسکو اونہین گہاٹیون
سے نہ گذرنا پڑے جنمین سے وہ پہلے داخل ہوئی تہی ایک دوسرا
راستہ اختیار کیا لیکن یہ راستہ بہی بالکل ترکی توپون کی زد
مین تہا جس سے مفرور فوج پر برابر آگ برستی رہی یہان تک
کہ رحم دل رات نے بہاگنے والون اور تعاقب کرنے والون کی
درمیان ایک سیاہ پردہ حایل کر کے اس خونریزی کا خاتمہ
کر دیا۔
جب دوسرے دن صبح کو آفتاب بلند ہوا تو اوس بہادر فوج کے
جس نے اس بے احتیاطی سے حملہ کیا چہوٹے چہوٹے پریشان
شدہ ٹکڑے ڈنیوب کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے تہے۔
اس پہلی اور کامل شکست نے دشمنون کے دل توڑ دیئے
اور تمام دنیا مین سلطنت عثمانیہ کے بہی خواہون کی امیدین
تازہ ہوگئین۔ اس خبر کا یورپ کے تجارتی فرقہ پر جو اثر پڑا
وہ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ اس شکست کے ساتہہ ہی گورنمنٹ

روس کے پرامسری نوٹون کی قیمت گھٹ گئی جو لوگ اس مقولہ
کو تسلیم نہین کرتے تھے کہ "استحقاق بجائے خود ایک بڑی قوت
ہے" اونکو بیحد شرمندہ ہونا پڑا اور وہ لوگ سمجھ گئے کہ اب
روسیون کو بہت جلد دریاے ڈنوب کے پار جانا پڑے گا۔
لیکن افسوس ہے کہ ترکون کو جو نقصان عبدالکریم پاشا سے
پہونچ گیا تھا اوسکا معاوضہ محض اوسکی موقوفی سے نہین ہوسکتا
تھا۔ عبدالکریم نے اسقدر مضبوط مقامات بلا مزاحمت روسیون
کے قبضہ مین دیدیئے تھے کہ عثمان پاشا کو اس فتح سے
جو اونکو اپنے دشمنون کی غلطی۔ اپنی ہوشیاری۔ اور سپاہ
کی بہادری سے حاصل ہوئی پورا فایدہ اوٹھانا محض غیرممکن
تھا۔ اگرچہ وہ اپنی جگہہ پر قایم رھکر اپنے دشمنون کے حملون
کو روک سکتے تھے لیکن شکست خوردہ فوج کا تعاقب کرکے
خاص لشکر کو درہم برہم کر دینا محال تھا۔ اسوجہہ سے
روسی جنرلون کو اپنے پریشان افواج کو یکجا کرنے اور تازہ
مدد سے عثمانی مورچون پر حملہ آور ہونیکا پورا موقع ملگیا۔
جو لوگ ان معاملات کو دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہے تھے
اون کو پلونا کی لڑائی نے اپنی طرف اسقدر متوجہ کرلیا کہ وہ
تھوڑی دیر کے لیئے اون اہم کارروائیون کو بالکل بھول گئے
جو جنرل گورکو جنوب مین کر رہا تھا۔ یہہ افسر اپنے ہمراہیون

کی مصیبتون سے لاعلم اون درون کیطرف برابر بڑھتا چلا
جاتا تھا جو ایک چھوٹے سے کوہستانی سلسلہ مسمی کارآداغ سی
گذر کر رومینیا کے میدانون مین ختم ہوتے ہین۔ سلطان
عبدالحمید خان نے ہر عہدہ کے لئے اوس کے مناسب اشخاص
کے انتخاب مین جو قوت ظاہر کی تھی اوسکا اثر جنرل گورکو کی
اس بے باکانہ پیشقدمی پر بھی پڑا۔ سلطان نے عنان سلطنت
اپنے ہاتھ مین لیتے ہی سلیمان پاشا کو جو کہ مانٹی نگرو مین ہونے
سے وحشی پہاڑیون کے مقابلہ مین اپنی اوقات ضایع کر
رہے تھے بلاکر ایڈریانوپل کی فوج کا کمانڈر مقرر کر دیا۔
سلیمان پاشا نے گورکو کی مزاحمت کے لیئے ایک ایسا مقام
منتخب کیا جہانسے وہ ہر طرح اوس کی بخوبی مزاحمت کر سکتی
تھے خواہ وہ کسی طرف سے ایڈریانوپل مین داخل ہونیکا
قصد کرے۔ روسیون کی یہہ تجویز تھی کہ بلگریا کی فوجین
سلیمان کے میمنہ اور میسرہ کیطرف بڑھین اور جنرل گورکو
قلب فوج کو کارآداغ کے درون سے گزار لیجاے۔
منجملہ ان درون کے ایک درہ مسمی کارآداغ پر روسی
قابض ہو گئے تھے لیکن اس عرصہ مین سلیمان پاشا نے
اپنی متفرق فوجون کو جمع کر کے تیس ہزار سپاہیون کے
ساتھ جنرل گورکو کی فوج پر بمقام اسکی زگرا سخت حملہ کیا

اور آٹھ ہزار آدمیون کے نقصان کے ساتھہ اوسکو شپکا
اور عفنکوئی کے درون سے باہر نکال دیا۔ یہہ امر بیان
کر دینا بھی قرین انصاف ہے کہ ماہران فن جنگ کی راے
یہہ شکست بھی مثل شکست پلونا کے ترکون کی بہادری
سے زیادہ تر روسیون کی بےاحتیاطی کی وجہہ سے ہوئی تھی
چونکہ آغاز جنگ مین ترکون کی طرف سے نہایت کمزوری کی ساتھہ
مقابلہ کیا گیا تھا اس لیے روسی اونکو ضعیف سمجھنے لگے تھی
مگر یہہ لوگ اوس تبدیلی سے محض لاعلم تھے جو حال مین ایک
مستقل مزاج اور روشن دماغ شخص کی مداخلت سے پیدا
ہوگئی تھی۔ ان دو شکستون نے روسیون کی آنکھین
کہول دین اور اونپر ثابت کر دیا کہ ترکی سپاہیون کی
قدیم بہادری مین ابتک کوئی فرق نہین آیا ہے اور ابتدای
جنگ مین جو کامیابیان اونکو ہوئین اوس کا سبب بہ نسبت
روسیون کے اصول جنگ سے واقفیت کے زیادہ تر عثمانی جنرلون
کی بےپروائی اور بےایمانی تھی۔ پس ستر ہزار ترکی فوج
کے مقابلہ مین جو لوواز اور پلونا کے قرب و جوار مین پڑی
ہوئی تھی گرانڈ ڈیوک نکلاس کو بجز اس کے کوئی چارہ
نہ ہوا کہ وہ اوس ایک لاکہہ جدید فوج کا جو سینٹ پیٹرسبرگ
سے طلب کیگئی تھی اور رومینا تک پہونچ چکی تھی انتظار

کرے ہراک شخص باوجود اصول جنگ سے محض ناواقف
ہونیکے نقشہ پر ذرا غور کرنیکے بعد معلوم کرسکتا ہے کہ یہی
مقام ایسا تھا جہان ترک اپنی پہلی شکستون کے بدنما داغ
کو دور کرسکتے تھے ۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ بجاے حملہ
روکنے کے خود دشمنون پر حملہ کیا جاے لیکن یہہ دو وجہہ سے
غیر ممکن تھا - ایک یہہ کہ محکمہ جاسوسی کے ناقابل اطمینان ہونیکی
وجہہ سے میدان جنگ کی خبرین سلطان کو بہت دیر مین
پہونچتی ہین دوسرے یہہ کہ کوئی ایسا بڑا جرنل موجود نہ تھا
جسکے ہاتھہ مین سلطان پورے اطمینان کے ساتھہ تمام لڑائی
کا انتظام دے سکتے ۔ انہین وجوہات سے روسیون کو
درہ شپکا مین مورچہ بندی کرکے مطلوبہ مدد کے انتظار مین
قیام کرنیکا موقع ملا ۔

اگست کی پندرہوین تک تقریبًا دونون فوجین ایک
دوسرے کے مقابل مین بیکار پڑی رہین ۔ توپین جو کبھی
کبھی سر ہوتی تھین اونکا مقصد بجز غنیم کی حالت اور جگہہ
دریافت کرنے یا کسی بیرونی دمدمہ پر قبضہ کرنے کے کچھہ
اور نہ تھا - لیکن ۱۶ - اگست کو سلیمان پاشا نے درہ پر
قبضہ کرنیکے لیے روسیون پر حملہ کیا اس حملہ کی کیفیت پلونا
کے حملہ سے بالکل برعکس تھی یعنے روسی مورچون کی آڑ

مین تھے اور ترک کھلے میدان مین - اگرچہ پانچ دن تک
برابر شب و روز قتال و جدال کا ہنگامہ گرم رہا اور
درہ شپکا توپون اور بندوقون کی روشنی سے برابر چمکتا
رہا لیکن روسی فوجون نے اپنے مقام سے جنبش نہ کی اور
سلیمان پاشا کو چار ہزار سپاہیون کے نقصان کے ساتھہ
ناکامیاب واپس ہونا پڑا لیکن اس ناکامیابی سے اونکے
ساتھی محمد علی اور عثمان پاشا مطلق شکستہ خاطر نہین ہوے
ایک ہی ہفتہ کے اندر وہ بھی اوس فوج پر حملہ آور ہوئے جو
گرانڈ ڈیوک نکلاس کے تحت مین تھی لیکن اون کو بھی سلیمان
پاشا کی طرح باوجود ترکون کی سخت جرءت کرنیکے ناکام
واپس ہونا پڑا اس عرصہ مین روسی جدید کمک کے پہونچ
جانے سے خود دوبارہ حملہ کرنیکے قابل ہو گئے تھے - جنرل
اسکوبلیف قدیم باشندگان پولینڈ کا جنگ جو پیشوا جو فن
جنگ مین ممتاز اور ہمارے زمانہ کا ایک مشہور شخص ہے
لوآز کی طرف اسقدر فوج لیکر بڑہا جسکی تعداد بہ نسبت محصورین
کے سہ گونہ خیال کیجاتی ہے - ایک سخت اور دلیرانہ
مقابلہ کے بعد لوآز فتح ہوگیا اور روسیون کے لیے پلونا
تک راستہ صاف ہوگیا -

اس وقت لڑائی کا وہ یادگار حصہ شروع ہوتا ہے

جس سنے فاتح اور مفتوح دونون کو ممتاز اور اون دو شخصون کو جو فریقین کے اعلی فوجی افسر تھے تمام دنیا مین ہمیشہ کے لئے مشہور اور نامور کر دیا چھٹی ستمبر کو اسکوبلیف نے ایک لاکہہ سپاہ اور دو سو بچیس توپون کے ساتھہ پلونا کے بیرونی مورچون پر آتشباری شروع کی دو دن تک روسی توپخانہ اور ترکی مورچون مین رد و بدل ہوتا رہا روسی توپون کے ہراک فیر کے جواب مین ترکی مورچون سے ایک بم کا گولہ چلتا تہا۔ لیکن آٹہہ ستمبر کو اسکوبلیف نے مجبور ہوکر ترکون کے پہلے مورچہ پر پیادہ فوج کے ساتھہ حملہ کیا جسکو ترکون نے نہایت خونریزی کے ساتھہ رد کر دیا۔ اسکوبلیف نے پس پا ہوکر دوبارہ اپنی توپون سے کام لینا شروع کیا۔ پلونا مین دو دن تک بہاری توپون کی آواز سے آسمان پھٹا جاتا تہا اور گولون کے بوچہار سے ہوا تیرہ و تاریک ہو گئی تہی گیارہوین تاریخ کو ایک غلیظ کہر نے اس آتشباری کا خاتمہ کر دیا اور روسیون نے اس خداداد مدد سے فائدہ اوٹھاکر سنگیون سے اوس مقصد کے حاصل کرنیکا ارادہ کیا جسکو وہ توپون سے نہ حاصل کر سکے تھے۔ اونہون نے تین مختلف مقامات سے حملہ شروع کیا روسی فوج بار بار ترکون کے مورچون تک پہونچ جاتی تہی لیکن ہر دفعہ اوسکو

ایک چلتی ہوئی فولاد اور آگ کی دیوار سے مقابلہ کر کے کثیر نقصان کے ساتھہ کہڑ مین تباہ گزین ہونا پڑتا تہا۔ جہان وہ اپنی صفون کو ترتیب دیکر دیوانہ وار دوبارہ حملہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے یہہ خوفناک سمان دو دن اور ایک رات برابر قایم رہا۔ حملہ اور فوجون کی صفین کی صفین کٹ کر مورچون کی خندقون کو بہرتی جاتی تہین۔ اور دوسرے سپاہی اپنے دشمنون تک پہونچنے کے لیئے اپنے رفیقون کی لاشون کو بطور پُل کے کام مین لاتے تھے۔ اگرچہ سننے والون کو یہہ واقعہ نہایت عبرت ناک معلوم ہوتا ہوگا۔ لیکن تاریخ روس مین یہہ واقعہ کچہہ نیا نہ تہا کیونکہ اونکو بارہا اس قسم کے واقعات پیش آچکے ہین۔

اس کشت وخون اور آتشبازی مین اسکوبلیف برہنہ سر قبا کندہون سے نکلی ہوئی ٹوٹی تلوار ہاتہہ مین خوشنما چہرہ دہوئین سے سیاہ آنکہین غصہ سے سُرخ لانبی موچہین آگ سے جہلسی ہوئی ہرطرف بجلی کے طرح چمکتا ہوا اور اپنے سپاہیون کا دل بڑہاتا ہوا نظر آتا تھا۔ جہان کوئی رجمنٹ پریشان یا بے ترتیب اور بددل ہوکر کسی مورچے سے پیچہے ہٹی کہ فوراً اسکوبلیف تیر کیطرح اوسمین پہونچکر اپنی محکمانہ آواز سے ایک دم مین اوسکو درست کردیتا تہا۔ اوسکی موجودگی

روسیوں کے ناتجربہ کار اور نئے سپاہیوں میں وہ جرأت اور شجاعت
پیدا ہو جاتی تھی جو تجربہ کار اور جنگ آزمودہ سپاہیوں مین
مشکل پائی جاتی ہے اور جب سپاہی دم لیکر اور اپنی صفیں درست
کرکے موت کے موہنہ مین داخل ہونیکے لئے اپنے جنرل کے
حکم کے منتظر ہوتے تھے تو جنرل اسکوبلیف خود ہی یہہ حکم دیتا
تہا اور ہمیشہ اگلی صف کی سنگینوں سے گز دن آگے رہتا تہا
لیکن اسکوبلیف کی غیر معمولی کوشش اور وہ جرأت جو اوسنے
اپنے سپاہیون مین پیدا کر دی تہی موجودہ زمانہ کے آلات
جنگ (بندوق وغیرہ) پر جن سے بہادر ترک مورچون کے
آڑ مین کام لے رہے تھے غالب نہ آسکی جب تیسرے
دن لڑائی موقوف کرنیکا بگل دیا گیا تو اوس حملہ کا نتیجہ جو کہ
تمام تاریخ جنگ مین سب سے زیادہ سخت اور دلیرانہ تہا
یہہ معلوم ہوا کہ ترکون کے ہاتھ سے صرف ایک مورچہ نکل گیا ہے
یہہ حملہ جس طور سے سب سے زیادہ دلیرانہ تھا اوسی طور
سے غالباً اخیر بہی ہونا چاہئے۔ کیونکہ آئندہ ہرگز یہہ امید
نہین ہو سکتی کہ کبھی سنگینون سے برچ لوڈر بندوقون کا
مقابلہ کیا جائیگا۔ اس حملہ سے روسی جنرلون کو کافی تنبیہہ
ہو گئی جس سے انہون نے بہت کچھ فائدہ اوٹھایا اور
دفعتاً حملہ کا خیال چھوڑ کر وہ طریقہ اختیار کیا جس کے

ذریعہ سے اس زمانہ مین ایک محصور مقام کی فتح ممکن ہے یعنے اوہنون نے پلونا کا محاصرہ کرکے رسد کا پہونچنا بند کردیا لیکن اس طریقہ مین اسقدر عرصہ لگا جسکی اہل یورپ کو ہرگز امید نہ تھی کیونکہ دسمبر کی دسوین تاریخ کو عثمان پاشا نے قلت رسد کی وجہہ سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا ناممکن سمجھکر اس محاصرہ سے جس طور سے ممکن ہو نکل جانیکا ارادہ کیا چنانچہ وہ اپنی تمام فوج کے ساتھہ نکلے اور محاصرین کی پہلی خندقون پر قابض ہوگئے اور محافظ فوجون کو قتل کر ڈالا۔ لیکن عثمان پاشا کے سپاہی قلت غذا اور کثرت مشقت کی وجہہ سے اس قابل نہ تھے کہ محاصرین کی بیشمار فوج کا مقابلہ کرسکین۔ لہذا اوہنون نے اپنے مورچون پر واپس آکر صلح کا سفید نشان بلند کیا جب فاتح اندر داخل ہوئے تو اوہنون نے پلونا کو بجاے ایک شہر کے مدفن پایا۔

اب ہمکو تہوڑی دیر کے لئے اون واقعات کیطرف متوجہ ہونا چاہئے جو اسوقت ایشیا مین درپیش تھے۔ کیونکہ سلطنت عثمانیہ اس موقع پر اپنی حفاظت کے لئے دو براعظم یعنے یورپ اور ایشیا مین برابر لڑ رہی تہی۔ روسی فوج گرانڈ ڈیوک مکائیل کی ماتحتی مین بھیجی گئی

اپریل کو ترکون کی ایشیائی حدود مین داخل ہوئی تھی
اور اوس کا ارادہ کارس - بزازت - اردہان - باطوم
اور ارض روم کے مشہور تجارتی شہرون پر حملہ کرنیکا
تھا - اسمین سے اردہان سترہوین مئی کو ایک سخت
مقابلہ کے بعد روسیون کے ہاتھ آگیا اور بزازت کو
بغیر کسی مقابلہ کے ترکون نے خود چھوڑ دیا - لیکن یہان
بھی یورپ کی طرح حملہ آور فوجون کی ابتدائی کامیابی
سلسلہ وار جاری نہ رہ سکی - حملہ آور فوجون کو وسیع
میدان طے کرنے تھے اور چونکہ ترک اس ملک سے
واقف تھے لہذا اونہون نے مختصر اور تکلیف دہ حملون
کا ایک سلسلہ جاری رکھا - بیس جون کو مختار پاشا نے
جو کہ ایشیا کے کمانڈر انچیف تھے روسی فوج پر حملہ
کیا یہہ لڑائی تقریباً پندرہ روز تک قایم رہی اور
پانچوین جولائی کو روسی فوج کثیر نقصان کے ساتھ
سرحد کے پار کر دیگئی اور ترک دوبارہ بزازت پر
قابض ہو گئے اونیسوین تک اس ضلع مین روسیون
کا کوئی نشان باقی نہین رہا - اس کے بعد مختار پاشا
نے کارس کی مدد کے لئے کوچ کیا - کارس کے قریب
ایک پہاڑی پر روسیون نے کچھہ مورچے تیار کر کے

ایک مضبوط مقام بنا لیا تھا - مختار پاشا نے حملہ کر کے بذریعہ
سنگینون کے انکو اس مقام سے نکال دیا اگرچہ مختار پاشا کو
عام حملہ مین ناکامی ہوئی لیکن انکی وجہ سے روسی اسقدر کمزور
ہو گئے کہ انکو اکتوبر کی پہلی تاریخ تک حملہ شروع کرنیکے
لئے جدید مدد کا انتظار کرنا پڑا - اس کے بعد چودہ روز
تک کارس کے قریب دیوار مین بڑی لڑائیون کا ایک
سلسلہ جاری رہا - پندرھوین اکتوبر کو مختار پاشاہ قلعہ کارس
کو بحالت حصار چھوڑ کر ارض روم کیطرف ہٹ آئے - قلعہ
مذکور اٹھارھوین اکتوبر کو ایک سخت اور دلیرانہ لڑائی کے
بعد ترکون کے ہاتھ سے نکل گیا - اس اثنا مین روسیون
نے جو کہ ایشیا مین بھی یورپ کی طرح ترکون سے تعداد
مین بہت بڑھے ہوئے تھے مختار پاشاہ کا ارض روم
کے دروازہ تک تعاقب کیا اور چوتھی نومبر کو اون
بلندیون پر جو کہ شہر کے شمال اور غرب مین واقع ہین قابض
ہو گئے - شہر کے مشرقی اور جنوبی اطراف مین آٹھ یا سات
میل تک برابر دلدل واقع ہے جس کی وجہ سے شہر کا پورے
طور سے محصور ہو جانا غیر ممکن تھا - پس روسیون کو بجز
اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ شہر پر متواتر حملہ کرتے رہین
ان حملون کو مختار پاشا ستائیس دسمبر تک نہایت کامیابی

کے ساتھ رد کرتے رہتے لیکن اس کے بعد وہ قسطنطینہ مین طلب کرلیے گئے - فی الحقیقت ارض روم اور باطوم کبھی فتح نہین ہوئے اور جب اکیس جنوری آیندہ کو مہلت جنگ کے معاہدہ پر دستخط ہوئے اوسوقت یہہ دونون شہر سلطان ہی کے قبضہ مین تھے - اگر روسی اور ترکون کی باہمی نزاع کا فیصلہ ایشیائے کوچک کی نتیجہ جنگ پر چھوڑ دیا جاتا توجو سوالات کانگرس برلن مین پیش ہوئے اونکا فیصلہ موجودہ فیصلہ سے بالکل مختلف ہوتا -

اب ہم دوبارہ کوہ بلقان کیطرف متوجہ ہوکر لڑائی کے اس مختصر بیان کو ختم کیے دیتے ہین سترہوین ستمبر کو سلیمان پاشا نے روسیون کو دُرہ شپکا سے نکال دینے کی ایک مرتبہ اور کوشش کی - لیکن مخالفین کے مورچے بیحد مضبوط تھے اسلئے یہہ کوشش کارگر نہ ہوئی -

پلونا کی فتح کے بعد دنیا مین ہر ایک شخص جو امن کا طرفدار تھا یہہ سمجھتا تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ یورپ کی سلطنتین بیچ مین پڑکر اس خونریز لڑائی کا خاتمہ کرا دین تمام انکھین انگلستان کی طرف لگی ہوئی تھین - کہ دیکھیے وہ کیا کارروائی کرتا ہے - لیکن لارڈ بیکنس فیلڈ

ابہی تک ہاتھہ پر ہاتھہ رکہے بیٹھے تھے اور انگریزی بیڑا
اپنی جگہہ پر لنگر ڈالے ہوئے کھڑا تہا - اسمین کچہہ شک
نہین کہ اگر اسوقت کسی مداخلت سے مناسب شرائط پر صلح
ہوجاتی تو زار روس اوسکو غنیمت سمجہکر بخوشی خاطر منظور کرلیتا
کیونکہ اوسکی فوج سخت صدمے اوٹہا چکی تہی اور اوسکی مالی
حالت نہایت ابتر ہوگئی تہی علاوہ اس کے جاڑہ کا موسم
سر پر آگیا تہا جو لڑائی کی مصیبتون کو دوبالا کردیتا ہے -
سلطان کی طرفسے اسوقت تک صلح کے متعلق کوئی تحریک
نہین ہوئی تہی اور بظاہر یہی معلوم ہوتا تہا کہ اگر کوئی دوستانہ
مداخلت نہ ہوئی تو سلطنت عثمانیہ اخیر دم تک لڑے گی روسیون
کی فوجون کا تمام جاڑے کے موسم مین اپنی جگہہ پر قایم رہنا
محض ناممکن تہا اور اوس موسم مین اونکا کوہ بلقان
کو عبور کرنا بہی سخت دشواریون سے خالی نہ تہا - پس زار کو
بجز اس کے کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اپنی فوجون کو باسفورس کے
کنارون تک بڑہجانے کا حکم دے - اس حکم کے مطابق
جنرل گورکو آگے بڑہا اور ایک ہفتہ کی سخت لڑائی کے بعد
کوہ بلقان کو طے کرکے تیسری جنوری ۱۸۷۸ع کو صوفیا پر قابض
ہوگیا - نوین جنوری کو درہ شپکا کی اخیر لڑائی مین بتیس ہزار
ترکی سپاہیون نے اپنے آپ کو روسیون کے حوالہ کردیا

اور بندرہوین تاریخ روسی فوج فلپو پولس مین داخل ہوگئی
اس فتح مند فوج کو روکنے کے لئے جو برابر بڑہتی چلی آتی تھی
ایک اور دلیرانہ حملہ کیا گیا اور اوسکے بعد جنوری کے آخر مین
مہلت جنگ کے متعلق ایک معاہدہ ہوگیا۔
ایک مہینے تک صلح کے متعلق گفتگو جاری رہی۔ تیسری مارچ
کو سین اسٹیفنو کا مشہور معاہدہ مکمل ہوا جسپر ایک سرسری
نظر ڈالکر ہم اس فصل کو ختم کرتے ہین۔

اس معاہدہ مین سب سے پہلے یہہ شرط تھی کہ منٹینگرو
سرویا۔ اور رومنیا۔ کے صوبہ بالکل خودمختار رہین گے اور
بلگیریا ایک جداگانہ باج گذار صوبہ قرار دیا جائیگا جسکے عملی
حاکم سلطان سمجھے جائینگے لیکن اونکو راست حکومت سے
کوئی تعلق نہوگا۔ اس صوبہ کے حدود دریائی ڈینوب
سے لیکر کوہ بلقان کے دونون طرف ایجنسی تک
متصور ہون گے اور اوسکا ابتدائی انتظام دس سال تک
اون کمشنرون کے ہاتہہ مین رہیگا۔ جو زار روس کی طرف سے
مقرر ہون گے۔ اس عرصہ مین روسی فوج وہان مقیم رہیگی
بوسینا۔ اور ہرزی گونیا کے متعلق جو اصلاحات کانفرنس
قسطنطنیہ مین پیش ہوکر نامنظور ہوچکی وہ سلطنت ہائے روس
اور آسٹریا کے اہتمام سے جاری کی جائین گی۔ ایپرس

تہلی اور یورپین ترکی کے دوسرے حصون کا انتظام جنکی نسبت
کوئی خاص شرط نہین ہوئی ہے ایک کمیشن کے سپرد ہوگا اور یہہ
کمیشن جو اصلاحات تجویز کریگا اونکی رپورٹ پہلے باب عالی مین
پیش ہوگی اور باب عالی اونکو سلطنت روس کے مشورہ اور
صلاح کے بعد جاری کردیگا۔ دوسری شرایط یہہ ہین کہ سلطنت
عثمانیہ چودہ کرور دس لاکہہ پونڈ* سلطنت روس کو بطور حرجۂ جنگ
ادا کریگی منجملہ اسکے تین کرور دس لاکہہ پونڈ نقد اور باقی کے
معاوضہ مین ایشائی کوچک کا ایک بڑا حصہ جسمین اردہان
باطوم۔ بزازت وغیرہ شامل ہین سنگنلو تک دیا جائیگا۔
بس اریبیا کا وہ حصہ جو جنگ کریمیا مین روسیون سے لے لیا گیا
تہا انکو واپس دیا جائے۔ باسفورس اور ڈارڈنیلس۔ بحر اسود
کے روسی بندر کاہون سے تجارت کے لئے ہمیشہ کہلے رہین
معاہدہ کی اخیر دفعات مین روسی فوج کو رفتہ رفتہ عثمانی
ملک سے ہٹا لینے کی نسبت وعدہ کیا گیا تہا۔
اس معاہدہ کے شایع ہونے کے بعد اسکی نسبت جو کچہہ اہل یورپ
کے خیالات تہے اون سے صاف ظاہر ہوتا تہا کہ ان شرایط کی تعمیل

* فی الحال ایک پونڈ انگریزی پندرہ روپئے کلدار کے برابر ہے اس
حساب سے جملہ خرچہ جنگ دو ارب گیارہ کرور پچاس لاکہہ
روپیہ ہوتا ہے۔ مسعود علی۔ مترجم۔

نہایت مشکل ہے۔ انگلستان مین اس معاہدہ کی وجہ سے جو جوش پیدا
ہو گیا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ شاید یورپ مین عرصہ دراز تک
امن قایم نہ رہ سکے۔ انگلستان کے دو تہائی آدمیون نے اس معاہدہ
کی نسبت سخت حقارت اور ناراضی ظاہر کی۔
گورنمنٹ انگلستان کا یہہ خیال معلوم ہونیکے بعد کہ وہ اس معاملہ مین
دست اندازی کرنا چاہتی ہے عام لوگونکا جوش بیحد بڑہ گیا پارلیمنٹ
مین گورنمنٹ کا مخالف فریق بہی ایک لفظ روسیون کی طرفداری
مین نہ کہہ سکا۔ یورپ کے دوسرے دار الخلافتون مین بہی اسی قسم کے
خیالات عام طور سے پہیلے ہوے تہے جس نے زار پر یہہ امر بخوبی
ثابت کر دیا کہ اگرچہ وہ اپنے مفتوح دشمنون کے ساتہہ خاطرخواہ بے
انصافی کر سکتا ہی لیکن کسی ایسے طریقہ کا اختیار کرنا جو تمام سلطنت
ہائے یورپ سکے خلاف ہو نہایت مشکل ہی۔ چنانچہ زار روس کو
فوراً یہہ اطلاع دی گئی کہ ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے معاہدات مین بغیر
شرکاء معاہدہ کی صلاح اور مشورہ سکے کوئی تبدیلی نہین ہو سکتی
اس خیال سے کہ شاید سلطنت روس فتح مندی کے نشہ مین
یورپ کی اس دہمکی کو خاطر مین نہ لائے انگلستان نے اپنی ذاتی
مصالح پر نظر کر کے فوراً کارروائی شروع کر دی اور لارڈ بیکنسفیلڈ
نے انگلستان کے بیڑے کو یہہ حکم دیا کہ وہ قسطنطنیہ کے منارون
کے سامنے جا کر لنگر کرے لارڈ بیکنسفیلڈ کی تمام کارروائیون

مین یہہ کارروائی سب سے زیادہ مشہور اور قابل قدر ہے۔

ایک طویل مراسلت کے بعد زار روس کو معلوم ہو گیا کہ سین استفنو کا معاہدہ محض ایک ابتدائی تہا۔ مئی ۱۸۷۸ع مین یہہ قرار پایا کہ آیندہ جون مین بمقام برلن ایک کانگرس منعقد ہو اور اوسمین تمام سلطنتون کے سفیر بلائے جائین۔

اس کانگرس مین جو کچھہ کارروائی ہوئی اوسکا ذکر دوسری فصل مین کیا جائیگا۔

# فصل دوم

## برلن کی کانگرس

برلن کی کانگرس سلطنت روس کی کیفیت مثل اوس خونخوار وحشی جانور کے تہی جسکے منہہ سے کوئی عمدہ شکار نکل جاتا ہے ایسی حالت مین روسی فوج نکا معاہدات صلح کی خلاف ورزی کرنا کسی طور سے حیرت انگیز نہین ہوسکتا۔ اس عارضی صلح کو قایم رکہنے کے لئے یورپ کی متفقہ سلطنتون کو بار بار دولت روس پر زور ڈالنے کی ضرورت واقع ہوتی تہی۔ ہم لارڈ بیکنسفیلڈ کی کارروائی پر سخت اعتراض کرچکے ہین اور پہر اس مقام پر اوسکا اعادہ کرتے ہین۔ کیونکہ کوئی شخص جو اسوقت کے حالات سے واقف ہے اسمین ذرا بہی شک نہین کرسکتا کہ اگر سلطان عبد الحمید خان کی تخت نشینی کے وقت لارڈ بیکنسفیلڈ کی گورنمنٹ پامراسٹون کے استقلال کا ایک شمہ بہی ظاہر کرتی تو یہہ تمام کشت وخون نہ ہونے پاتا اور سلطنت عثمانیہ کے

*: پامراسٹون بوقت جنگ کریمیا جو کہ ۱۸۵۴ء مین روسیون اور ترکون مین ہوئی انگلستان کے وزیر اعظم تہے۔

عیسائی صوبون مین نہایت آسانی کے ساتھہ سیلف گورمنٹ قایم ہوجاتی۔ اور وہ خطرات اور دقتین جو اسوقت (بوقت تالیف کتاب) یورپ کے جنوبی اور مشرقی حصہ مین درپیش ہین ہرگز پیش نہ آتین۔ لیکن وزیر مذکور کی حکمت عملی پر رائے دیتے وقت ہمکو انصاف سے درگذر نکرنا چاہیے۔ اگرچہ میرا یہہ خیال ہی کہ لارڈ بیکنسفیلڈ کی کم ہمتی کی وجہ سے حسب دلخواہ حالت نہ پیدا ہوئی۔ لیکن جو کچھہ ہوا وہ بہت غنیمت تہا۔ روسی فوجونکا قسطنطنیہ تک پہونچنی اور سالہا سال کی کوششون مین ناکامیاب رہنے کا سب سے بڑا سبب یہی تہا کہ اوسوقت سلطنت عثمانیہ کا دارالخلافت انگریزی بیڑے کے توپون کی حفاظت مین تہا جسکے لئے ہمکو لارڈ بیکنسفیلڈ کا بہت زیادہ مشکور ہونا چاہیے۔ اگرچہ وزیر انگلستان شروع مین خاموش بیٹھا رہا لیکن آخرکار اوسکو دست اندازی کرنی پڑی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سن اسٹفنو کا معاہدہ برلن کے معاہدہ سے تبدیل ہوگیا۔

۱۷ جون ۱۸۷۸ء کو برلن مین تمام سلاطین یورپ کے سفیر جمع ہوے اور اون صوبون کی حالت پر بحث شروع ہوئی جو براے نام اس لڑائی کے سبب قرار دیئے گئے تہے۔

جس طور سے انگریزی حکومت ہندوستان کے باشندون کے باہمی مذہبی اور تمدنی اختلاف کی وجہ سے مفید خیال کیجاتی ہے اسیطور سے ان صوبون مین مسلمان۔ عیسائی۔ سلیو۔ ترک اور یونانیون کا باہمی

نفاق عثمانی حکومت کے استحکام کا باعث تہا۔ اس امر سے سلطنت
روس بہی بخوبی واقف تہی لیکن سالہا سال سے اوسکی یہہ کوشش
برابر جاری ہے کہ سلطنت ہائے یورپ کی انکہون مین خاک ڈالکر
یہہ ثابت کر دیا جائے کہ یہہ صوبے باہمی اخلاص اور اتفاق کے اعلے
نمونے ہین۔ اسوقت تک یورپ کے مدبران ملک نے یورپ
مین عثمانی حکومت کا قایم رہنا محض اس بنا پر گوارا کیا ہے کہ
ان ممالک مین اس قسم کی حکومت کے سوائے کسی دوسری حکومت
کا قایم رہنا نہایت مشکل ہے۔ انگلستان کا فرقہ رڈیکل بہی (جو تمام
پولٹیکل فرقون مین سب سے زیادہ ازادی پسند ہے) ہندوستان
کی حکومت کو محض اس وجہ سے جایز سمجہتا ہے کہ اگر ہندوستان سے
انگریزی حکومت اوٹہالی جائیگی تو ہندوستان کو بجائے کسی قسم کے
فائدہ پہونچنے کے سخت مضرت کا اندیشہ ہے۔ اگر یہہ امر اہل یورپ
کے اطمینان کے موافق ثابت ہو جائے کہ سلطان کی عیسائی رعایا
بغیر کسی اعلے حاکم کی قوی دست اندازی کے باہم اتفاق کے ساتہہ
رہ سکتی ہے تو یورپ مین اہل اسلام کی حکومت کو جایز رکہنے کا
ایک قوی سبب مفقود ہو جاتا ہے آغاز جنگ سے چند سال قبل
روسیون کی سخت ترغیب اور فتنہ انگیزی سے سلطان کی رعایا مین
جو فتنہ و فساد ہوا وہ اہل اسلام اور عیسائیون مین نہ تہا بلکہ سلیو اور
یونانیون مین ہوا تہا جسکو کانگرس مین لارڈ سیلسبری نے

مفصلہ ذیل الفاظ مین بیان کیا تہا -

"سلیوو نے جو پہلے یونانی اعلے قسیس کے تابع تہے ایک نیا مذہبی طریقہ اختیار کیا - اس تبدیلی سے سلیو اور یونانیون مین مختلف جہگڑے اور فساد برپا ہو گئے اور ایک فرقہ کے مذہب - مدرسون اور عبادت خانون کو دوسرے فرقہ کے ہاتہہ سے سخت نقصان پہونچا -"

بوقت انعقاد کانگرس برلن واقعات کی آگاہی اور اوس عام دلچسپی کی وجہ سے جو لوگون کو جنوبی اور مشرقی یورپ کے معاملات کے ساتہہ پیدا ہو گئی تہی سلطنت روس اون مشکلون اور دقتون کو ہرگز نہین چہپا سکتی تہی جنکا جدید انتظام مین پیش آنا لازمی تہا لہذا سلطنت روس کے سفیرون نے بجائے لارڈ سیلسبری کو راست جواب دینے کے یہہ بیان کیا "کہ اونکے شہنشاہ کا اصلی مقصد یہہ ہے کہ باب عالی کی عیسائی رعایا بالکل خودمختار کردیجائے اور اس امر کا کافی اطمینان دلا دیا جائے کہ اون کے اس آزادی مین کوئی چیز خلل انداز نہو گی - اور جہان تک ممکن ہو بغیر تغیر حدود ممالک سلطنت عثمانیہ کے یورپی حصہ مین جو ہمیشہ قابل افسوس مصیبتون مین گرفتار رہا ہے امن اور آسایش قایم ہو جائے -

حدود ملک مین حتی الامکان تغیر اور تبدیلی نہ ہونے کی نسبت جو خواہش ظاہر کی گئی ہے دراصل وہ وقت تک نیک نیتی پر مبنی سمجہی جا سکتی تہی

جب ترکون سے سین اسٹفنو کا معاہدہ بجبر نہ حاصل کیا جاتا جو اس گفتگو کے وقت بہی پرنس کارچکاف کے جیب مین موجود تہا۔

انگلستان مین اس کانگرس کے جو فرایض منصبی اور مقاصد سمجھے جاتے تہے اونکو لارڈ سیلسبری نے اس طور سے بیان کیا۔ "گرچہ اسوقت سلطنت عثمانیہ کو دوبارہ قایم کرنا ہمارے پیش نظر ہے لیکن وہ مثل سابق کے خود مختار نہین رہ سکتی کیونکہ اس لڑائی کے نتایج کو بالکل کالعدم کر دینا محض ناممکن ہے ہمارا مقصد صرف یہہ ہے کہ اوسکو اسقدر اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے جنگی۔ پولیٹیکل اور تجارتی حقوق کی جو اوسکو اسوقت پورے طور سے حاصل ہین حفاظت کر سکے" جو کچہہ بیان کیا گیا اوسکا مقصد میرے خیال کے موافق یہی ہے کہ سین اسٹفنو کا معاہدہ چاک کر ڈالا جائے۔

ان مفید مقاصد کے بیان کرنے کے بعد کانگرس کے پریسیڈنٹ پرنس بسمارک نے جو فضول مباحث کو چہوڑ کر فوراً اصل مقصد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین یہہ بیان کیا کہ "سب سے پہلے جس امر کا فیصلہ ہونا چاہئے وہ یہہ ہے کہ بلگیریا کے حدود اور اوسکا انتظام کسطرح سے قایم کیا جائے میرے خیال کے موافق اسکا سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ پہلے معاہدہ سین اسٹفنو کی اون شرایط سے بحث کیجائے جو بلگیریا کے آیندہ انتظام کے متعلق قرار پائی ہین" یہہ تجویز بہی مثل اور دوسری تجویزون کے

منظور ہوئی اور چند روز تک کانگرس مین روسی اور انگریزی
سفیرون مین یہی بحث ہوتی رہی کہ بلگیریا کا کسقدر حصہ سلطان
کی راست حکومت مین رکہا جائے اور کسقدر آزاد کر دیا جائے
بہرحال ایک طویل بحث کے بعد یہہ فیصلہ ہوا کہ آزاد بلگیریا کی
جنوبی حد کوہ بلقان قرار دیجائے ۔

بعد کے واقعات نے یہہ امر بخوبی ثابت کردیا کہ اسوقت
سلطنت روس نے اہل یورپ کے دباؤ سے جو کچھہ منظور کرلیا تہا
وہ محض نمایشی تہا کیونکہ اوسوقت سے ابتک روسی اپنے طرزعمل سے
برابر ثابت کرتے رہے ہین کہ جو معاہدہ بمقام برلن ہوا تہا اوسکو
وہ کسی طور سے مختتم اور قطعی نہین سمجھتے ہین ۔ اس کتاب کی تالیف
کے زمانہ مین بہی یورپ کے مشرقی حصہ سے برابر اندیشہ ناک
خبرین چلی آتی تہین جن سے ثابت ہوتا تہا کہ اس جدید صوبہ مین
روسی ایجنٹ اپنے کام سے غافل نہین ہین ۔ اس امر کا بیان
کردینا بہی قرین انصاف ہے کہ سلطنت روس نے بوقت
منظوری شرائط ضمناً اس بات سے مطلع کردیا تہا کہ وہ کانگرس
کے اس فیصلہ پر رضامند نہین ہے جس سے اوسکے آیندہ ارادونکا
حال بخوبی معلوم ہوسکتا تہا ۔ ۱۰ جون کو پرنس گارس چیکاف
نے جو کہ چند روز تک ناسازی طبیعت کی وجہ سے کانگرس مین
نہ شریک ہوسکا تہا مصالحت کی غرض سے ایک مختصر تقریر کرنے کی

اجازت چاہی جو مصالحت امیز تقریر ادس لئے کی وہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

"لارڈ بیکنسفیلڈ ابتدائی جلسہ مین یہہ رائے ظاہر کر چکے ہین
کہ سلطان کو اپنے ملک مین پوری آزادی دیجائے لیکن میرے
خیال کے موافق یہہ آزادی چند انتظامی اور پولیٹکل شرایط کے ساتھہ
محدود ہونی چاہئے جسکے بغیر کسی طور سے کامیابی کی امید نہین
ہوسکتی اور انتظامی لحاظ سے یہہ امر نہایت ضروری ہے کہ جس
صوبے کے باشندے اس کانگرس مین خودمختار نہ کئے جائین
اون کے جان ومال کی حفاظت کا پورا اطمینان کر دیا جائے مگر یہہ
انتظام محض کاغذی نہو جو مثل پہلے انتظامات کے بلا تعمیل
رہجائے اور عام بدنظمی اور جابرانہ مطالبات کو نہ روک سکے
بلکہ یورپ کی متفقہ سلطنتون کے طرف سے یہہ انتظام اسطرح
کیا جائے کہ اون صوبہ جات کے باشندون کو اس بات کا پورا
یقین ہو جائے کہ جو کچھہ انتظام کیا گیا ہے اوسکی پوری تعمیل ہوگی
پولیٹکل لحاظ سے یہہ امر نہایت اہم ہے کہ قسطنطنیہ مین کسی خاص
ایک قوم مثلاً انگریزون فرانسیسون یا روسیون کا زیادہ تر
زور اور رسوخ نہ ہونے پائے جیسا کہ اسوقت تک ہوتا رہا ہے
بلکہ بجائے متبدل اور مضرت رسان رقابت کے یورپ کی
بڑی بڑی سلطنتین متفق ہو کر ایسی کوششین کرین جس سے
باب عالی کی بہت سی غلط فہمیان اور نقایص دور ہو جائین"

اسکے بعد پرنس گارچکاف نے یہہ بیان کیا کہ سلطنت
روس نے جو فتوحات بے انتہا جان فشانی اور عرق ریزی سے
حاصل کی ہین وہ کانگرس مین اس غرض سے پیش کیجاتی ہین کہ
کانگرس اونکو مفید اصلاحات مین تبدیل کردے۔ کانگرس کے
دو گذشتہ جلسون مین میرے دو ساتھیون نے قیام امن کی غرض
سے جو رعایتین کی ہین وہ بہت زیادہ ہین۔ اور جو کچھہ میرے ساتھیون
نے بیان کیا ہے وہ زبانی جمع خرچ نہ تہا بلکہ اصلی اور حقیقی واقعات
ہین جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ہماری سلطنت کو بھی مثل
دوسری یورپین سلطنتون کے قیام امن کا بے انتہا خیال ہے
مجھکو کامل یقین ہے کہ کانگرس کے ممبر سلطنت روس کی ان
خواہشون کی پوری قدر کرتے ہین مین آپ لوگون کو یقین
دلاتا ہون کہ مین اور میرے ساتھی ہمیشہ قیام امن کے حامی
اور مددگار رہین گے۔ ان تمام وجوہات پر نظر کر کے مین ہرگز
یہہ نہین خیال کر سکتا کہ یورپ کی کوئی سلطنت اسپنے لئے کسی
ایسے امر کی طلبگار ہوگی جسکا منظور کرنا ہمارے شہنشاہ اور اوسکی
بڑی قوم کے لئے جس کی طرف سے مین سفیر ہون مشکل ہو اور
جسکے باعث سے قیام امن کے بیش بہا اور قابل قدر نتایج ظہور
پذیر نہو سکین مجھکو یہہ بھی امید ہے کہ اس کانگرس مین کوئی ایسی
کارروائی عمل مین نہ آئیگی جسکو ہمارے ہمعصر یا آیندہ مورخ بنخت

یا جابرانہ خیال کرین گے۔

دو دن بعد یعنی اٹھائیس جون کو وہ پیچیدہ مشرقی مسئلہ پیش ہوا جسمین اسٹر ڈ ہنگری کو ایک بڑے درجہ تک دلچسپی تہی کونٹ انڈرسی سفیر دولت اسٹر ڈ ہنگری نے جس خوبی سے بوسنیا اور ہرزی گوبنیا کے مسئلہ کو پیش کیا وہ بغیر انہین کے الفاظ کے نہین ادا ہو سکتا لہذا ہم اوسکو ذیل مین درج کرتے ہین۔

"ان صوبون مین مسلمان متعصب عیسائی اور کیتھلک آباد ہین جو ایک دوسرے کے سخت مخالف ہین یہہ لوگ مختلف اضلاع مین نہین رہتے ہین بلکہ ایک ہی شہر گانون اور محلون مین ملے ہوے رہتے ہین بالفرض محال اگر سین اسٹفنو کا معاہدہ اس کانگرس مین قایم رکہا جائے تو باب عالی کو ان صوبون کی آزاد گورنمنٹ مین مختلف سواد کو باہم ملانا پڑیگا اور جو رعایا اسوقت اسٹر ڈ ہنگری اور مانٹینگرو مین پناہ گزین ہے اوسکو نہ صرف دوبارہ بلاکر آباد کرنا ہوگا بلکہ اون کے خورو نوش تقاوی اور تعمیر مکانات کا پورا انتظام کرنا پڑیگا تاکہ وہ لوگ دوبارہ اپنا کاروبار شروع کر سکین۔ اسکے علاوہ باب عالی کو تقسیم اراضی کا وہ پیچیدہ مسئلہ بہی حل کرنا پڑیگا جسکی وجہ سے ان صوبون مین وقتاً فوقتاً مختلف ہنگامے برپا ہوتے رہتے ہین اور جو اسوقت مذہبی تعصب اور

تمدنی رقابت کیوجہ سے اور زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے اس مسئلہ
کو کسی ایسے ملک مین حل کرنا جہان زمیندار و نکا قلیل التعداد فرقہ
مسلمان ہو اور کثیر التعداد کاشتکار عیسائی ہون صرف ایک مضبوط
اور غیر متعصب گورنمنٹ کا کام ہے ۔ مزید برآن ان تمام انتظامات
کے لئے کثیر خرچ درکار ہے جو اسوقت باب عالی کی طاقت سے
باہر ہے کیونکہ معاہدہ سین اسٹفنو کے دفعہ ۱۴ مین یہہ امر قرار
پاچکا ہے کہ باب عالی اپنی رعایا سے بقایا ٹکس نہ وصول کریگا اور
موجودہ مالگذاری بہی آیندہ دس سال تک نہ وصول کیجائیگی سلطنت
عثمانیہ کو بلا کسی الزام دینے اور اوسکی نیک نیتی کو مشتبہ کرنے
کے یہہ کہنا کچہہ بیجا نہوگا کہ وہ ہرگز اس کام کو انجام نہین
دے سکتی ۔ امن کی حالت مین بہی اسکا سرانجام مشکل تہا لیکن
ایسی حالت مین کہ ابہی تک لڑائی ختم نہین ہوئی ہے اور اون
اضلاع کو جنہین مسلمان آباد ہین سرویا اور مانٹینگرو کی حکومت
مین دئے جانے کی وجہ سے تعصب اور جوش بڑہا ہوا ہے یہہ امر
بالکل اوسکے امکان سے خارج ہے پس اسوقت اگر ان صوبون مین
خودمختار گورنمنٹ قایم کی گئی تو بجائے قیام امن کے اور نہ یادہ
دقتین پیش آئین گی ۔

جس خوبی سے ۔ کونٹ اندرسی نے روس کی بدنیتی اور روسی
تجاویز کا ناقابل تعمیل ہونا ثابت کیا اوس سے زیادہ عمدگی سے

شاید خود سلطان کے سفیر بہی ثابت نہین کرسکتے تہے۔ بظاہر سلطنت
روس کے سفیر بہی ان دلائل کو مان گئے کیونکہ انہون نے بلا تامل
اپنی تجویزون سے دست بردار ہونا منظور کر لیا۔ اگرچہ کونٹ اندرسی
نے نہایت معقول طریقہ سے روس کی تجاویز کو رد کر دیا لیکن اوسکے
مقابلہ مین خود کوئی دوسری تجاویز پیش نہین کین اور اپنی تقریر کو
اس مسلمہ مسئلہ پر کہ "ان صوبون مین قیام امن نہایت ضروری ہے"
ختم کر دیا۔ جو لوگ کہ سیاست المدن کے پیچ در پیچ راستون سے ناواقف
ہین اون کے سادہ خیال کے موافق اس موقع پر کانگرس کے صدر
انجمن کا فرض تہا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کے سفیرون کو اس کے اظہار
کا موقع دیتے کہ آیا اونکی گورنمنٹ ان تمام مشکلات کا جو اسوقت
بیان ہوئی ہین مقابلہ کر سکتی ہے یا نہین۔ لیکن کونٹ اندرسی کی
تقریر کے ختم ہوتے ہی یہہ بات صاف طور سے ظاہر ہوگئی کہ کانگرس
کی کارروائی کا بڑا حصہ باہمی طور سے اجلاس کے باہر طے ہوجاتا ہے
اگرچہ کونٹ اندرسی شرم کیوجہ سے اپنی قوم کی اغراض خود پیش
کر سکے لیکن اونکو کسی کی مہربانی پر پورا اطمینان تہا جو اس کام
کو اون کے طرف سے نہایت خوبی کے ساتہہ انجام دیسکتا ہے
چنانچہ اسکے بعد لارڈ سلسبری اوٹہے اور یہہ فرض کرکے کہ روس
کی تجاویز متعلقہ آزادی صوبجات کانگرس کی بحث سے خارج
ہوگئی ہین اور باب عالی کسی طور سے ان صوبون کا انتظام نہین

نہین کرسکتا اور اگر کر بہی سکتا ہے تو اون سے کسی قسم کا فائدہ
نہین اوٹہا سکتا۔ یہہ بیان کیا کہ بوسنیا اور ہرزی گونیا سے باب عالی
کو کوئی مالی اور ملکی فائدہ نہین ہے۔ قسطنطنیہ کی کانگرس مین یہہ بات
ثابت ہو چکی ہے کہ ان صوبون کی آمدنی اون کے اخراجات
کے لئے کافی نہین ہے اور اونکے تحفظ مین باب عالی کو ایک کثیر رقم
صرف کرنی پڑیگی علاوہ ازاین یہہ صوبے لڑائی کے وقت بہی کارآمد
نہین ثابت ہو سکتے۔ پس باب عالی کی اعلی درجہ کی دانشمندی یہی ہے
کہ وہ اس کام کو جو اسکی طاقت سے باہر ہے اپنے ذمہ نہ لے اور کسی ایسی
سلطنت کے سپرد کر دے جو اس کام کو بخوبی انجام دیسکے۔ اس کی وجہ
سے سلطنت عثمانیہ کے بہت سے خطرات اور اندیشے رفع ہو جائینگے
بناءً علیہ گورنمنٹ انگلستان سلطنت ہائے متفقہ کے سامنے یہہ تجویز پیش
کرتی ہے کہ بوسینا اور ہرزی گونیا کا انتظام حکومت اسٹریا ہنگری
کے سپرد کر دیا جائے۔

مدبران ملک کی یہہ اعلے متانت قابل ملاحظہ ہے کہ اس تجویز
کو سنکر کونٹ انڈرسی کے خشک منہہ پر ہنسی تک نہ آئی۔!

لارڈ بیکنسفیلڈ نے جو ہنسی کے ضبط کرنے مین کسی باشندہ اسٹریا
سے کم نہ تہے اور جنکو نقالی مین بہی خاص دلچسپی تہی اپنے وزیر خارجہ
کے بعد کہڑے ہوکر اس امر مین اونکی تائید کی کہ باب عالی ان دونون
صوبون مین کسی طرح سے امن قایم نہین رکہہ سکتا اور اون سے بچائے

کسی فائدہ کے باب عالی کا سراسر نقصان ہی پس میری رائے مین (شاید اسقدر بد مذاق بات انہون نے ایسا خشک منہہ بنا کر کبھی نہ کہی ہو گی) اسوقت بجز اسٹریا کے کوئی ایسی سلطنت نہین ہے جو ان صوبون پر قابض ہو کر قیام امن کی اہم ذمہ داریون کو برداشت کر سکے اور باب عالی کو یورپ کے ملکی معاملات مین دقیع اور زور دار کر دے"۔

پرنس کارسچکاف کے بعد جنہون نے قیام امن کے متعلق چند معمولی باتین بیان کی تہین سلطان کے سفیر اوٹھے اور انگریزون کی پیش کردہ تجاویز سے اختلاف کر کے یہہ بیان کیا کہ باب عالی کو پورا یقین ہے کہ وہ فوراً ان صوبون مین امن کر دیگا اور وہ وعدہ کرتا ہی کہ یہہ کام بہت جلد ان صوبون مین اعلی کمشنر بہیجکر شروع کر دیا جائیگا۔ یہہ کمشنر وہان پہونچتے ہی پولیس قایم کرین گے اور ان لوگون کے لئے جو اپنا وطن چہوڑ کر بہاگ گئے تہے خورد و نوش پوشاک کا انتظام اوسوقت تک کے لئے کر دیا جائیگا کہ وہ لوگ دوبارہ کاروبار زراعت شروع کر سکین۔

باب عالی کے سفیرون نے انگریزون کے اس اعتراض کا کہ تین سال سے سلطنت عثمانیہ ان صوبون مین کیون نہ امن قایم کر سکی یہہ جواب دیا کہ تقریباً تین سال سے باب عالی قرب و جوار کے صوبون کے جہگڑون اور ایک سال سے ایک بڑی لڑائی

ہین مصروف ہے لیکن با این ہمہ اوسکی حکومت بوسینیا اور ہرزی گوینا ہین اوسیطرح قایم ہے۔ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ صلح اس خونریز لڑائی کا خاتمہ کردے اور باب عالی اطمینان کے ساتھہ اپنی تمام قوت اندرونی اصلاحات پر صرف کرسکے۔ پس ایسے وقت ہین اوسکو اس امر پر مجبور کرنا کہ وہ ان صوبون کو کسی دوسری سلطنت کے حوالے کردے سراسر بے انصافی ہی۔ یہہ بالکل صحیح ہی کہ بوسینیا سے باب عالی کو کوئی مالی فائدہ نہین ہے لیکن اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہین نکل سکتا کہ اوسکے انتظام ہین یہی دقت کسی دوسری سلطنت کو پیش نہ آئے گی۔ جو پیچیدگیان مسئلہ اراضی کی نسبت بیان کیجاتی ہین وہ صرف بوسینیا ہی تک محدود نہین ہین بلکہ یورپ کے دوسرے حصون مین بہی اسی قسم کی دقتین پیش آتی ہین لیکن اس بنا پر اونکی نسبت کبہی کوئی ایسی تجویز پیش نہین کی گئی جو اسوقت بوسینیا کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ ہمکو کانگرس سے پوری امید ہے کہ وہ اون تمام شرائط پر لحاظ رکہکر جو ہم اپنے شہنشاہ کی طرف سے منظور کرنے کے لئے آمادہ ہین حوالگی صوبجات کی تجویز کو کسی طور سے منظور نکرے گی جس سے بجائے قیام امن کے سخت دقتون کے پیش آنے کا اندیشہ ہے۔

کارتہیودوری پاشا کے بیٹہنے کے بعد پرنس بسمارک نے سفیران باب عالی کے طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کانگرس صرف اونہین صوبون مین امن قایم کرنے کے لئے نہین مقرر ہوئی جنکے انتظام کا باب عالی کو استعداد

خیال ہے بلکہ اوسکا مقصد اسوقت اور آیندہ کے لئے تمام یورپ
مین امن قایم کرنا ہے پس مین آپ لوگونکو اس امر کی طرف توجہ
دلاتا ہون کہ اگر کانگرس اس معاملہ مین کوئی مداخلت نہین کریگی
تو آپ لوگونکو معاہدہ سین اسٹفنو کی پوری تعمیل کرنی ہوگی کانگرس
کی دست اندازی کی وجہ سے آپ لوگون کو بوسینیا سے بہت بڑا اور
زیادہ تر شاداب ملک جو بحر الجزایر سے کوہ بلقان تک پہیلا ہوا ہے
ملتا ہے۔ پس میرا یہہ خیال ہے کہ باب عالی اس معاملہ مین اپنے
سفیرون کو جدید ہدایتین کریگا اور کانگرس مین اونکا انتظار کیا جائیگا۔

چوتھی جولائی کو جدید ہدایتین پہونچ گئین اور سلطان کا یہہ آخری جواب کانگرس
کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ "باب عالی نے کانگرس کی اون تمام تجاویز پر جو بوسینیا
یا ہرزیگوسنیا مین قیام امن کے متعلق پیش کیگئی ہین کامل توجہ کی باب عالی کو
کانگرس کی تجاویز پر پورا اطمینان ہی لیکن وہ اس معاملہ کو براہ راست
گورنمنٹ اوف اسٹریا سے طے کر لینے کا اقتدار خود اپنے
ہاتہہ مین رکہتا ہے۔

معاہدہ سین اسٹفنو کی دوسری شرایط بہی جلد فیصل ہوگئین اور
سرویا کی ازادی بلا اختلاف منظور کر لی گئے کارنہیو دوسری پاشا
نے اس موقع پر جو تقریر کی تہی وہ قابل بیان ہے لہذا ہم اوسکو
ذیل مین درج کرتے ہین۔

"اس موقع پر کہ کانگرس اون شرایط سے بحث کرنی والی ہی

جو آزادی کے متعلق معاہدہ سین اسٹفنو مین درج ہین کارتہیودوری بہی
اپنی رائے کے ساتہہ کچہہ مختصراً عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔ یہہ
امر مسلم ہے کل یورپ نے سرویا پر باب عالی کی حکومت یورپ کی
ضرورتون اور خاص سرویا کے فائدے کے لئے منظور کی تہی۔ باب عالی
کو جو حقوق معاہدون کے ذریعہ سے سرویا پر حاصل تہے وہ نہایت نرمی
کے ساتہہ کام مین لائے گئے ہین اور سخت سے سخت مشکلون مین بہی
اونکی خلاف ورزی نہین کی گئی۔ اسمین کچہہ شک نہین ہوسکتا کہ ان حقوق
کی وجہ سے اون تمام دقتون کا جو وقتاً فوقتاً یورپ کو پیش آتی رہتی ہین
نہایت آسانی کے ساتہہ فیصلہ ہوجاتا تہا اور باوجود ان شاہی حقوق
کے سرویا بالکل آزاد تہی ان تعلقات کی وجہ سے جو فوائد اوسکو حاصل تہے
انکو وہ خود بارہا تسلیم کرچکی ہے۔ معاہدہ سین اسٹفنو نے اس صوبہ اور
نیز دوسرے صوبون کو اپنے اصلی مرکز سے جدا کرکے ایک جدید اصول
پر قایم کردیا ہے۔ آج اگر یورپ کی کونسلون مین آزادی کا زور ہے
تو باب عالی اوسکی مخالفت نہین کرتا کیونکہ اوسکو پورا یقین ہے کہ جو
آزادی کانگرس دیگی وہ حقیقی نیک نیتی پر مبنی ہوگی اور جن ملکون کو
یہہ آزادی ملے گی وہ اون تمام حقوق اور ذمہ داریونکا پورا خیال رکہین
گے جو اسکی وجہ سے اون پر عاید ہوتی ہین کیونکہ اسوقت سے اونکی
آزادی کی پوری عزت کیجائے گی اور یورپ کے حفظ امن کی اون
ذمہ داریون مین کوئی کمی نہ واقع ہوگی جو اتبک تعلقات حاکمی و محکومی

کی وجہ سے قایم ہین ؎

سلطنت روس آزادی کی جسقدر عزت کرتی ہے اوسکا اظہار عجیب طور سے اس موقع پر ہوا۔ انگلستان اور فرانس کے سفیرون نے اس امر پر بڑا زور دیا تہا کہ ان صوبجات مین مذہبی آزادی کے لئے ایک صریح قانون بنا دیا جائے تاکہ آیندہ اس معاملہ مین کوئی دقت اور پیچیدگی نہ واقع ہو لیکن پرنس گارس چیگاف نے اون قدیم روسی خیالات کے موافق جسمین ہر قسم کی آزادی خواہ وہ تمدنی ہو یا مذہبی نفرت آمیز نگاہ سے دیکہی جاتی ہے یہہ عذر کیا کہ اسمین یہودی نہ شامل کئے جائین کیونکہ اونکی رائے مین یہودی ہی باشندگان ملک کی تباہی اور پریشانی کے اصلی باعث ہین چونکہ عام آزادی کے مسئلہ پر دوسرے سفیر بشمول سفیران سلطانی بالکل متفق تہے لہذا معاہدہ برلن مین دفعہ ۳۵ بڑہا دی گئی جسنے اس معاملہ کا قطعی فیصلہ کر دیا۔

اس کے بعد کانگرس نے یونانی حدود کے تعین کیطرف توجہ کی اور یونانی سفیر مقیم برلن کانگرس مین اظہار رائے کے لئے طلب ہوے۔ گورنمنٹ انگلستان کی یہہ خواہش تہی کہ یونان بہی باضابطہ طور پر کانگرس مین شریک کیا جائے۔ لیکن سلطنت روس فرانس اور ٹرکی نے اس خیال کے ساتہہ اتفاق نہین کیا لہذا اسکو بمجبوری چہوڑ دینا پڑا۔ اونتیس جون کو مسٹر رینجرابی سفیر

اور مسٹر ڈلیانس وزیر صیغہ خارجہ یونان نے کانگرس مین اپنی اکثر ملکی ضرورتون کو بیان کیا۔ مسٹر ڈلیانس نے کہا کہ ہماری قوم کامل آزادی کی خواہشمند ہے اور یہہ چاہتی ہے کہ کینڈیا اور وہ صوبے جو اوسکی سرحد پر واقع ہین اوسکے حوالے کر دئے جائین تاکہ امن اور قومی وجود قایم ہوسکے۔ اپنے دعوے کی تائید مین انہون نے یہہ دلیل پیش کی کہ ان صوبون مین عرصہ سے تمرد اور سرکشی کا سلسلہ برابر جاری ہے چنانچہ اسوقت بہی کینڈیا مین ہر طرف فتنہ و فساد بپا ہے۔ پس انصاف اور انسانی ہمدردی اسی کی مقتضی ہے کہ ان صوبون کی قومی خواہشین جنکو وہ بارہا ظاہر کرچکے ہین پوری کر دی جائین اور آیندہ کے لئے اون تمام تکلیفون اور تباہیون سے محفوظ کر دئے جائین جو قومی زندگی کی خواہش مین اونکو اوٹھانی پڑتی ہین۔ باشندگان یونان کے موجودہ خیالات کو خواہ وہ خاص یونان مین مقیم ہون یا اوسکے باہر اونہون نے کسیقدر تفصیل اور نہایت زور کے ساتھہ بیان کیا جنکو ہم انہین کے الفاظ مین ظاہر کرنا مناسب خیال کرتے ہین۔

"یونان کے ہزارون باشندے سلطنت عثمانیہ مین آباد ہین جنمین سے اکثر باب عالی کے ملکی اور فوجی محکمون مین اعلے خدمتون پر ممتاز ہین اور بعض تجارتی دنیا مین سربرآوردہ ہین۔ جو چیزین اہل یونان کی سرکشی کی اونکو پہونچتی ہین وہ ممکن نہین کہ اون کے دلون کو بیچین نکر دیتی ہون۔ اسکا نتیجہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ بہت سے

آدمی اپنے جان و مال کو سخت خطرون مین ڈال دیتے ہین جسکی وجہ سے
بعض وقت سخت مضر نتایج پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور سلطنت
کی حالت اندیشہ ناک ہو جاتی ہے - چونکہ ان صوبون کے باشندے
بہی آزاد یونان کے ہم مذہب ہم قوم اور ہم خیال ہین لہذا وہ اہل
یونان جو سلطنت عثمانیہ مین آباد ہین انکی ہمدردی سے بہی باز نہین
آسکتے اور نہ اونسے بے پروائی کرسکتے ہین کیونکہ یہہ بے پروائی
بہت جلد اون امیدونکا خاتمہ کردیگی جو ٹرکی کے یونانیون کو
اپنے آزاد ساتہیون سے ہین - گو یونانی گورنمنٹ اس جوش
کو نہین روک سکتی ہے اگر کبہی اوسکے روکنے کی کوشش کیجائیگی
تو اسکا نتیجہ بجز اسکے کچہہ نہین ہوسکتا کہ تمام ملک مین بغاوت اور
بدامنی پہیل جائے - خود باب عالی اس قومی جوش کو روکنے سے
معذور ہے کیونکہ اوسکی سلطنت کے حدود یونان سے اسطرح
ملے ہوے ہین کہ ایک لاکہہ فوج بہی پوشیدہ مدد کو اون تک
پہونچنے سے نہین روک سکتی "
اس تقریر کے بعد یونانی سفیر کانگرس سے رخصت
ہوے اور پندرہوین جولائی کو یونان کا معاملہ تصفیہ کے لئے
کانگرس مین پیش ہوا - مسٹر ویڈ انگٹن نے بحث شروع کی اور مفصلہ
ذیل تجویز اس غرض سے پیش کی کہ سلطنت عثمانیہ کو اہل یورپ
کے منشاء سے پوری آگاہی ہو جائے اور اہل یونان کو وہ حد بتادیجائے

جس سے آگے بڑھنے کی اوسکو کسیطور سے اجازت نہین دیجاسکتی
"کانگرس باب عالی سے یہہ خواہش کرتی ہے کہ وہ سلطنت
یونان سے حدود تھسلی اور اپیرس کا قطعی فیصلہ کرلے اور یہہ حدود
نہایت صاف طور سے متعین کردئے جائین۔ کانگرس کو پورا یقین ہے
کہ فریقین اس معاملہ کو باہمی طور سے طے کرلین گے اور اگر اسمین
کانگرس کی مدد کی ضرورت ہوگی تو کانگرس نہایت خوشی سے
مدد دیگی۔"

یہہ تجویز منظور ہوئی اور حدود کا فیصلہ دونون سلطنتون کی رائے
پر چھوڑ دیا گیا۔ ایسے موقع پر لارڈ بیکنسفیلڈ نے وہ یادگار اور مشہور
فقرہ کہا تہا جو اکثر نقل کیا جاتا ہے۔ "اس ملک (یونان) کی آیندہ
ترقی کی نسبت کسی قسم کا شک نہین ہوسکتا لیکن ہونہار سلطنتون کو
بھی ہونہار آدمیون کیطرح انتظار کرنا لازمی ہے۔" اونہون نے یہہ بھی بیان
کیا۔ "کہ مین بذات خود ہرگز یہہ صلاح نہین دیسکتا کہ تصفیہ حدود کے
متعلق کسی قسم کا زور ڈالا جائے کیونکہ میرے نزدیک سلطان جو
اسقدر سخت مصیبتین اوٹھا چکے ہین بہت زیادہ عزت اور ہمدردی
کے مستحق ہین مجھکو پوری امید ہے کہ تصفیہ حدود کے متعلق جو
مناسب تجویزین پیش کیجائینگی اونکو سلطان ضرور منظور کرلینگے"

معاہدہ سین اسٹفنو مین جو واقعات رومینیا کی خودمختاری
اور بسارابیا کی تفویض کے بابت تہین اون کے متعلق سفیران

روس اور انگلستان مین سخت بحث ہوئی - سفیران انگلستان اس امر پر
زور دیتے تہے کہ ڈینوب مین جہاز رانی کی اجازت ہونی چاہیے
جسکے متعلق ابتدائے معاہدہ مین کچہہ نہین لکہا گیا تہا - اس بحث
مین کونٹ شیووالف نے باشندگان رومینا کو اپنے ملک سکے جدید انتظام
مین اختلاف کرنے کی وجہہ سے سخت ناشکر قرار دیا - اس طول
بحث کے بعد یہہ امر قرار پایا کہ خود رومینا کے سفیر اس معاملہ
مین رائے دینے کیلئے طلب کئے جائین - چنانچہ مسٹر کوگلسیی آنو
کانگرس مین طلب کئے گئے جنہون نے یہہ بیان کیا " کہ ہم نہ صرف
اپنے مقبوضہ ممالک مین سے کسی حصہ کے چہوڑ دینے پر معترض
ہین بلکہ ہماری خواہش ہے کہ ہمکو وہ جزایر بہی دلا دیئے جائین
جو ڈینوب کے دہانہ پر واقع ہین - اون کے چلے جانے کے
بعد بہی بحث جاری رہی - پرنس کارسچکاف اور کونٹ شیووالف
نے " تفویض بس اربیا کی درخواست مین کسی قسم کی ترمیم
یا تبدیلی کرنے سے قطعی انکار کیا چونکہ اونکا بادشاہ اس موقعہ
پر " فریق قابض " تہا لہذا اونکی یہہ درخواست منظور کرنی پڑی
اور اوسکے معاوضہ مین رومینا کو ایک جزیرہ جسکے وہ بہت
خواہشمند تہے - اور دوسرے ملک کا ایک جدید حصہ دیا گیا -
ماٹینگرو کی آزادی بلا کسی بحث کے منظور کر لی گئی اور
ڈینوب مین جہاز رانی کا مسئلہ جو تفویض بس اربیا کی وجہہ سے

اون تمام سلطنتون کے لئے جو دریاے ڈینوب پر واقع ہین نہایت
اہم ہوگیا تہا دوبارہ پیش ہوا - کونٹ انڈرسی نے مفصلۂ ذیل
چار تجویزین پیش کین جو بطور بنا ر تصفیہ منظور ہوئین -
۱- ڈینوب مین دروازۂ آہنی تک عام جہاز رانی کی
اجازت دیجاے -
۲- یورپین کمیشن مستقل طور سے مقرر کیا جاے -
۳- اس کمیشن مین رومینیا شریک رہے -
۴- دروازۂ آہنی پر صرف آسٹروہنگری کو تعمیر کی
اجازت دیجاے -
اسکے بعد کانگرس مین معاہدہ سین اسٹفنو کی اون دفعات کے
متعلق بحث شروع ہوی جنمین بطور خرچہ جنگ نقد روپیہ اور
ملک کا ایک حصہ روسیون کو دینا تجویز ہوا تہا جس ملک کا دینا تجویز
ہوا تہا اوس کے حدود بیان کئے گئے اور زر نقد کی نسبت کاتہیو
دوری پاشا نے کانگرس کو مخاطب کرکے یہہ کہا کہ لڑائی مین جتنا ملک
روسیون کے قبضہ مین آگیا ہے وہ خود اوسکے خرچہ جنگ کا کافی
معاوضہ ہے اس لڑائی مین جو بیشمار اخراجات سلطنت عثمانیہ
پر پڑے ہین اون پر نظر کرکے ہرگز یہہ امید نہین ہوسکتی کہ
وہ اسقدر کثیر رقم ادا کرسکے گی اگر بالفرض یہہ رقم کسی طور سے
ادا بھی کردیگئی تو اوسکی ادائی کے بعد سلطنت عثمانیہ ہرگز اس

قابل نہین رہ سکتی کہ اون اندرونی اصلاحات کو جنہین سلطان بھی مثل دوسرے سلاطین یورپ کے اپنے ملک کے لئے نہایت ضروری سمجھتے ہین جاری کر سکے - پس اگر یورپ کی سلطنتون نے علاوہ ملک کے سلطنت روس کو اسقدر کثیر رقم دلانے مین مدد کی تو اوس رعایا کی حالت جسکی فلاح اور اصلاح کے لئے بظاہر اہل یورپ اسقدر کوشش کر رہے ہین سخت خطرناک ہو جائیگی بلکہ خود سلطنت عثمانیہ جسکی حفاظت کانگرس کا اعلی مقصد بیان کیا جاتا ہے درہم برہم ہو جائیگی جس رعایا کے لئے بظاہر یہہ تمام خونریزی اور صرف کثیر برداشت کیا گیا تھا اوسکی دردناک حالت نے اگرچہ پرنس گارسچگاف اور کونٹ شیووالف کے سخت دلون پر کوئی اثر نہ کیا لیکن اور سفیر اسقدر سنگدل نہ تھے اور بالآخر یہہ قرار پایا کہ معاہدہ* مین نقد روپیہ کا کوئی ذکر نہ کیا جاے -

---

*جس مراسلہ مین لارڈ سیلسبری نے ادای خرچہ جنگ کی نسبت کانگرس کا منشا بیان کیا تھا اوسکا ایک فقرہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے "خرچہ جنگ جسکی نسبت سلطنت عثمانیہ کی طرف سے بہت سے عذرات پیش کئے گئے تھے معاہدہ سے بالکل خارج کر دیا گیا ہی کیونکہ وہ معاہدہ پیرس کے خلاف تھا اور اس لحاظ سے خودمختار سلطنتون کا بالکل اجتنابی فعل تھا لیکن کانگرس مین اوسپر بحث ہوی ہین اور وہ صلحنامہ مین درج کرلی گئین ہین جسکی وجہہ سے غالبا اوسکا عملی اثر بہت کم ہو جائیگا - روسی سفیرون نے وعدہ

سلطنت عثمانیہ مین عام مذہبی آزادی کا مسئلہ پریسیڈنٹ نے پیش کیا - یہہ پریسیڈنٹ کی دوسری تجویز تھی اور اسکے متعلق کارا تھیو ڈوری پاشا نے سلطان کی طرف سے ایک تحریر کانگرس مین پڑھکر سنائی - چونکہ اس تحریر سے سلطان کے ذاتی خیالات کا بہت کچھہ اندازہ ہوتا ہے لہذا ہم اوسکو بجنسہ اس مقام پر درج کرتے ہین -

"بلحاظ اون مختلف تجویزون کے جو بارہا مذہبی آزادی کے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ (۹۹) کر لیا ہے کہ وہ اس خرچہ جنگ کی ادائی مین ملک کے کسی حصہ پر قابض ہون گے اور نہ یہہ خواہش کرینگے کہ اس مطالبہ کو اوس قرضہ پر ترجیح دیجاے جسکی ضمانت سلطنتین کر چکی ہین یا جسکی ادائی مین سلطنت عثمانیہ کے چند ابواب مکفول ہین - انگلستان کے سفیرون نے یہہ امر صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اس خرچہ جنگ کو اون قرضون پر ترجیح دینے کی کوئی وجہہ نہین پاتے جو اوس سے پہلے کے ہون - ان تمام مباحث کا یہہ نتیجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ قانون بین الممالک کے لحاظ سے اس خرچہ کے کسی جزو کی بھی ذمہ دار نہین ہے اور نہ اوسوقت تک اسکی ادائی پر مجبور کیجا سکتی ہے جب تک وہ قرضے جو تاریخ جنگ سے پہلے کے ہین پورے طور سے نہ بیباق ہو جائین - اگر کسی وقت سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت اسقدر ترقی کر گئی کہ اوسکا تمام قرضہ ادا ہو گیا اوسوقت البتہ خرچہ جنگ کا مطالبہ ہو سکتا ہے - کیونکہ ایسی حالتمین یہہ مطالبہ نہ اسقدر بیجا ہوگا اور نہ اوسکا ادا کرنا سلطنت عثمانیہ کو گران معلوم ہوگا - یہہ شرط قانون بین الممالک کے لحاظ سے ناجایز نہین ہے مگر اوسکی تعمیل بلحاظ حالات موجودہ ایک غیر محدود وقت تک ملتوی کر دی گئی ہے -

کانگرس مین پیش ہو چکی ہین تمکو اس امر کے اظہار کی اجازت دیجاتی ہے کہ اس بارہ مین باب عالی کا بعینہ وہی منشا رہے جسکا یورپ خواہشمند ہے۔ باب عالی کا قدیم عملدرآمد اوسکی حکمت عملی اور اوسکی رعایا کی فطرت سب اسی طرز عمل کے موئد ہین۔ باب عالی کے ممالک محروسہ مین کرورون مختلف المذہب لوگ آباد ہین جنکی مذہبی پابندی شرعی احکام کی تعمیل مین کبھی کوئی مزاحمت نہین کیجاتی۔ باب عالی اس اصول کے جاری رکھنے اور حتی الوسع اوسمین توسیع کرنے کیلئے ہمہ تن آمادہ ہے"

اس شاہی مراسلہ کو پیش کرتے وقت کاراتھیوڈوری پاشا نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ جدید معاہدہ کی اوس دفعہ مین جو مذہبی آزادی سے متعلق ہے یہہ امر صاف طور سے ظاہر کر دیا جاے کہ تمام ممالک محروسہ مین پیشتر سے ہر قسم کی مذہبی آزادی ہے۔ یہہ درخواست منظور ہوی اور عہدنامہ کی دفعہ ۶۴ کے آغاز مین یہہ عبارت زیادہ کیگئی۔

"باب عالی نے یہہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ملک مین مثل سابق کے مذہبی آزادی قایم رکھیگا اور اوسمین جہانتک ممکن ہے اور بہی توسیع کیجائیگی۔ پس فریقین معاہدہ سلطنت عثمانیہ کے اس ارادہ کو جو اوس نے بلا کسی دباو کے خود بخود ظاہر کیا ہے ضبط تحریر مین لانا چاہتے ہین۔

زار کی مظلوم رعایا کسقدر اسی قسم کے فیاضانہ اعلان کی متمنی ہے
اسکے بعد کانگرس نے اون ممالک کی طرف توجہ کی جو ایشیا مین سلطنت روس
کو تفویض ہونے والے تھے اور جنکے متعلق انگریزی اور روسی سفیر زمین
خانگی طور سے گفتگو ہو کر یہہ طے ہو چکا تھا کہ سلطنت روس ارض روم
اور وادی الشرد کے دعوے سے دست کش ہو جاوے گی مگر
اردہان کارس بزازت اور باطوم کی تفویض پر روسی اوسطرح
اڑے رہے - باطوم کے متعلق جو کچھہ پرنس گارسچگاف نے کانگرس
مین بیان کیا اوس سے روسی حکمت علمی اور اونکے وعدون کی
سچائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے لہذا ہم پرنس گارسچگاف کے فقرۂ
ذیل کیطرف اپنے ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے ہین -

"مین اس امر کے اظہار کا مجاز کیا گیا ہون کہ ہمارا آقاء نامدار اپنے
شاہی حقوق کو کام مین لاکر باطوم کو بندرگاہ قرار دیگا - یہہ آزادی
تمام تجارتی اقوام خصوصاً انگلستان کیلئے جسکے تجارتی جہاز اس کثرت
سے ہین نہایت مفید ہوگا - لارڈ بیکنسفیلڈ نے اس اعلان کو قابل قدر
مصلح کارروائی قرار دیکر یہہ بیان کیا" کہ اگر باطوم کی تفویض سے
بحر اسود کی آزادی کو کسی قسم کا اندیشہ ہوتا تو خاص سلطنت انگلستان
دوسری سلطنت ہائے یورپ کے ساتھہ ہرگز اس امر مین متفق نہوتی
کہ وہ اپنے آپکو اس سمندر مین داخل ہونے سے باز رکھے گی - چونکہ اب
باطوم ایک عام اور تجارتی بندرگاہ قرار دیا گیا ہے لہذا سلطنت انگلستان

کو کانگرس کی ترمیم شدہ شرایط کی تجدید مین کوئی عذر نہین ہے۔"

باوجود ان تمام وعدون کے باطوم اسوقت ایک مضبوط جنگی مقام ہے۔

کانگرس کے آخری جلسون مین اون تجویزون پر بحث ہوتی رہی جو پرنس
گارسچکاف اور کونٹ شیووالف نے اس غرض سے پیش کی تہین کہ معاہدہ مین
چند ایسی دفعات بڑہا دیجائین جنکی روسے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کو
مختلف تجاویز کی تعمیل کرانے کا پوراحق حاصل ہے۔ لیکن کوئی سلطنت مدامی
دست اندازی کی حکمت عملی پر راضی نہین ہوئی۔ اور کارتہیوڈوری پاشا
نے سفیران روس کی تجاویز کی سخت مخالفت کرکے یہہ بیان کیا کہ باب عالی
مثل دوسری سلطنتون کے جو اس معاہدہ مین شریک ہین معاہدہ کے تمام شرایط
کی پابندی اپنے ذمہ فرض سمجہیگا۔ مسٹر ڈیڈنگٹن نے جن الفاظ مین اسکی تائید
کی وہ قابل تحریر ہین اور اون سے مختصراً اوسوقت کی حالت کا اندازہ ہو
سکتا ہے۔ "جو تجویز کہ کانگرس مین اوسوقت پیش کیگئی ہے اوسکے سیاق عبارت سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کو ایک قسم کی مدامی تعلیم دینے کا ارادہ کیا
جاتا ہے تاکہ باب عالی کی تمام کارروائیون مین ہر وقت دست اندازی کا موقع
ملتا رہے۔ جو امور اس کانگرس مین طے ہوے ہین اونکی پابندی بظاہر باب عالی کے
لئے نہایت مفید معلوم ہوتی ہے۔ پس بجاے اسکے کہ سلطنت عثمانیہ کے وعدے
مشتبہہ سمجہی جائین کچہہ عرصہ تک انتظار کرکے یہہ دیکہہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکی طرف سے ان وعدون کی کسطرح سے تعمیل ہوتی ہے کیونکہ کسی سلطنت کو
بطور خود یہہ فرض کرلینے کا حق نہین ہے کہ جن شرایط کو سلطنت عثمانیہ سے نے

منظور کرلیا ہے وہ اونکی تعمیل نہین کریگی یا نہین کرسکتی" اس بحث سے کچھہ حاصل نہین ہے کہ سلطنت ہاے یورپ کے سفیرون نے روس کی پیش کردہ تجاویز کو کس بنا پر نامنظور کیا خواہ وہ ان تجویزون کو غیر واجبی سمجھے ہون یا اپنی سلطنتون کو اس قسم کی ذمہ داری مین پہنچانے کو نامناسب سمجھے ہون جسمین بجز بیشمار دقتون کے کوئی فائدہ نہ تھا۔ بہرحال یہہ تجویزین بلا اختلاف نامنظور کی گئین اور تیرہوین جولائی کو مختلف ملکون کے سفیر ایک دوسرے سے الوداع کہکر رخصت ہوے۔ پرنس کارچکاف معہ اپنے ساتیون کے سینٹ پیٹرس برگ روانہ ہوے تاکہ وہان پہونچکر سلطان کو نئی مشکلون مین پہنسانے کیلئے تدابیر سوچین۔ سفیران سلطنت عثمانیہ اوس انتظام مین مدد دینے کیلئے جسکی اصلی غرض اصلاح اور اپنے ملک کو دوبارہ زندہ کرنا تھا قسطنطنیہ کو روانہ ہوے۔

لارڈ بیکنسفیلڈ اور سالیسبری برلن سے روانہ ہوکر لندن پہونچے جہان پرجوش مجمعون مین اونکا خیر مقدم کہا گیا اور اونہون نے اپنی قوم کو اس صلح کی جو نہایت عزت کے ساتھہ ہوئی تہی مبارکباد دی۔

# فصل سوم

## اصلاح

جسوقت سلطنت عثمانیہ ملک الموت کے پنجے سے چہوٹی اوسوقت سے سلطان عبد الحمید خان نے اپنے باقیماندہ ممالک مین امن قایم کرکے اون اصلاحون کا سلسلہ چہیڑ دیا جنکا اونہون نے تخت نشینی کے وقت مصمم ارادہ کرلیا تھا -

کوئی کام خواہ وہ لڑائی کے متعلق ہو یا قیام امن کے روپے کے بغیر نہین چل سکتا لہذا سلطان نے سب سے پہلے سلطنت کی مالی حالت کی طرف توجہ کی جو مالی مشکلین اسوقت سلطان کو درپیش تہین وہ شاید نیکر کے سوا جس نے بغاوت کی بعد فرانس کا مالی انتظام اپنے ہاتہہ مین لیا تہا کسی دوسرے شخص کو نہ پیش آئی ہون - جنگ کریمیا کے زمانہ سے سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تہی - ۱۸۵۴ع سے سلطان عبد العزیز خان کی معزولی تک سلطنت عثمانیہ غیر ملکون کے مہاجنون سے بڑی بڑی رقمین برابر قرض لیتی رہی یہانتک کہ سلطان عبد الحمید خان کی تخت نشینی کے وقت اس "فرضی" قرضہ کی مقدار بیس کرور پونڈ (تقریباً تین ارب سکہ انگریزی مروجہ ہندوستان) تک پہونچ گئی تہی - مین نے اس قرضہ کو "فرضی" اسوجہ سے قرار دیا ہے

کہ اسمین سے نصف رقم بہی خزانہ شاہی مین داخل نہین ہوی تہی - کیونکہ پچاس فیصدی کے قریب اون ایمانداراور لایق کاربرداروں کا حصہ ہو گیا جنہون نے وقتاً فوقتاً یہہ قرضہ دلایا تہا - اس بیرونی قرضہ کے علاوہ ایک بڑی مقدار قرضکی اوس کمپنی سے لی گئی تہی جو عثمانی بنک کے زیر ہدایت سلطنت کے مالی معاملات مین بہت کچہہ دخیل رہی تہی - سابق سلطانین عثمانیہ کا یہہ دستور تھا کہ جب قرضہ پر سود زیادہ ہوجاتا تھا تو دوسری جگہہ سے قرض لیکر یہہ روپیہ ادا کر دیا جاتا تھا - اگرچہ قرضہ کے ادا کرنے کا یہہ بہت آسان اور خوش آیند طریقہ ہے لیکن بہت زیادہ عرصہ تک جاری نہین رہ سکتا - اگر اس معاملہ مین سلطان عبد الحمید خان اپنے جانشینان سابق کی پیروی کرنا چاہتے (جسکی اون سے ہرگز امید نہین ہوسکتی) تب بہی وہ اسمین کامیاب نہین ہوسکتے تہے - کیونکہ قرضہ نہ ادا ہونے کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کا اعتبار بالکل جاتا رہا تہا - پس اوسوقت نہ صرف بیرونی مدد سے ناامیدی تہی بلکہ ملک کی آمدنی کا بڑا ذریعہ بالکل مسدود ہو گیا تھا یعنی ٹیکس کا وصول ہونا اور وصول شدہ ٹیکس کا مقامی عہدہ دارون سے خزانہ شاہی تک پہونچنا اوس بدنظمی اور بے اطمینانی کی وجہ سے جو لڑائی نے تمام ملک مین پہیلا دی تہی نہایت دشوار ہو گیا تہا - ایسی حالت مین بیرونی مہاجنون کے کثیر التعداد سود اور کمیشن کے مطالبون اور مقامی عہدہ دارون کی بددیانتی سے روز بروز قرضہ کا بڑہتا جانا کچہہ

تعجب انگیز نہ تھا - سلطان نے صلح کے بعد سب سے پہلے سلطنت کی
مالی حالت پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی جسکی صلاح کے مطابق
قسطنطنیہ مین بیرونی قرضخواہون کی ایک کونسل اس غرض سے طلب
کی گئی کہ وہ عہدہ داران سلطنت عثمانیہ کے ساتھ بیرونی قرضہ کے
مسئلہ پر غور کرے - اس کونسل کے ممبر مالی دنیا کے بڑے بڑے نامور
لوگ مقرر ہوے - انگلستان اور دنمارک کے قرضخواہون کیطرف
سے وکالتاً آنر یبل - ار - بورکی ایک مشہور کمشنر ویٹیو (جو آب
لارڈ کینیومرا کے نام سے مشہور ہین اور اس سے قبل مدراس کے
گورنر تہے) بہیجے گئے فرانس کیطرف سے مسٹر والفرے متعلقہ محکمہ
خارجہ بہیجے گئے - اسٹریا - اٹلی - جرمن وغیرہ کے قرض خواہون
نے بہی اسی قسم کے مشہور اور نام آور لوگون کو اپنی طرف سے بہیجا -
اس کونسل مین وزیر صیغۂ مال سلطنت عثمانیہ بہی شریک کئے گئے
اور ایک طویل بحث کے بعد یہہ امر قرار پایا کہ اسکے متعلق سلطان
کے سامنے چند تجویزین پیش کیجائین - ان تجویزون کے پیش ہونے
پر یہہ معلوم ہوا کہ کمشنرون نے ممالک غیر کے قرضہ کی اصلی حقیقت
دریافت کر کے براہ دیانت اور ایمانداری فرضی قرضہ کا مطالبہ چہوڑ
دیا ہے اور وہ لوگ اس امر پر راضی ہین کہ اس قرضہ کی تعداد بیس
کرور پونڈ سے گہٹا کر پندرہ کرور پانچ لاکھ پونڈ قرار دیجاسے - اس
کثیر رقم کی تخفیف کے بعد اونہون نے یہہ درخواست کی کہ تا ادائی قرضہ

سلطنت کی خاص خاص آمدنیان مثلاً محصول تمباکو - نمک - اسٹامپ شراب - ماہی گیری - اور ریشم وغیرہ اون کے حوالہ کردیا جاسے - علاوہ اسکے بلگیریا کا خراج اور سائپرس اور مشرقی رومیلیا کی آمدنی اور ایرانی تمباکو کی جنگی کا ایک حصہ اور محکمہ جنگی واجارہ اور حفاظت حق ایجادکی جدید آمدنیان بہی اونکو دیجائین - اور جو کچہہ سرویا مانٹینگرو بلگیریا اور یونان اپنے قرضہ مین اداکرین وہ بہی اونہین کو ملے - ماسوا اسکے اونہون نے قسطنطنیہ مین ایک مجلس انتظامی قایم کرنے کی درخواست کی جسمین تمام قرضخواہون کے وکلا شریک ہون اور اس مجلس کو مذکورۂ بالا آمدنیون کے وصول کرنے کا پورا اختیار دیا جائے اور جو دفاتر دارالخلافت یا صوبجات مین عثمانی قرضہ کی ادائی کے متعلق ہون وہ اس مجلس کے ماتحت سمجہے جائین ان تمام درخواستون کو سلطان نے بلا تامل منظور کرلیا اور بذریعۂ فرمان شاہی واقع ۲۰ ڈسمبر ۱۸۸۱ع اونکا باضابطہ نفاذ* ہوا -

۱۸۸۲ع سے یہہ جدید انتظام شروع کیا گیا - اور اوسوقت کمیشن کے ممبرون کو اون دقتون کے اندازہ کرنے کا موقعہ ملا

---

* کمیشن نے ایک سال کی کارروائی کے بعد اسکا اقرار کیا کہ جو احکام اس فرمان مین درج ہوے تہے اونکی پابندی نہایت ایمانداری کے ساتھ ہوی ہے -

جو سلطنت عثمانیہ کے ایک مصلح اور ایماندار پادشاہ کو پیش آتی ہین۔ اسکی ادنے مثال تمباکو کی وہ چنگی ہے جو یورپ اور ایشیا کے اٹھارہ صوبون سے وصول کیجاتی تہی۔ ہر صوبہ مین ایک خاص ایجنٹ مقرر رہتا جسکے تحت مین دو دو اور تین تین سو تک ملازم کام کرتے تہے۔ ان لوگون کی کارروائی پر قسطنطنیہ سے پوری نگرانی کا ہونا بیحد مشکل تھا اور ان لوگون کو اکثر (ایشیائے کوچک مین) ایسی جماعتون سے مقابلہ کرنا پڑتا تہا جو کہ محصولی مال کو بلا ادائے محصول ملک مین لانے کیلئے مسلح و آمادۂ جنگ ہوکر آتی تہین۔ یہہ امر بالکل خلاف عقل ہے کہ غیر ملکیون کی ایک جماعت بغیر مدد عہدہ داران گورنمنٹ کے ان تمام دشواریون کا مقابلہ کرسکتی۔ جو کچھہ ان لوگون کو سرکاری عہدہ دارون سے مدد ملی اوسکے اصلی باعث خود سلطان تھے۔

جو آمدنی کہ اس کمیشن کے حوالہ کیگئی* اوسکی تعداد ساڑھے سترہ لاکھ

---

* منجملہ اس رقم کے قرض خواہون کو پانچ لاکھ چھبیس ہزار تین سو ترسٹھہ پونڈ سود اور اوس قرضہ کی ادائی مین دینا پڑتا ہے جو کہ گلیٹا کی جماعت مہاجنان سے لیا گیا تہا اور جسمین ملک کے خاص خاص ٹیکس مکفول تہے۔ یہہ قرض چوبیس ۲۴ سال مین ادا ہو جاے گا۔

پونڈ سالانہ تہی (دو کروڑ باٹھہ لاکہہ پچاس ہزار سکہ انگریزی رایج ہندوستان کے برابر ہین) چونکہ سلطنت کی کل آمدنی (باستثناے اوس رقم کے جو قرضہ مین دیدی گئی ہے) ایک کروڑ پچہتر لاکھ پونڈ ہے (جو بحساب فی پونڈ پندرہ روپے سکہ انگریزی کے ۲۶۲۵۰۰۰۰ روپے ہوتے ہین) لہذا میری راے مین ترکون کا دشمن سے دشمن بہی اس امر سے انکار نہین کرسکتا کہ سلطنت عثمانیہ نے ایسے قرضہ کے سود ادا کرنے مین نہایت ایمانداری سے کوشش کی ہے جسکا نصف بہی اوسکو نہین ملا تھا۔

سلطان نے اپنے قرضخواہون کے ساتھہ جو کچھہ برتاو کیا وہ ناظرین پر ظاہر ہوگیا اب ہم یہہ دکہانا چاہتے ہین کہ سلطان کے قرضدارون نے اونکے ساتھہ کیا برتاو کیا اور یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون نے مالی معاملات مین اپنے وعدون کو کسطرح ایفا کیا۔

معاہدہ برلن کی دفعہ ۹ کا یہہ مضمون تہا کہ بلگیریا کے سالانہ خراج کی مقدار باتفاق اون سلاطین یورپ کے جو معاہدہ مین شریک ہین قرار دیجائیگی۔ دفعہ مذکور کے ٹہیک الفاظ یہہ تہے "اس جدید انتظام پر ایک سال گذرنے کے بعد بلگیریا کا خراج اوسکی اوسط سالانہ آمدنی کے لحاظ سے مقرر کیا جایگا۔ چونکہ بلگیریا کو سلطنت عثمانیہ کے عام قرضہ کے ایک حصہ کا ذمہ دار ہونا ضرور ہے لہذا سلطنتہاے متفقہ بروقت تعین خراج اس امر کا بہی فیصلہ کرینگی کہ قرضہ کا کسقدر رسدی حصہ اوسکے ذمہ ڈالنا قرین انصاف ہے۔"

اس معاہدہ پر سلطنت ہاے یورپ کے سفیر نو برس ہوے کہ دستخط کرچکے ہین مگر اوسکی تعمیل کے متعلق ابتک کوی کارروائی نہین ہوئی - مگر سلطنت عثمانیہ خراج بلگیریا کے معاوضہ مین قرضخواہون کو اپنے ذرایع آمدنی مین سے تنباکو کا عشر بہی برابر دیتی رہی ہے - اس معاہدہ کے طرز تعمیل سے زیادہ کیا چیز شرکاء معاہدہ برلن کے اصلی منشاء کو ظاہر کرسکتی ہے - سلطنت عثمانیہ پر جو مالی ذمہ داریان عاید کی گئی تہین اونکی تعمیل نہایت سختی کے ساتھہ چاہی گئی جسکو سلطان نے بخوشی خاطر انجام دیا مگر اوس ایک شرط پر جو سلطان کے مفید تہی مطلق لحاظ نہین کیا گیا - یہہ کہنا نہایت مشکل ہے کہ بلگیریا اپنا قرضہ ادا نہین کرسکتی کیونکہ اسوقت تک سلطنت ہاے یورپ نے مطالبہ تو درکنار قرضہ کی مقدار بہی متعین نہین کی ہے سلطان کی طرف سے اس معاملہ مین جو تحریک ہوئی اوسپر بہی مطلق لحاظ نہین کیا گیا - معاہدہ کے دفعہ ۳۳ بہی اسیطرح بلا تعمیل رہی جسکا یہہ مضمون تہا " کہ معاہدہ برلن کے بموجب مانٹینگرو کو جو جدید ملک دیا گیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کے عام قرضہ کا ایک حصہ اوسکو بہی ادا کرنا ہوگا جسکو سفیران سلطنت ہاے یورپ مقیم قسطنطنیہ بہ مشورہ باب عالی متعین کرین گے "

اسیطور سے دفعہ ۴۴ مین سرویا بہی قرضہ کے ایک حصہ کی

ذمہ وار قرار دی گئی تہی - اگرچہ سرویا کو حال مین سلطان سے لڑنے کے لیئے کافی سامان مہیا ہوگیا لیکن اون دونون صوبون سے ایک حبہ بہی سلطانی خزانہ مین اس قرضہ کے متعلق داخل نہین ہوا ہے - ناظرین سے میری درخواست ہے کہ جسوقت وہ لوگ روزانہ اخبارون مین ایسے مضامین دیکہین جنمین نہایت شد ومد کے ساتھ شرائط متعلقہ ارمینہ کی تعمیل چاہی جاتی ہے تو اونکو واقعات مذکورہ بلا پیش نظر رکہنا مناسب ہوگا -

ان سیدہے سادے واقعات سے ناظرین اون دقتون کا اندازہ کر سکتے ہین جو سلطان کو انتظام ٹیکس اور سلطنت کی آمدنی اور اخراجات کو مساوی رکہنے مین پیش آئی ہونگی خصوصاً ایسے وقت مین جب کہ آمدنی کے عمدہ ذرایع اون کے ہاتہہ سے نکل گئے تہے - یہہ ایک ایسا کام تہا جسکو انگلستان کا لایق سے لایق وزیر خزانہ بہی مشکل سے انجام دیسکتا تہا لیکن سلطان نے اوسکو نہایت خوبی سے انجام دیا - اس موقع پر سب سے پہلا کام یہہ تہا کہ قومی حفاظت اور انتظامی حالت کا پورا لحاظ رکہکر اخراجات مین جہان تک ممکن ہو تخفیف کیجائے اور بعدہ وہ بدانتظامی اور بددیانتی جو سالہا سال سے سلطنت مین پہیلی ہوئی تہی دور کردیجائے - ان دونون کامون کے لیئے لایق اور ایماندار عہدہ دارون کی بیحد ضرورت تہی کیونکہ یہہ کام صرف احکام کے جاری کردینے سے نہین نکل سکتا تہا - لایق اور

کارگزار آدمیون کے علاوہ امن بھی نہایت ضرور تہا تا کہ ان لوگون کو
اطمینان کے ساتہہ کام کرنے کا موقع ملے کیونکہ صدیون کے خرابیون
کو مہینون مین رفع کر دینا بالکل غیر ممکن ہے - لیکن تکمیل معاہدہ
سے اسوقت تک کوئی ہفتہ ایسا نہین گزرا کہ باب عالی کی اس مفید
کارروائی مین اون اصلی ہنگامون سے جنکے لئے اغوا کرنے والے
ایجنٹ مقرر ہین یا اون جہوٹی افواہون سے جو نادان اور جاہل
سفیر پہیلاتے رہتے ہین خلل نہ ڈالا گیا ہو - لیکن باوجود ان تمام
ناقابل برداشت دقتون اور دراندازیون اور بغیر کسی قسم کی بیرونی
مدد کے نہایت استقلال و تیزی - اور زور کے ساتہہ برابر اصلاح
ہوتی رہی ہے - مین یہہ امر نہایت اطمینان کے ساتہہ کہہ سکتی ہون
اور آیندہ اوسکو ثابت بہی کرونگی کہ سلطنت عثمانیہ نے تہذیب
مین جو ترقی عبد الحمید خان ثانی کے ظل عاطفت اور اونکی رہنمائی
مین کی ہے اوسکی مثال یورپ کی کوئی سلطنت نہین پیش کرسکتی -
اسوقت تک جو واقعات بیان کئے گئے وہ تاریخوار تہے
لیکن اون تمام کارروائیون کو جو سلطان اصلاح ملک کے لئے
عمل مین لائے ہین بقید تاریخ و سن بیان کرنا دقت سے خالی نہین ہے
پس مین اس منتشر طریقہ کو چہوڑ کر ہر اصلاح کو جدا جدا بیان کرونگی
سب سے پہلے اوس غلط فہمی کو رفع کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے
جو ایشیاء کوچک کے عیسائی اور مسلمانون کے باہمی تعلقات کی

نسبت پہیلی ہوئی ہے - عام طور سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ یورپین ٹرکی
کے عیسائی خود اپنی حفاظت کرسکتے ہین - لیکن ایشیاء کوچک مین اونکی
تعداد بہت کم ہے اور مسلمان اونپر بیحد ظلم کرتے ہین - مگر حقیقت مین
ایسا نہین ہے ایشیاء کوچک کے اعلی عہدہ دارون مین جسقدر عیسائی
ہین اوسقدر آیرلینڈ مین قومی فرقہ کے کیتہولک مجسٹریٹ بہی نہین پائے
جاتے - سلطان عبد الحمید خان کی سلطنت مین مذہب بہ نسبت کوئین وکٹوریا
کی سلطنت کے بہت کم مانع ترقی ہے - ایشیاء کوچک کے صوبے کے
صوبے عیسائی عہدہ دارون کے ہاتہہ مین ہین اور جو فتنہ و فساد برپا
ہوتے ہین وہ اکثر انہین عیسائی صوبہ دارون کے تعصب اور جنبہ داری
کے نتایج ہین - ایشیاء کے عیسائی بہی اپنے یورپین بہائیون کی طرح
اپنے ہادی مذہب کے صرف اونہین احکام کو مانتے ہین جسکو وہ اپنے
حق مین مفید سمجہتے ہین - انجیل کے اس حکم پر کہ "قیصر کے ساتہہ وہی
برتاو کرو جو اوسکے شایان ہے" بالکل توجہ نہین کیجاتی - اگر ایشیا
کے عیسائیون کی اون تمام شکایتون کا خلاصہ کیا جاے جو وقتاً فوقتاً
یورپ کے عیسائیون کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہین تو اونکا ماحصل
بجز اسکے کچہہ نہ معلوم ہوگا کہ یہ لوگ اون ٹیکسون کے ادا کرنے سے
جان چراتے ہین جو ترک بلا کسی عذر کے برابر ادا کرتے رہتے ہین مـ
مین پہلے دعوے کرچکی ہون کہ جو کچہہ مین بیان کرونگی اوسکو پایۂ
ثبوت تک پہونچادونگی لہذا مین اپنے منصف مزاج ناظرین کو

دو خفیف واقعات کی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہون جن سے اون تمام
جوش پیدا کرنے والی چیزون کا بخوبی بطلان ہوتا ہے جو یورپ
مین سینٹ پیٹرسبرگ ہوکر ہوبخچی رہتی ہین - سال گذشتہ مسمی ازارین
باشندگان ارمینیا کے اعلی قیسیس نے (جو بیجد مظلوم خیال کئے جاتے
ہین) اپنے کلیسا مین بتقریب ایسٹر ایک بہت بڑا مذہبی جلسہ کیا جسمین
اس فرقہ کے تمام معزز ممبر شریک تہے - ادائی رسوم کے بعد قیسیس
مذکور نے نہایت شد و مد سے بیان کیا کہ جو مذہبی آزادیان ہمکو
سلطان المعظم کی طرف سے عطا ہوئی ہین اونکا ہمکو تہ دل سے شکور
ہونا چاہیئے - اسکے بعد سلطان کے لئے دعا کیگئی اور قیسیس مذکور
نے تین بار بہ آواز بلند کہا کہ "خدا ہمارے ہر دل عزیز پادشاہ
سلطان عبد الحمید خان ثانی کی عمر دراز کرے"*

سال گذشتہ بیروت کے فرقۂ میرون کے اعلی
پادری جوزف ڈیس روم کو گئے تہے وہان اونکو

---

* ارمینیا کے عیسائیون کو سلطان کی بے تعصبی پر جسقدر اعتماد ہے اوسکا اندازہ
مفصلۂ ذیل واقعہ سے ہوسکتا ہے - گذشتہ نومبر مین ارمینا کے رہنے والون مین مذہبی
اور میراثی حقوق کی نسبت باہم ایک نزاع پیدا ہوئی جو کہ بالکل خانگی تہی اور سلطنت سے
اوسکو کوئی علاقہ نہ تھا - لیکن آرمینا والون نے اوسکو تصفیہ کے لئے وزیر امور
مذہبی کے روبرو پیش کیا باب عالی نے اوسکے تصفیہ کے لئے ایک کمیشن مقرر کردیا -

پوپ☆ لیو سینرد ہم سے ملنے کا موقع ملا ـ اثناے ملاقات مین اونہون نے اون تمام آزادیون کا ذکر کیا جو سلطان کی طرف سے اونکو عطا ہوئی ہین ـ رَدّ ہم سے واپس ہوتے وقت وہ قسطنطنیہ مین ٹہیرے اور سلطان کی خدمت مین باریاب ہوکر اپنے تمام فرقہ کیطرف سے وفاداری اور جان نثاری کا اظہار کیا ـ

اسمین کچہہ شک نہین کہ اس قسم کی خبرین ہمارے کارسپانڈنٹ اپنے آقاؤن کو کبہی نہین بہیجتے لیکن محض اسوجہ سے اونکی سچائی مین کوئی شک نہین کیا جاسکتا ـ رعایاے روس سے کے غیر مذہب کے پیشوا بہی جب اس قسم کی آزادی کا اقرار کرین اوسوقت البتہ یہہ امر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ سلطنت روس کو مذہبی آزادی کا ایک درجہ تک خیال ہے ـ

شاہان سابق کے زمانہ مین سلطنت عثمانیہ کی خرابی کا باعث وہان کی رہزنی ہتی ـ اگرچہ یہہ دلکش اور عجیب پیشہ سلطان کی سلطنت تک محدود نہین ہے بلکہ ترقی پذیر اٹلی اور آزاد یونان مین بہی اسکا وجود پایا جاتا ہے لیکن اسمین کچہہ شک نہین کہ جسقدر اسکا زور ایشیاے کوچک مین تہا اوسکی مثال دنیا کے

☆ عیسائی مذہب مین فرقہ رومن کیتہلک پوپ کو اپنا امام و پیشوا مانتے ہین ـ موجودہ پوپ نہایت مقدس اور ذی فہم سمجہا جاتا ہے ـ

کسی مہذب حصہ مین نہین ملسکتی۔ رہزنی کی کثرت سے اخبار نویسون
کا یہہ نتیجہ نکال لیناکہ یا تو یہہ رہزن مسلمان مقامی عہدہ دارون
کو کثیر رشوتین دیتے ہین یا اونہین کی ملازمت مین داخل ہین
مثل اون کے دوسرے نتایج کے بہت زیادہ بعید از قیاس
نہ تہا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہہ دلچسپ افسانہ بہی معدوم ہوگیا
اور سلطان نے ان راہزنون کا نہایت سختی کے ساتہہ انتظام
شروع کردیا۔ جسکی وجہ سے دیار بکر کے چہوٹے چہوٹے گانون
مین تہوڑے دن تک بڑا شور و غل رہا۔ اس انتظام مین منجملہ
اور دلچسپ واقعات کے یہہ امر بہی دریافت ہوا کہ راہزنونکا
خاص فرقہ جو سب سے زیادہ سخت اور مفسد ہے اور جسمین
ہزارہا آدمی شامل ہین کوہ قاف کا رہنے والا ہے جس کو
روس کی فیاض اور رحمدل گورنمنٹ نے وہان سے
نکال دیا ہے۔ زار کے لایق کار پردازون نے یہہ دیکھکر کہ
یہہ فرقہ نہ کسی کام کے قابل ہے اور نہ کثرت تعداد کی وجہ
سے فنا کیا جا سکتا ہے اپنی بلا اپنے پڑوسیون کے سر ڈالدینے
کی قدیم اور قابل قدر حکمت عملی اختیار کی ان کثیر التعداد
جلاوطن اور کردون کی وجہ سے ایشیاء کوچک کا بڑا حصہ
رہزنی اور قزاقی کی سخت آفتون مین مبتلا رہا۔ یہہ مسلح فرقے
اپنے سردارون کی ماتحتی مین سلطان کی غریب رعایا سے لڑتے

اور جھگڑتے رہتے تھے لیکن جب رہزنی اور قزاقی کی محنت شاقہ
سے تنگ ہوکر آرام لینا چاہتے تھے تو ارمنی اور مسلمان مزارعین
(رہزن تمام مذہبی تعصبات سے مبرّا ہین) کے مکانون پر بغیر اونکی
مرضی کے ٹہر کر اون سے مہینون اپنے خور و نوش کا سامان بجبر
وصول کرتے تھے - ملک مین رہزنی اور قزاقی کی یہہ نوبت
پہونچ چکی تھی جو اوپر بیان ہوئی اوسوقت سلطان عبدالحمید خان
نے اسکا انتظام شروع کیا - اس انتظام مین سلطنت ہاے
یورپ سے کسی مدد کی امید رکھنی محض فضول تھی کیونکہ اونکا
یہہ خیال تہا کہ مسلمان صوبہ دار بیچارے عیسائیون کو پشت ہا پشت
سے لوٹتے اور ستاتے چلے آتے ہین اون کے یکقلم موقوف کئے
بغیر رہزنی اور قزاقی کا قابل اطمینان انسداد نہین ہوسکتا لیکن اسکو
سلطنت عثمانیہ کی رعایا کی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے کہ سلطان
عبدالحمید خان تخت پر بیٹھتے ہی اون تمام حالات سے بخوبی واقف
ہوگئے - جن سے سلطنت ہاے یورپ باوجود بڑے بڑے ذی فہم
اور بیش قرار تنخواہ یاب سفیرون کی مدد کے واقف نہوسکین -
انسداد رہزنی کا جو طریقہ سلطان نے اختیار کیا اوسکی عمدگی کو
عیسائی ترک - اور ہر واقف کار شخص تسلیم کرتا ہے - سلطان کا
خیال ہے کہ ٹرکی کے جج اور مجسٹریٹ بہی لندن کے ججون اور
مجسٹریٹون کی طرح بے ضابطگی کے ملزم ہوسکتے ہین لہذا اونہون نے

ابتدائً یہہ حکم جاری کیا کہ تمام والی اور متصرف اپنے اپنے صوبون کی عدالتون پر کامل نگرانی رکھین اور جو بیضابطگی اونکو معلوم ہوا وس سے وزیر عدالت کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہین۔ اسمین کچہہ شک نہین کہ اس حکم کی تعمیل مین بہت سے بدنما واقعات ظاہر ہوتے رہین گے اور اکثر خلاف ضابطہ کرنے والے عہدہ دار سزایاب ہون گے لیکن اسکی وجہ سے بانیان فتنہ و فساد کی ناجائز آمدنی کے وہ ذرایع مسدود ہو جائینگے جنکو عارضی اور ہمیشہ بدلنے والی اصلاحین کسیطور سے نہین روک سکتی تہین۔ ہمارے انگلستان کے مزارعین بہی "بے تنخواہ عہدہ دارون پر" اس قسم کی نگرانی کے کیسے متمنی ہین۔ مغرب کے ایک معتبر اخبار کا یہہ قول نہایت سچ ہے کہ بددیانت قاضیون کی بیعزتی اور راون کے مقامی سرپرستون کی بے اقتداری دیکہکر یقیناً عام اطمینان پیدا ہو جائیگا۔

اس انتظام کی دوسری عملی تدبیر یہہ تہی کہ ہر ضلع کی حفاظت کے لئے اوسی ضلع کے باشندون مین سے ایک پولیس بہرتی کی گئی ہے۔ جنگلون اور پہاڑون مین وہی لوگ قزاقون کا تعاقب کر سکتے ہین جو قزاقون کیطرح ملک کے چپہ چپہ سے واقف ہون۔ یہی وجہ ہے کہ باشی بازوق قزاق اور راہزنون کے مقابلہ مین بہ نسبت باقاعدہ فوج کے زیادہ تر کامیاب رہے ہین یہہ لوگ اونہین اضلاع کی زبان بولتے ہین اور چونکہ اون کی

بود و باش اپنے دوستون اور رشتہ دارون مین ہوتی ہے لہذا اونکو ہر قسم کی اطلاعین برابر ملتی رہتی ہین جنکی وجہ سے یہہ لوگ قزاقون کے اون کمین گاہون مین نہین پہنچتے جو غیر اضلاع کے رہنے والون کے لئے نہایت خوفناک ہین اس سال موسم سرما مین یہہ کام نہایت عمدگی سے چلتا رہا - جب یہہ لوگ جاڑے کی وجہ سے پہاڑون سے اوترکر حسب معمول چہوٹے چہوٹے قصبون اور گانون مین مقیم ہوے تو اونہین مزارعین نے جنکو یہہ لوگ اس موسم مین لوٹتے اور ستاتے تہے ان کو گرفتار کرکے پولیس کے حوالہ کردیا - اگر کچہہ عرصہ تک یہہ کام اسی طور سے جاری رہا تو یورپ کے سیاحون کے لئے ایشیاء کوچک بہی اسکاٹ لینڈ کی طرح بالکل بخطر اور اوس سے کم خرچ ملک ہوجائیگا -

اس مقام پر سفیران دول خارجہ کے قابل مضحکہ تقرر کی نسبت بہی کچہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - سفیرون کے تقرر کا ظاہری منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس سلطنت کی طرف سے وہ لوگ مقرر کئے جائین اوسکی رعایا کے حقوق کا تحفظ کرین - لیکن سلطنت عثمانیہ مین جو لوگ سفیر مقرر ہوتے ہین اونمین اکثر اپنے محفوظین سے نہ صرف مختلف القوم ہوتے ہین بلکہ بعض وقت اونکی زبان تک نہین بول سکتے -

ایک موقع پر مجکو تجارتی معاملہ مین کچہہ دریافت کرنا تھا جب

مینے اوسکے متعلق انگلستان کے سفیر سے گفتگو کرنی چاہی تو ٹوٹی
پہوٹی انگریزی مین مجھکو جواب ملا کہ افسوس مین انگریزی
نہین بول سکتا - یہہ امر بہی قابل ذکر ہے کہ اونکی اس ناقابلیت
کی وجہ سے مجھکو بہت کچھہ زیر بار ہونا پڑا -

چند روز ہوے کہ مجھکو ایک ترکی جزیرہ کے صوبہ دار
سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوا اثناے گفتگو مین ایک ایسے
یورپین سفیر (اونکی قومیت بتانا اسوقت ضرور نہین) کا ذکر آگیا
جسکی بداخلاقی کا اوس زمانہ مین بڑا شہرہ تھا - اوس کی
نسبت صوبہ دار نے مجھسے یہہ بیان کیا کہ " یہہ شخص ایسے ملک
کی طرف سے سفیر ہے جسمین اوسنے کبھی قدم تک نہین رکھا
اور جسکی زبان کا وہ ایک لفظ بہی نہین بول سکتا - اوس
ملک کا صرف ایک باشندہ اس جزیرہ مین رہتا ہے جسکو مین
نہایت ایماندار سمجھتا ہون اور مجھکو پورا یقین ہے کہ اوسنے
ابتک اپنے ملک کے سفیر سے شاید کبھی ایک بات بہی نہ کی ہوگی "

" لیکن مین خیال کرتی ہون کہ وہ سلطنت اپنے سفیر کے
ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہوگی "

" بالکل نہین - یہہ شخص نائب سفیر ہے جسکا تقرر سفیر مطلق
کے اختیار مین ہوتا ہے - نائب سفیر بجاے لیاقت کے
سفارش کے لحاظ سے مقرر کئے جاتے ہین اور باب عالی اکثر

براہ عنایت اون کے تقرر کو منظور کر لیتا ہے - اس منظوری کے بعد وہ فوراً اپنا کام شروع کر دیتے ہین "

بظاہر آپکی راے اس نائب سفیر کی نسبت اچھی نہین معلوم ہوتی "

" بے شک - مین جانتا ہون کہ اوسکا گہر قزاقون کا مامن ہے جو لوگ اوسکے پاس نوکر ہین وہ سب قزاقی اور رہزنی کرتے ہین میرے خیال کے موافق سب سے بڑا قزاق اوس جزیرہ مین وہی ہے اسی لئے مین نے بہت سے پولیس کے اور فوج کے سپاہی اوسکی حرکات اور سکنات کو دیکھنے کیلئے مقرر کر رکھے ہین "

" اگر اوسکی گورنمنٹ کو یہہ تمام حالات معلوم ہو جائین تو کیا وہ اوسکو موقوف نہ کر دیگی "

" مین اسکی نسبت کچھہ نہین کہہ سکتا - سفیرون اور بالخصوص نائب سفیرون کا تقرر محض رعایتی ہوتا ہے اور اکثر عورتون کی سفارش پر کیا جاتا ہے - یہہ لوگ مقامی عہدہ دارون سے ہمیشہ لڑتے اور جہگڑتے رہتے ہین اور بیرونی دشمنون سے زیادہ ملکی کاروبار مین ہارج ہوتے ہین "

" باب عالی کو یقیناً اون کے تقرر مین مداخلت ہوگی "

" اگر کوئی دخل ہے تو بہت کم - جب کوئی سفیر یا نائب سفیر مقرر ہوتا ہے تو باب عالی ضابطہ پورا کرنے کے لئے اوسکے

تقرر کی اجازت دیدیتا ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو سفیرون کے
تقرر مین مزاحمت کا الزام اوسپر لگایا جاتا ہے - اصل یہہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ کے اندرونی انتظامون مین جسقدر مداخلت کیجاتی
ہے اوسکو کوئی دوسری سلطنت گوارا نہین کرسکتی - اسی نائب
سفیر کے حالات پر غور کیجئے - اسوقت پولیس کے روزنامچہ مین
اس شخص پر چونتیس[۳۴] الزام متعلقہ امن قایم ہین مگر مین اوسکو سزا
نہین دیسکتا کیونکہ وہ سلطنت غیر کا نائب سفیر ہے اور ایک ایسی
سلطنت کی حفاظت مین ہے جسکا وہ فی الحقیقت رعایا نہین ہے -
اور جسکی رعایا مین سے صرف ایک شخص اس جزیرہ مین رہتا ہے
با این ہمہ وہ مقامی عہدہ دارون سے ہر وقت مقابلہ کرنے
کے لئے تیار رہے - قزاقون کو اپنے مکان مین پناہ دیتا ہے اور
اپنے ذاتی دشمنون پر حملہ کرنے اور بیش قیمت بکریان اور بھیڑین
چورانے کے لئے آدمیون کو نوکر رکھتا ہے - سفارتی نشان کے
سایہ مین یہہ شخص علانیہ قزاقون کو پناہ دیتا ہے اور تمام میرے
احکام مین جو بحیثیت گورنری صادر ہوتے ہین دراندازی کرتا
رہتا ہے - اگر آپ چاہین تو مین ان چونتیس[۳۴] استغاثون کی نقل
آپ کے پاس بھیج سکتا ہون جو اس معزز نائب سفیر پر دائر ہین"
میرے دوست نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور دوسرے
دن میرے پاس اون استغاثون کی نقل پہونچ گئی جو اس معزز

نائب سفیر برداہر ہوے تہے - یہہ ایک طویل فہرست تہی اور اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اس معزز نائب سفیر نے بہت سے کتون کو بر سر بازار محض اسوجہہ سے گولی سے مار ڈالا تہا کہ وہ اوسکے عزیز شکاری کتے پر ایک مرتبہ بہونکے تہے - سیروں ڈائنامیٹ (مثل بارود کے ایک مرکب ہے) مچہلیان مارنے کیلئے کام مین لایا گیا تہا جس نے نہ صرف چہوٹی چہوٹی کشتیون بلکہ گورنر کے بڑے جہاز کو بہی پر آشوب طوفان کیطرح ہلا دیا تہا - ایک روز ایک شریف بڈہا آدمی اپنے چار بچون کے ساتھہ گہر جا رہا تہا - نائب سفیر کا ایک کتا اوسکے چہوٹے بچہ پر جہپٹا - شخص مذکور نے اوسکو مار کر ہٹا دیا - اس جرم کی سزا مین وہ اسقدر پیٹا گیا کہ دماغی صدمہ سے ہمیشہ کیلئے بہرہ ہو گیا -

مین اس مضمون کو ایک ایسی روایت کے بعد ختم کرتی ہون جسکا راوی خود اوس موقع پر موجود تہا - اسمٰعیل پاشا نے ایجین کے دورہ مین ایک دن جزیرہ کاس مین قیام کیا - دوسرے دن صبح کے وقت انگلستان کا نائب سفیر اون سے با ضابطہ ملاقات کے لئے آیا - اسمٰعیل پاشا نے بذریعہ مترجم کے اون سے گفتگو شروع کی اور بہت سے سوالات کئے - اسمٰعیل پاشا نہایت ہوشیار آدمی ہین اور جس ملک مین سفر کرتے ہین وہان کے حالات بہت دلچسپی کے ساتھہ دریافت کرتے رہتے ہین - گفتگو

ختم ہونے کے بعد حسب معمول شیرینی اور کافی پیش کی گئی اور ہمارے معزز سفیر سلام کرکے رخصت ہوئے۔

دوپہر کے بعد اطلاع ہوئی کہ فرانس کے نائب سفیر حاضر ہین۔ یہہ صاحب پوری فرانسیسی وردی پہنے ہوئے تہے۔ اسمٰعیل پاشا اون کے ساتہہ بہی اوسی اخلاق سے پیش آئے اور دیر تک باتین کرتے رہے۔ لیکن باتین کرتے کرتے دفعتاً اون کے چہرہ کیطرف بغور دیکہکر کہا "مین خیال کرتا ہون کہ مین نے آپکو پہلے بہی کہین دیکہا ہے لیکن یہہ یاد نہین پڑتا کہ کہان"

"بیشک جناب عالی۔ مجہکو آج ہی صبح کو جناب والا کی خدمت مین بحیثیت نائب سفیر انگلستان حاضر ہونے کی عزت حاصل ہوی تہی"

"تو آپ انگلستان اور فرانس دونون سلطنتون کی طرف سے سفیر ہین"

"جی ہان جناب عالی"

"اور کتنی سلطنتون کی طرف سے آپ سفیر ہین"

"پانچ اور سلطنتون کیطرف سے۔ جملہ سات سلطنتون کیطرف سے سفیر ہون"

سفیر مذکور نے ان ساتون سلطنتون کے نام گنوادیئے۔

"آپ مجھسے بحیثیت سفیر انگلستان و فرانس تو مل چکے ہین اب کیا آپکا یہہ ارادہ ہے کہ بقیہ سلطنتون کیطرف سے بھی یہی رسوم ادا کرین"

"بے شک جناب عالی مین اسکو اپنا فرض منصبی تصور کرتا ہون"

اسکے جواب مین اسمٰعیل پاشا نے ہنسکر یہہ کہا کہ جو گفتگو آپ نے بحیثیت دو بڑی سلطنتون کے سفیر کے کی وہ اسقدر پر لطف تھی کہ مین آپ کو بقیہ سلطنتون کی طرف سے تشریف آوری کی تکلیف نہین دیسکتا۔ جب اسمٰعیل پاشا شام کو سیر کے لئے باہر نکلے تو اس ذیعزت شخص کے مکان پر سات قومی جھنڈے اُڑتے ہوے دیکھکر بہت ہنسے۔

باب عالی کو اس امر کا بڑا خیال ہے کہ غیر سلطنتون کے حقوق مین کوئی ایسی دست اندازی نکیجاے کہ اون کو شکایت کا موقع ملے۔ اسکی وجہہ سے بعض وقت خود اوسکی رعایا کو سخت تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے خود میرے مشاہدہ مین ایک اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ جزیرہ مٹیلین کے کنارون پر ماہی گیری کا حق سلطان کی طرف سے ہر سال نیلام ہوتا ہے جسکو یونانی ماہی گیر جو اس جزیرہ کے باشندہ ہین تقریباً دو ہزار پونڈ سالانہ پر خرید لیتے ہین۔ تھوڑے دن

ہوے کہ اٹلی کے چند ماہی گیر چوری سے اِن حدود میں شکار کھیلتے ہوے پائے گئے - یونانی ماہی گیرون نے اونکی مزاحمت کی اور باہمی تکرار کے بڑھ جانے کی وجہ سے زدوکوب تک نوبت پہونچی جسمین اٹلی کے ماہی گیر مغلوب ہوے - اسپر اُن لوگون نے اپنے سفیر سے یہہ شکایت کی کہ اس موقع پر اونکے ساتھہ نہایت "بے انصافی" کی گئی - سفیر مذکور نے اپنے ہموطنون کی اِس شد و مد سے تائید کی کہ بیچارے یونانی ماہی گیر جو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے لڑے تھے قید کردئے گئے - چھہ مہینے کے بعد ایک عورت کی مدد سے جو اس واقعہ کے اصلی حالات سے واقف تھی اور جسنے بمشکل تمام اون کو باب عالی تک پہونچایا یہہ لوگ رہا کئے گئے - اس علت مین اوس جزیرہ کا ترکی گورنر بھی معطل کر دیا گیا تھا اور جن لوگون نے یونانیون کی تائید کی تھی وہ بھی مقید تھے لیکن جب اصلی واقعات قسطنطنیہ مین معلوم ہوے (جہان اصلی واقعات کا ہمیشہ معلوم ہونا آسان نہین ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی شخص اون کو اپنے فائدہ کے لئے ہمیشہ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے) تب گورنر اپنی جگہ پر بحال کیا گیا اور قیدی چھوڑ دیئے گئے - اٹلی کا سفیر مقیم سمرنا موقوف ہوا اور کونٹ کورٹی سفیر اٹلی مقیم قسطنطنیہ کو جسکی کارروائی اس موقع پر نہایت بے ضابطہ

ہتی سخت تنبیہہ کیگئی - اثنای تحقیقات مین یہہ عجیب بات
معلوم ہوئی کہ نائب سفیر کے پاس جو اس ظلم کا بانی مبانی
تہا باب عالی کیطرف سے تقرر کا کوئی باضابطہ اجازت نامہ
نتہا بلکہ یہہ شخص اصلی عہدہ دار کی جگہ پر جو اوسوقت موجود
نہ تھا بطور قایم مقام کے کام کرتا تہا -

ان تمام واقعات سے جنکا ذکر مین نے اوپر کیا ہے
اور جنکو ثابت کرنے کے لئے مین بذات خود موجود ہون
میرے ہموطنون کو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ مغربی سلطنتون کو
ترکی اصلاح اور وہان کے انتظام پر نکتہ چینی کرنے سے زیادہ
اپنی سفارتون کی اصلاح ضروری ہے -

تمدنی فلسفہ کا یہہ نہایت عام اصول ہے کہ ہر قوم کی تہذیب
اور ترقی کا اندازہ اوسکی عورتون کیحالت سے کیا جاتا ہے
جنوبی اور مشرقی یورپ کی عورتون کیحالت سے عموماً یہہ نتیجہ
نکالا جاتا ہے کہ ترکون کی سلطنت مین تہذیب اور ترقی بالکل
مفقود ہے - اگر اوس مسئلہ پر جسکو "عورتون کے حقوق"
کے نام سے موسوم کرنا آجکل فیشن مین داخل ہوگیا ہے وسعت
کے ساتہہ نظر کیجاے (اگرچہ اون حقوق کو مین آج تک نہین
سمجہی ہون جنکے طالب ہم لوگ قرار دیئے جاتے ہین) تو مین
دفعتاً اس امر کا فیصلہ نہین کر سکتی کہ آیا سلطان عبدالحمید خان

کی سلطنت مین رہنے والی عورتون کی حالت قابل ترجیح ہے یا اون عورتون کی حالت جو ہماری فیاض ملکہ معظمہ کی حکومت مین رہتی ہین - اسکی نسبت مجھکو کچھہ شک نہین کہ اگر مغربی یورپ کی عورتون کی حالت اسلامی سلطنت کی عورتون سے کسیطور سے قابل ترجیح ہے تو یہہ ترجیح خوش باش اور اعلی طبقہ کی عورتون تک محدود ہے اگر انگلستان کے پیشہ ور فرقون کی حالت پر غور کیا جاے تو متعصب سے متعصب عیسائی بہی اس امر کو تسلیم کریگا کہ جس خانہ غلامی اور تکالیف مین ہمارے غربا کی عورتین مبتلا ہین وہ ہرگز اون تکالیف سے کم نہین جو ترکون کی بہو بیٹیون کو برداشت کرنی پڑتی ہین٭

بیشک جس قسم کی "آزادی" ہمارے ملک کے کارخانون مین کام کرنے والی عورتون دہوبنون اور درزنون کو حاصل ہے اوس سے مشرق کی عورتین خوش قسمتی سے بالکل ناواقف

٭ منکوحہ عورتون کی ملک کے متعلق جو قانون انگلستان مین اب جاری ہوا ہے وہ سلطنت عثمانیہ مین عرصہ سے جاری تہا - ترکون مین عورتین نکاح کے بعد بہی اپنے مال پر قابض رہتی ہین -

ہین ۔ اور اوس سے نا واقف رہنا ہی اونکے لئے مفید ہے۔ جو "عزت" ایک ایسے شخص کی بی بی کی ہوتی ہے جسکی ہفتہ وار آمدنی ایک پونڈ سے بہی کم ہوتی ہے اور اوسکو اسی قلیل رقم مین اپنے بال بچون کی پرورش کرنی پڑتی ہے اوس عزت سے خدا کرے ترکون کی عورتین ہمیشہ کے لئے محروم رہین ۔ لیکن عیسائی اور اسلامی ممالک کے غربا کو مقابلہ کرنے سے (جو ہمیشہ کثیر التعداد ہوتے ہین) یہہ امر صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مسلمان عورتون کی حالت اپنی عیسائی بہنون سے بہت زیادہ اچھی اور قابل ترجیح ہے ۔ اس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ ایک یورپین ذیعزت اور شریف خاندان کی عورت ترکون کے اعلی درجہ کی عورتون سے بلحاظ تعلیم و عزت کے بڑہی ہوی ہے ۔ یہہ کہنا مشکل ہے کہ یہہ ترجیح کب تک قایم رہیگی ۔ غالباً ابہی کئی نسلون تک یہہ فرق قایم رہے گا کیونکہ ترکی عورتون کو اپنی مغربی بہنون کی برابر ہو پہنچنے کیلئے ابہی بہت سے مراتب طے کرنے ہین ۔ لیکن عبد الحمید خان ثانی نے نہایت استقلال کے ساتہہ اس مفید کام کو شروع کر دیا ہے ۔ اور اونکے عہد مین تعلیم نسوان نے جو کچہہ ترقی کی وہ تقریباً حیرت انگیز ہے ۔

اسکو بہت زیادہ عرصہ نہین گزرا کہ کسی ایسی ترکی عورت کا ملنا جو کوئی کتاب پڑہ سکتی ہو یا کسی معقول گفتگو مین شریک

ہوسکے تقریبا غیر ممکن تھا - مجھکو خوب یاد ہے کہ نو برس پیشتر جب
مین اول مرتبہ قسطنطنیہ مین آئی تو میری ترکی بہنون کو یہہ امر دیکھکر
کہ مین کتاب پڑہ سکتی ہون نہایت تعجب ہوا تھا اور اوس زمانہ
مین جو باہمی گفتگو زنانہ مین سنی جاتی تہی اوس سے "حسینان حرم"
کی قابلیت اور علم کا کوئی عمدہ اثر نہین پڑتا تہا - لیکن اب مین
باسفورس مین کشتی پر آتے جاتے ترکی عورتون کو (جنکی نسبت عام
انگریزون کا یہہ خیال ہے کہ وہ پردہ کی قید سے کبھی نہین نکل سکتین)
جدید کتابون اور زیر بحث معاملات پر معقول گفتگو کرتے ہوے سنتی ہون
منطقی اصول سے قطع نظر کرکے مین چند ایسے واقعات بیان کرتی
ہون جن سے معلوم ہوسکے کہ سلطنت عثمانیہ مین تعلیم نسوان نے
کسقدر ترقی کی ہے - یہہ امر پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ترکی عورتین صرف
تعلیم ہی کے ذریعہ سے پوری آزادی حاصل کرسکتی ہین - ہر فرقہ اور
جنس کی جہالت کا لازمی نتیجہ بیعزتی ہے - لیکن حصول علم کے بعد
بہی وہ لوگ اپنے دلی مقاصد کو نہ پہونچین تو اونہین کا قصور تصور
کرنا چاہیئے - سلطان نے اس سچے اصول کو جس سے ہمارے بہت سے
تمدنی مصلح بیخبر اور ناواقف ہین ہمیشہ پیش نظر رکہا ہے - اس سے
سلطان کی اعلی درجہ کی پولیٹکل قابلیت ثابت ہوتی ہے - انہین
تمام امور پر لحاظ کرکے سلطان نے اس مسئلہ کو بنیاد سے چھیڑا
ہے اور بیرونی واقعات کو بغیر اندرونی اصلاح کے تبدیل

کردینے کی کوشش نہین کی - اگر کوئی ترکی عورت بغیر کسی قسم
کی تعلیم اور تربیت کے اوس مجمع مین لائی جائے جسمین اوسکی
مغربی بہنین رہتی ہین تو اوسکی بعینہ وہی حالت ہوگی جو مچھلی کی
خشکی مین ہوتی ہے - پس قبل اسکے کہ اوسکو مغربی آزادی دیجائے
یہہ امر نہایت ضرور ہے کہ اوسکی حالت ایسی کر دیجاے کہ اوسکو
یہہ جدید تبدیلی تکلیف دہ اور ذلیل کرنے والی نہو - اسکے لئے جو
کوششین کیجاتی ہین وہ مفصلۂ ذیل واقعات سے ظاہر ہونگی -

سنہ ۱۹۰۸ع کے آغاز مین مینے ترکی مدرسۂ ثانیہ کو جسمین لڑکیان
تعلیم پاتی ہین معاینہ کیا - یہہ ایک نہایت عمدہ شاہی مدرسہ ہے اور
خود سلطان اوسکے سرپرست ہین - اوسمین داخل ہونے کے لئے ایک
چھوٹے پھاٹک سے گذرنا ہوتا ہے جسکی پیشانی روم کے شاہی طغرے
سے مزین ہے - مجھکو ایک دربان اسی دروازہ سے ایک وسیع کمرہ
مین لیگیا میرے داہنے ہاتھہ کیطرف ایک قوسی شکل کا نہایت خوشنما
زینہ تھا - اس زینہ سے مین ایک کمرہ مین پہونچی اور اوسکو طے کرکے
ایک دوسرے خوشنما کمرہ مین داخل ہوئی جسمین نہایت عمدہ فرش تھا
اور بیچ مین ایک بڑی میز بچھی ہوئی تھی - جسکے گرد تقریباً تیس لڑکیان
مہمانون کے استقبال کیلئے موجود تھین - میز پر بہت سے سادے کام
کے کپڑے رکھے تہے جنکو یہہ نوجوان لڑکیان اپنے استعمال کے لئے
سیتی تھین - یہہ دیکھکر میرے دلمین بے اختیار یہہ خیال پیدا ہوا

کہ کاش انگلستان کے مدرسون مین بہی عام طور سے یہی دستور جاری
ہوتا ۔ مین اس مکان کی وسعت اور نفاست پر غور کر رہی تہی کہ
ایک اوستانی نے مجہسے یہہ بیان کیا کہ پہلے محمدؐ پاشا اسمین رہتے
تہے اب باب عالی نے اسکو مدرسہ نسوان کے لئے دیدیا ہے ۔ بہرحال
اس مکان کو دیکہکر مجہکو اپنے نارتہہ ھمبرلینڈ ہاؤس اور اوس
خوشنما ہوٹل کا جواب اوسکی جگہہ بنا ہے بے اختیار خیال اگیا ۔
چہہ اوستانیون مین سے چار استانیان فرنچ بولتی تہین اور مجہکو
ہر قسم کی اطلاع دینے کیلئے تیار تہین اسی عرصہ مین مدرسے کی
مہتممہ میڈم کیلیواس آگئین اور انہون نے مجہکو مختلف پڑہنے
اور سونے کے کمرے دکہاے ۔ جو منظر ان کمرون کی کہڑکیون
سے نظر آتا ہے وہ بے انتہا خوشنما اور دلچسپ ہے ۔ خلیج قسطنطنیہ
سامنے واقع ہے جسکی ہوا ان کہڑکیون مین داخل ہوکر گولڈن
ہارن کی طرف نکل جاتی ہے ۔ اسمقام پر روشندانون کے
پیچیدہ مسئلہ کو جسپر ہمارے ملک کے مدرسہ بنانے والے باوجود سخت
کوششون کے حاوی نہین ہوے ہین ناواقف ترکی معمارون
نے نہایت خوبی سے حل کیا ہے ۔ اس مدرسہ مین تین سو بیس
لڑکیان پڑہتی ہین جنمین سے سو لڑکیان وہین رہتی ہین اور
مدرسے کیطرف سے اون کے کہانیکا انتظام کیا جاتا ہے ۔ سونے
کے کمرے وسیع اور ہوادار ہین ۔ ہر ایک لڑکی کو ایک لوہے

کی مسہری ملتی ہے جنکی چادرین اور گدے نہایت صاف اور ستہرے رہتے ہین ۔

اگر انگلستان کا کوئی بورڈنگ ہوس کسی اتفاقی آجانے والے کو ایسی پاک و صاف خوابگاہین دکہا سکے تو اوسکو نہایت قابل تعریف سمجہنا چاہیئے ۔ نصاب تعلیم مین ترکی زبان کا لکہنا پڑہنا ۔ حساب ۔ موسیقی (پیانو) مصوری ۔ گانا ۔ سادہ سینا اور گلکاری وغیرہ داخل ہے ۔ مین نے مہتممہ سے لڑکیون کے امتحان لینے کی خواہش ظاہر کی ۔ مہتممہ نے اوسکو نہایت خوشی سے منظور کیا اور آٹہہ لڑکیان جنکی عمر نو سے لیکر چودہ سال تک ہوگی فرش پر بیٹھ گئین اور رکہے ہوے نوٹس کو ہاتہہ مین لیکر گانا شروع کیا ۔ جو بلحاظ تال و سر کے بالکل درست تہا ۔ ذاتی طور سے مجہکو ترکی گانا جسکے سرون کا اختلاف مغرب کے رہنے والون کو بہت ہی کم متمیز ہوتا ہے بہت زیادہ پسند نہین ہے ۔ لیکن بظاہر ان لڑکیون کو نہایت اچہی تعلیم دی گئی ہے اور وہ ہمیشہ بذریعہ نوٹس کے گاتی ہین پیانو بہی اونہون نے نہایت عمدگی سے بجایا ۔

جس امتحان سے مجہکو بہت زیادہ خوشی ہوی وہ مصوری کشیدہ و گلکاری وغیرہ کا امتحان تہا ۔ ان کامون مین لڑکیون

کی ہوشیاری اور طباعی فی الحقیقت تعجب انگیز تھی - لیکن یہہ
معلوم کرکے مجکو سخت حیرت ہوی کہ مدرسہ ثانیہ کو قایم ہوے
صرف ایکسال ہوا ہے اور اوس سے پہلے ان لڑکیون کو ان
کامون مین جنمین اونہون نے اسقدر ترقی کی ہے کوی دخل
نہ تھا - اس مدرسہ مین دس مدرس تہے جنمین سے چہہ عورتین
تہین جو مدرسہ مین راتدن رہتی ہین اور چار مرد پڑہا کر چلے
جاتے ہین - موسیقی - مصوری اور لکہنا اوستاد سکہلاتے
ہین باقی کام سب استانیون کی ذمہ ہے - لڑکیان اعلے اور
خوش باش خاندانون کی ہین اور ہمیشہ صاف لباس پہنتی ہین
اگرچہ وہ نہایت سادی ہوتے ہین - مدرسہ کے جملہ اخراجات
تقریباً ایک سو اسی پونڈ ماہوار ہین جسمین اوستادون اور
نوکرون کی تنخواہین وغیرہ بہی شامل ہین - یہہ رقم باب عالی
کیطرف سے بہ سرپرستی سلطان ملتی ہے جنہون نے یہہ مدرسہ
خود قایم کیا ہے -

اس معاینہ کے بعد مجہکو مدرسۂ نسوان امیرگیہان کے جلسۂ
تقسیم انعام مین شریک ہونے کا موقعہ ملا - اس مدرسہ نے چند
سال کے عرصہ مین جو ترقی کی ہے وہ بہی حیرت انگیز ہے -
جلسہ مین تمام ترکی لیڈیان تہین اور اس کارروائی مین بیحد
دلچسپی ظاہر کرتی تہین - انعام مین کتابین اور سرٹیفکیٹ دیئے

جاتے تھے۔ اس مدرسہ کی صدر معلمہ فینت ہسیم اپنے شاگردوں کو اونکی اور اپنی محنت کا صلہ پاتے ہوے دیکھکر نہایت خوش معلوم ہوتی تھین۔

چونکہ تعلیم نسوان سے جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکی ہون قومی ترقی کا پورا اندازہ ہوسکتا ہے اسلیئے مینے اوسکا خصوصیت کے ساتھہ ذکر کیا ہے ورنہ سلطنت عثمانیہ بھی اس عام قاعدہ سے مستثنےٰ نہین ہے کہ جہان عورتون کی تعلیم پر اسقدر توجہ کیجاتی ہو وہان مردون کی عمدہ اور اعلےٰ تعلیم سے کس طرح غفلت یا بے پروائی ممکن ہے چنانچہ فہرست ذیل سے اون مدرسون کے نام معلوم ہون گے جو موجودہ سلطان نے خاص قسطنطنیہ مین اضافہ کئے ہین۔

مدرسۂ سول سروس شاہی۔ مدرسۂ مذکور کے ابتدائی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ۔ مدرسۂ قانونی۔ مدرسۂ تجارت۔ مدرسۂ صنعت و حرفت (جو مثل ہمارے سوتہہ کنگسٹن کالج کے ہے) مدرسۂ صنعت و حرفت نسوان۔ مدرسۂ دستکاری نسوان۔ انکے علاوہ اور بہت سے مدرسے دست کاری۔ بیطاری۔ زباندانی۔ طبی۔ فوجی۔ تعلیم کے لئے ہین۔ چند سول مدرسے بدقسمت عبد العزیز خان مرحوم نے بھی قایم کئے تھے۔ خاص دار الخلافہ مین اسوقت متوسط درجہ کے مدرسے

بیس سے کم نہون گے اور اضلاع مین بہی موجودہ سلطان نے سو مدرسون سے زیادہ قائم کئے ہین - اسمین ابتدائی مدارس شامل نہیین ہین اونکی تعداد بہی تقریبا اسیقدر ہو گی -

مفصلہ ذیل مقامات پر سلطان نے ایسے مدرسے قائم کئے ہین جنمین طلبار کالجون مین داخل ہونے کیلئے تیار کئے جاتے ہین - سمرنا[1] - مگنیشیا[2] - مناسطر[3] - جنینا[4] - بروصا[5] کراعما[6] - آدانہ[7] - کستاموفی[8] - ایدریانوپل[9] - تبریزند[10] - اسمدہ وینا س[11] - گرل جینی[12] - گیلی پولی[13] - سلونیکا[14] - خرپوٹ[15]

مفصلۂ ذیل مقامات مین وہ ابتدائی مدارس قایم ہین جہان سے لڑکے تعلیم پاکر دار الخلافت کی نارمل اسکولون مین داخل ہوتے ہین ایدریانوپل[1] - سلونیکا[2] - قیسوہ[3] - سقوطری[4] - الیینیا[5] - مناسطر[6] - سمرنا[7] - بروصا[8] - دیاربکر[9] - خرپوت[10] - سیواس[11] - قونیہ[12] - لوقاد[13] ارض روم[14] - کستاموفی[15] - موصل[16] - حمص[17] - لولی[18] - دایو[19] - بطلیس[20] - انگورا[21] -

مفصلۂ ذیل مقامات پر جدید مدارس تیار ہو چکے ہین ویا ہو رہے ہین -

اودین[1] - طرابلس[2] - رودس[3] - قوتادہ[4] - ارض روم[5] - انگورا[6] نیرعاد[7] - قیصریہ[8] - کرشیکر[9] - حلب[10] - سیواس[11]

سمرقند - بیغا - یورشلیم -
جو کوششین اور کارروائیان سلطان قومی تعلیم کے لئے
کر رہے ہین اگر اون کے نسبت کئی کتابین لکھی جائین تب بھی
اوسکا پورا اندازہ ہونا مشکل ہے - کوئی دن ایسا نہین گزرتا کہ
اس معاملہ مین سلطان کی فیاضی اور عالی ہمتی کا ثبوت نہ ملتا ہو -
ابھی تہوڑا عرصہ ہوا کہ سلطان نے دولاکھ پچاس ہزار پیاسٹر
کریٹ مین ابتدائی مدارس قائم کرنے کے لئے دیدئے - جسکے
شکریہ مین اوس جزیرہ کے مختلف شہرون کے باشندون نے
سلطان کی خدمت مین اڈریس بھیجے - اکثر ایسے واقعات قسطنطنیہ
کے اخبارون مین شایع ہوتے رہتے ہین لیکن انگریزی
اخبارون کے اسپیشل کارسپارڈنٹ کبھی اس قسم کی خبرین
اپنے اخبارون کو نہین دیتے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ انگریز ابھی تک
یہی سمجھے ہوے ہین کہ سلطنت عثمانیہ کی وہی حالت ہے
جو ڈیڑہ صدی پہلے تہی -

ان تمام واقعات کے بیان سے میرا ہرگز یہہ مطلب نہین ہے کہ سلطنت
عثمانیہ کے تعلیمی انتظام کو مکمل کرنے کے لئے مزید کارروائی کی ضرورت
نہین ہے یا وہ قرب جوار کی سلطنتون کے تعلیمی انتظام کے مقابل ہے
لیکن میرا یہہ دعوے ضرور ہے کہ تعلیم مین جو ترقی سلطنت

عثمانیہ نے ان دو سالون مین کی ہے اوسکا مقابلہ دنیا مین کوی سلطنت نہین کر سکتی - چند واقعات جو مین نے اوپر بیان کئے اوس سے میرے دعوے کی بخوبی تائید ہوتی ہے ان واقعات پر غور کرنے کے وقت یہہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ تعلیم مین جو کچھہ ترقی ہوئی وہ ایسی وقتون اور مشکلون مین کی گئی ہے جنکا مقابلہ کسی دوسری سلطنت کو نہین کرنا پڑتا اور جنکا زیادہ تر بانی مبانی وہ پادشاہ ہے جسکے آٹھہ سال کے عہد حکومت مین اوسکے ملک کی تعلیم مین بجاے ترقی کے روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے -

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ سلطان نے اپنے ملک مین اشاعت تعلیم کے لئے بہت کچھہ مالی مدد کی ہر یہہ مدد دوسرے پادشاہون کی مدد سے بالکل مختلف ہے کیونکہ سلطان کو اسکی وجہ سے بذات خود تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے - بارہا سلطان نے اس کام کے لئے اپنے قلیل صرف خاص سے بڑی بڑی رقمین عطا کی ہین - ایک مرتبہ اونہون نے اپنے (بہت سے) چاندی اور سونے کے برتن اور جواہرات فروخت کر کے اونکی قیمت کا روپیہ باب عالی کے مصارف کے واسطے سرکاری خزانہ مین داخل کر دیا ایک دوسرے موقعہ پر اونہون نے اپنے ذاتی نوکرون

کی تعداد صرف اسوجہ سے کم کردی کہ جو رقم اس طریق سے
پس انداز ہو سکے وہ رفاہ عام کے کامون مین صرف کیا جائے
اسوقت تمام یورپ مین کوئی پادشاہ اون سے زیادہ سادگی
اور کفایت شعاری کے ساتھہ نہین رہتا ہے یہہ امر زیادہ
تر قابل قدر اسوجہ سے ہے کہ سلطان کے ذاتی اخراجات
اصول سیاست بدن کے لحاظ سے اونکی خدمات کا معاوضہ
خیال کرنا چاہیئے اسلئے کہ سلطان عبدالحمید خان برخلاف
دوسرے یورپ کے پادشاہون کے جو محض سلطنت کی زیبائش
ہین یا کسی قابل اور شاطر وزیر کی مدد سے سطرنج کے پادشاہ کی
طرح چلتے پھرتے ہین خود اپنی سلطنت کے کارپرداز اور
حاکم ہین اور اون کے وزرا بجز اون کے احکام کی تعمیل
کی کچھہ اور نہین کرتے۔

تعلیم کے متعلق مین یہہ امر بیان کرنا بھول گئی تھی کہ
کہ فی سلطنت نے مدارس زراعت کے قیام کی طرف جسکی بیحد ضرورت
تھی خاص توجہ مبذول کی ہے۔ مین نے ان مدارس کو بیحد
ضروری اسوجہ سے کہا کہ تمام یورپ مین

ملاحظہ ہون مضامین متعلقہ تمدن سلطنت روس محررہ اسٹفینک
سٹیکوراف و شاہزادہ کراپوٹکن

کوی زمین روم کی زمین سے زیادہ زرخیز نہین ہے اور نہ کہین (زراعت کے قدیم طریقے کی وجہ سے) اسقدر کم پیداوار ہوتی ہے پچیس سال قبل بمقام سینٹ استفنو باب عالی کیطرف سے بطور تجربہ کے ایک قطعہ زمین کی کاشت کا انتظام کیا گیا تہا اور زراعت کی تمام جدید آلات وغیرہ منگائے گئے تھے ۔ محکمۂ ہذا ایک شخص ماہر فن مسمی بوزنے واد مین کے تحت مین چند سال تک بہت اچہی طرح چلتا رہا۔ لیکن بعد اوسکے معلوم نہین کن وجوہات سے اوسکی طرف سے توجہ اوٹہالی گئی اور وہ تمام روپیہ اور محنت ضایع ہو گئی ۔ موجودہ سلطان کے عہد مین اکوپ پادشاہ وزیر صرف خاص نے یہہ تحریک کی کہ کاشت مذکور کی دوبارہ تجدید کی جاے اور یورپ کی دوسری سلطنتون کیطرح اوسکا انتظام عمل مین آئے ۔ سلطان نے اوسکو فوراً منظور کرلیا اور اب وہ محکمہ نہایت خوبی سے چل رہا ہے یہہ مدرسہ زراعت کا اعلی نمونہ ہے جسکی شاخین بہت جلد تمام ملک مین پہیل جائین گے ۔ جو طالب العلم ختم تعلیم کے بعد سند حاصل کرلین گے اونکو وزیر صرف خاص مختلف اضلاع مین شاہی زراعتون کے انتظام کے لئے بہیجدین گے ۔ اور اسی طرح سے تمام اندرونی زراعتین بہت جلد قابل منتظمون کے ہاتہ مین آجائین گی ۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد منجملہ دوسرے امور کے سلطان
اس امر کی طرف متوجہ ہوئے کہ اونکی وسیع سلطنت کے
مختلف حصون مین آمدورفت کے عمدہ ذرایع قائم ہوجائین
ریل جاری ہونے سے پہلے سلطنت عثمانیہ کی حالت بہی یورپ
کے دوسرے ملکون کی طرح تہی اوس زمانہ مین باستثناے
چند سڑکون کے ہر ملک کی سڑکین مسافرون کیلئے بجاے آرام
کے تکلیف دہ تہین - چنانچہ سلطنت عثمانیہ کی سڑکین بہی
اس معاملہ مین اسٹریا اور روس کی سڑکون سے کسی طور
سے کم نہ تہین - لیکن جب انگریزون کی محنت اور روپیہ
اپنے وطن سے نکلکر عیسائی یورپ مین پہیلا تو اوسنے اپنے
پیچہے ایک ایسا راستہ بنا دیا جسپر "آہنی گہوڑا" کرورون من
تجارتی اسباب اور ہزارون آدمیون کو اپنے ساتہہ لیکر
دوڑنے لگا جسکی وجہ سے سلطنت عثمانیہ تجارتی میدان مین
کوسون پیچہے رہگئے - اور اوسوقت تک اوس درماندہ حالت
مین ہی جبتک کہ موجودہ سلطان نے عنان حکومت اپنے
قوی ہاتہہ مین نہ لی - موجودہ سلطان کے لئے بہی ریل کا
جاری کرنا سخت دشواریون سے خالی نہ تہا - لڑائی اور قحط
کی وجہ سے تمام ملک تباہ ہوگیا تہا اور بددیانتی اور بدنظمی
نے سلطنت کو تقریباً دیوالیہ بنا دیا تہا

ایسی حالت مین ایک کچی سڑک تیار کرنے کے لئے بہی
خرچ کا بہم پہونچنا مشکل معلوم ہوتا تہا پس اس کام کو شروع
کرنے کے لئے بغیر بیرونی بضاعت سے مدد لینے کے کوئی
اور سبیل نظر نہین آتی تہی اور بیرونی مہاجن سلطان عبد العزیز
مرحوم کے عہد مین پرامیسری نوٹ کی عدم ادائی کی وجہ سے
اپنے بضاعت کو اس کام مین لگاتے ہوے ڈرتے تہے
لیکن باوجود ان تمام وقتون کے اس معاملہ مین جو کچہہ ترقی
ہوی ہے وہ مفصلہ ذیل واقعات سے ظاہر ہو گی -

۱۸۷۲ء مین تمام ممالک محروسہ مین نو سو اٹہاون میل
ریل جاری تہی سات سو اٹہتر میل یورپین ترکی مین اور ایک
سو بہتر میل ایشیا کوچک مین - ۱۸۸۳ء مین کل ریل ایک
ہزار ستر میل ہو گئی اور ۱۸۸۶ء مین اور زیادہ ترقی کر کے
بارہ سو اکاون میل ہو گئی جسمین سے ۳۴۷ میل ایشیا کوچک
مین چار شاخون پر تقسیم تہی - ایک سمرنا سے ایدین تک - دوسری
سقوطری سے اسمدہ تک - تیسری میسینا سے تارسس اور
اور ادانہ تک - چوتہی جبینا سے ہر دو تک - آیندہ غالباً
اسی شاخ مین ترقی ہو گی کیونکہ سلطان
اپنے ملک کے اس حصہ مین تجارتی اغراض کی

ضرورت سے ذرایع آمد و رفت کو بہت کچھہ ترقی دینا چاہئے ہین - دنیا کے تمام ملکون مین بہی حصہ سرمایہ دارون کی توجہ کے قابل ہے بالخصوص ایسے وقت مین جبکہ سود کا نرخ روز بروز گہٹتا جاتا ہو اور یورپ کے مہاجنون کے دوکانون مین روپیہ بیکار بہرا پڑا ہو - اور لوگ اور لوگ یہہ سمجہتے ہون کہ اب وہ زمانہ پہر آگیا کہ روپیہ تین یا چار فیصدی سود پر بآسانی مل سکیگا ۔

یورپین ترکی مین ریل کا جاری کرنا مالی وقتون کے علاوہ ملکی دشواریون سے بہی خالی نہین ہے - انگلستان کے رہنے والے جو ہر طرف سے طوفانی سمندرون کے حلقے مین محفوظ ہین یہہ امر پورے طور سے نہین سمجہہ سکتے کہ یورپ کے براعظم مین ریل جاری کرنے سے پہلے سرمایہ دارون اور انجینیرون کے منصوبون کے علاوہ بادشاہون اور مدبران ملک کے منصوبون پر بہی نظر رکہنا ضرور ہے اور جو سلطنتون کی حفاظت کے ذمہ دار ہین اون کو اس بات کا بہی لحاظ رکہنا پڑتا ہے کہ مجوزہ ریل تجارتی اسباب سیاحون - اور مسافرون کے علاوہ دوسری کیا کیا چیزین (مثل سامان جنگ سپاہ وغیرہ کی) ایک جگہ سے دوسری جگہہ پہونچا سکتی ہے دنیا کے کسی مہذب حصہ مین یہہ سوال

یورپین ٹرکی سے زیادہ پیچیدہ نہین ہے - اس مقام پر جو
ریل ترکون کی تجارت کے لئے بے انتہا مفید ہو سکتی ہے اوسی
سے لڑائی کے وقت روسیون کو بیحد مدد ملنے کا اندیشہ ہے
پس یہ خفیف فایدہ اس کثیر نقصان کے مقابلہ مین بہت کم ہو
لیکن ایشیاء کوچک مین اس قسم کے اندیشے نہین ہین اور
اون سرسبز اور شاداب ممالک مین ریل کے جاری کرنے مین
بجز ناواقفیت سرمایہ داران انگلستان و امریکہ کوئی چیز مانع
نہین ہے اگر مالدارون کی قومی ہمدردی کی حقیقت معلوم
نہوتی تو البتہ اسوقت تک کسی انگریزی کمپنی کا ایشیاء کوچک
مین ریل جاری کرنے کا ارادہ نکرنا تعجب انگیز ہوتا - اگر کوئی
ریلوے لائین سائپرس کے مقابل سے خلیج فارس تک کھولی
جاے تو شرکاء کمپنی کے مالی فواید کے علاوہ انگریزون کو
قومی حیثیت سے بہت کچھہ پولٹیکل فائدے ہو سکتے ہین -
کیونکہ جو کوئی ایسی لائین جاری کرنیکا ارادہ کرے گا وہ
ضرور سلطان سے کچھہ پولٹکل حقوق بھی طلب کرے گا جنکا
ملنا اس خیال سے کہ سلطان ہمیشہ اس قسم کی تجاویز کی
تائید کے لئے مستعد رہتے ہین بالکل یقینی ہے بشرطیکہ یہہ
خواہشین معقول اور واجبی ہون - اگر انگلستان کی گورنمنٹ
کو ایسی آنکھین ملتین کہ وہ ٹریفل گار اسکوائیر سے آگے کی

چیزین بہی دیکہہ سکتی یا کوئی پولٹکل فرقہ آیرلینڈ کے علاوہ
کسی اور مضمون پر بحث کرنا پسند کرتا تو ابتک یہہ کام کبہی کا
شروع ہوجاتا - اور کمپنی کے اقل سود کے لئے قومی ضمانت
منظور کرلی جاتی - تہوڑا عرصہ ہوا کہ مین نے زار کے نیم سرکاری
اخبار ریلپیل گزٹ مین جو کہ لندن مین چہپتا ہے ایک مضمون
دیکہا تہا جسمین سلطان پر اسوجہ سے سخت حملہ کیا گیا تہا
کہ اونہون نے امریکہ کے ایک بڑے مالدار شخص سے جو
اوس زمانہ مین قسطنطنیہ مین مقیم تہا ملنا چاہا - ہر شخص اس
امر سے واقف ہے کہ اس اخبار کے بیہودہ اڈیٹر کا کمزور
دماغ روسی مدبران ملک کی جہوٹی خوشامد سے پہر گیا ہے
لندن کے ایک اڈیٹر کا کسی پادشاہ کی اون کوششون پر
ہنسنا جو وہ اپنی رعایا کے فائدہ کے لئے کرتا ہو بیحد شرمناک
اور قابل افسوس ہے -

حال کے واقعات سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہوگیا ہے
کہ اگر عیسائی یا یہودی سرمایہ دار ایشیا کوچک مین کوئی
کام شروع کرنا چاہین گے تو سلطان کو اس امر کا پورا
لحاظ رکہنا پڑیگا کہ اوسکے منافع سے صرف کمپنی ہی متمتع
نہو بلکہ اوسکا فائدہ ملک کو بہی پہونچے - سلطان کو اس
بات کا تجربہ ہوچکا ہے کہ سرمایہ [illegible]

آسان شکار سمجھتے ہین پس سلطانی رعایا کو اسپر پورا اطمینان
رہنا چاہیئے کہ آیندہ کوئی ایسا حق سرمایہ دارون کو نہین
دیا جاۓگا جسمین خود سلطنت عثمانیہ کو کوئی معقول فائدہ نہو۔
جس معاملہ کی طرف مین اشارہ کر رہی ہون وہ اوس ریلوے
کے متعلق ہے جو مسرز ارلنگر الٹ اور سیفلٹ
جاری کرنا چاہتے تہے۔ جو حقوق اس کمپنی کو دینے تجویز
ہوے تہے اوسکے معاوضہ مین سلطان مفصلۂ ذیل شرایط
چاہتے تہے۔ اول یہہ کہ کمپنی فوراً اسمدہ اور انگورا مین
کام شروع کردے اور انگورا سے بغداد تک لائین ملا
دیجاے۔ دوسرے یہہ کہ گورنمنٹ ان حقوق کے دینے
سے تیس برس کے بعد اوس لائین کے خرید لینے کی مجاز ہوگی
تیسرے یہہ کہ بحالت خریداری زرثمن اسطور سے ادا کیا
جائیگا کہ آخر پنجسالہ آمدنی کی اوسط کا پچاس فیصدی سالانہ
ملتا رہے گا۔

اس حق کے معاوضہ مین کہ کسی دوسرے شخص کو ان
مقامات مین ریل جاری کرنیکی اجازت نہ دیجائیگی یہہ شرایط
ایسی آسان تہین کہ کوئی موجودہ گورنمنٹ اون سے زیادہ
آسان شرایط نہین پیش کرسکتی ہے لیکن باوجود اسکے مسٹر ارلنگر
نے اونکو قبول نہین کیا اور وہ معاملہ اسوقت تک اوسیطور سے

اوجہا ہوا پڑا ہے ۔ دوسری شرط سے سلطان کی وہ معاملہ
فہمی اور فطانت ظاہر ہوتی ہے جسکا بار ہا مین ذکر کر چکی ہون
اگر انگریزی گورنمنٹ بہی اپنی ریلوی کمپنیون کو اجازت دیتے
وقت ان تمام امور کا خیال رکہتی تو آج انگریزون کو سراپیڈروڈ
واکٹش سے لوگون کا ظلم نہ اوٹہانا پڑتا ۔ فرنچ گورنمنٹ نے
اس معاملہ مین انگریزی گورنمنٹ سے زیادہ تر دور اندیشی
کی اور چند سال کے عرصہ مین وہ اپنے تمام ملک کی ریلون کی
مالک ہو جائیگی ۔ موجودہ زمانہ مین ریلوے لائینس بہت زیادہ
اہم ہو گئی ہین اور ان ذرایع آمدورشد کا ہمیشہ کے لئے کمپنیون
کے ہاتہہ مین رہنا نہایت بیجا اور مضر ہے ۔ سرمایہ دارون
کو زیادہ سے زیادہ یہی حق حاصل ہے کہ جو سرمایہ اونہون نے
لگایا ہے وہ اونکو واپس دیا جاے اور اوس کے ساتہہ
سرمایہ کو خطرہ مین ڈالنے کا معقول معاوضہ ملے ۔ سلطان
نے اپنی رعایا کی محنتون کو ہمیشہ کے لئے غیر ملک کے سرمایہ دارون
کو حوالہ کر دینے جو انکار کیا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ
وہ سوشلزم کے اصول سے جو مدبران ملک اور عام رعایا مین
روز بروز شایع ہوتے جاتے ہین بخوبی واقف ہین ۔
سلطنت عثمانیہ نے ریلون کے علاوہ سڑکون کی درستی
اور تیاری کی طرف بہی توجہ کی ہے ۔ میری یاد مین ایشیاء

کوچک اور دوسرے جزیرون کی سڑکین اس حالت مین تہین
کہ خاص خاص موسم مین اونپر گذرنا تقریباً محال تہا۔ لیکن اب وہ
یورپ کی سڑکون کی طرح پاک وصاف ہین انمین سے بعض پہ
سنگ مرمر کٹا ہوا ہے اور سخت بارش مین بہی اونپر نہایت
آسانی سے چلسکتے ہین۔ جسطرح انگلستان کے شمالی حصہ کے
متعلق یہہ شعر مشہور ہے کہ " اگر تمنے بننے سے پہلے ان سڑکون
کو دیکہا ہوتا توتم ضرور ٹوپی اتار کر جنرل ڈیڈ کو دعائین دیتے "
اسیطرح اگر اس شعر کا ترکی زبان مین ترجمہ کرکے متوفے
جنرل کی جگہ زندہ سلطان کا نام قایم کیا جاے تو اون ممالک
کے خیالات کا جہان جدید سڑکین تیار رہوی ہین پورا
اندازہ ہوسکتا ہے۔

سلطنت کے مختلف محکمون مین فوج کا محکمہ ایسا ہے
جسمین موجودہ سلطان کو تخفیف کا موقع نہین ملا سلطنت
عثمانیہ کو ہروقت ایک قوی موروثی اور بے چین دشمن
سے اندیشہ لگا رہتا ہے اور ممالک غیر مین کوئی سلطنت
ایسی نہین ہے جس سے لڑائی کے وقت سلطان کو مدد ملنے
کی پوری امید ہو۔ پس ایسی حالت مین جو بادشاہ اپنی
فوجی قوت کو ضعیف کردے اوسکو اپنے ملک وقوم اور
مذہب کا سخت دشمن تصور کرنا چاہیئے۔ لیکن اس محکمہ مین

بہی جہان تک بغیر ضعف کے ممکن تہا تخفیف کیگئی ہے - جب سے
باب عالی نے فوج مین لازمی طور سے بہرتی کرنیکا طریقہ یورپ
کی دوسری سلطنتون کی طرح اختیار کیا ہے اوس وقت سے
اوس رقم کا کثیر حصہ جو ابتک والنٹیر پر صرف ہوتا تہا عہدہ دارون
کی تعلیم اور بری اور بحری فوجون کے اسلحہ وغیرہ مین صرف
ہوتا ہے فوج سے چند ترک عہدہ دار ہر سال پروشیا مین
فنون جنگ سیکہنے کے لیے بہیجے جاتے ہین اور فوجی افسرون
کی چہوٹی چہوٹی جماعتین تمام ملک مین دورہ کرنے کیلئے نکلتی ہین
تاکہ وہ لوگ تمام ایسے مقامات سے جو لڑائی کے وقت کارآمد
ہو سکتے ہون واقف ہو جائین - ترکی واقعہ نویس جو دنیا کے
ہر حصہ مین مقرر ہین وقتاً فوقتاً اون تمام فوجی ترقیون اور
ایجادون کی اطلاع قسطنطنیہ مین کرتے رہتے ہین جنکا اختیار
کرنا وہ اپنی فوج کی تہذیب کیلئے ضروری خیال کرتے ہین
اور حتی الامکان یہہ جدید ایجادین فوراً عمل مین لائی جاتی ہین
موجودہ زمانہ کی لڑائیون مین سب سے زیادہ ریلوے توپخانہ
ہے جو فی الحال سلطان تیار کرا رہے ہین - جو لوگ اس فن کے
جاننے والے ہین اونہون نے مجہسے یہہ بیان کیا ہے کہ اگر ابکی
بار کسی دوسرے "رحم دل اور خدا پرست شمالی بادشاہ" نے
قومی اور مذہبی جوش سے بےچین ہوکر جابرانہ غضب کے واسطے

ایک قدم بہی آگے بڑہایا تو اونکا ایسا استقبال کیا جائے گا جو اون کے بزرگون کا بہی آج تک نہین ہوا ہتا۔

ترکون کی بحری قوت ہمیشہ سلطنت کا قوی بازو خیال کیا جاتا ہتا لیکن اخیر لڑائی مین اوس سے بہت زیادہ کام لینے کا موقع نہین ملا اور نہ اوس سے قوم کو کوئی معقول مدد پہونچی۔ لیکن اب مجہکو ترکون کے علاوہ اور لوگون سے معلوم ہوا ہے کہ باب عالی کی بحری قوت کبہی اسقدر قوی اور کام کے قابل نہ ہتی جیسی کہ اسوقت ہے۔ ایسی تارپیڈو کے جہازون کے اضافہ نے بحری فوج کو اس قابل کردیا ہے کہ بحری لڑائیون مین وہ اپنی قدیم نام آوری کو زندہ کرسکے۔

سر ہنری ایلیٹ سابق سفیر قسطنطنیہ کے اوس مضمون سے جسکا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے میرے اون تمام واقعات کی تائید ہوتی ہے جو سلطان عبدالحمید خان کی تخت نشینی کے وقت پیش آئے تہے۔ ان واقعات کے علاوہ سر ہنری ایلیٹ نے جو کچہہ لکہا ہے وہ مدحت پاشا اور اور اونکے تجویز کردہ آئین سلطنت کا ایک لوح ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیر مذکور نے اس معاملہ مین اپنی مورثانہ قابلیت اور پولیٹکل دماغ سے بالکل کام نہین لیا۔

سرہنری الیٹ صاف طور سے موجودہ سلطان پر یہہ الزام لگاتے ہین کہ اونکی حکمت علمی بجاے ترقی کے تنزل کیطرف مایل ہے کیونکہ سرہنری الیٹکا یہہ خیال ہے کہ اگر مدحت پاشا کے مجوزہ آئین اختیار کر لیئے جاتے تو سلطنت عثمانیہ بہت جلد اور قابل اطمینان طور سے ترقی کر جاتی -

اس مقام پر مین مدحت پاشا یا اون کے مجوزہ آئین کی نسبت کوی سخت لفظ کہنا نہین چاہتی - مدحت پاشا کے ایک قابل قدر مدبر ملک ہوسئے مین کوئی کلام نہین ہوسکتا اور اون کے مجوزہ آئین کی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ اونمین وہی تمام خوبیان اور عیوب تہے جو فوری وضع کئے ہوے قوانین اور آئین مین عموماً پاے جاتے ہین٭

٭ مدحت پاشا کے مجوزہ آئین مین سے جن مفید امور کا کانفرنس قسطنطنیہ کے پہلے جلسہ مین اعلان کیا گیا تہا وہ یہہ تہے - سلطنت کے انتظام کے لئے دو مجلسین مقرر کئے جائین - ایک مجلس مدبران ملک - دوسری مجلس وکلاء رعایا - کچہہ مدبران ملک کو سلطان مقرر کرین اور کچہہ ملک کے برآوردہ لوگون کیطرف سے منتخب کئے جائین - دوسری مجلس کے ممبرون کا تقرر بذریعہ قرعہ اندازی کے عمل مین آئے - ان دونون مجلسون کے ذمہ وہی کام ہون جو یورپ مین اس قسم کی مجلسین کرتی ہین

عرصہ ہوا کہ تاریخ نے اس بات کو پورے طور سے ثابت کر دیا ہے کہ واقعات آئین کی اس قسم کی تجویزین کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتین ۔ علم مدن بہی صاف طور سے بتا رہا ہے کہ سلطنت مثل ایک جاندار کے ہے جو بتدریج نشو و نما قبول کرتا ہے مثل ایک مکان کے ہے جسکو ایک ہوشیار معمار حسب مرضی تعمیر یا تبدیل کر سکتا ہے ۔ اسمین کچہہ شک نہین کہ مدحت پاشا کی خیر خواہانہ تجاویز کے ساتھ منصفانہ برتاو نہین کیا گیا ۔ جسکی زیادہ تر ملزم خود سر ہنری ایلیٹ کی گورنمنٹ ہے لیکن جو لوگ علم مدن سے تہوڑی سی بہی واقفیت رکہتے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ان تجاویزمین ناکامی کا اصلی سبب یہہ تہا کہ جن لوگون کے لئے یہہ آئین تجویز ہوے تہے وہ بلحاظ پولٹکل ترقی کے ہرگز اس درجہ تک

---

بقیہ صفحہ ۱۵۲ ۔ سلطنت کا مذہب اسلام قرار دیا جاے ۔ مگر ہر مذہب کے لوگ علانیہ اپنے اپنے مذہبی رسوم ادا کر سکین ۔ اخبار اور تعلیم کی آزادی منظور کیجاے ۔ ابتدائی تعلیم لازمی کر دی جاسے ۔ بلا لحاظ مذہب ہر شخص سرکاری عہدہ پانیکا مستحق سمجہا جائے ۔ مال کی حفاظت کیجاسے اور غیر ملک کے رہنے والے عرصہ دراز سے سلطنت عثمانیہ مین رہتے ہین اون کے حقوق محفوظ رہین ۔ اور سرکاری عہدہ دار بغیر معقول وجہ کے نہ موقوف ہوا کرین ۔

نہین پہونچے تھے کہ وہ اونکو چلا سکین انگلستان کے باشندے
جو صدیون سے عملی سیلف گورنمنٹ اور اپنے حقوق کے لیئے
بادشاہون سے لڑنے جہگڑنے اور عہدہ دارونسے اختلاف کرنے
اور مقامی پنچایتون اور مجلسون وغیرہ کے عادی ہین یہی سمجہتے
ہین کہ کوہ سینا پر بہی خدانے حضرت موسے کو اپنی حکومت
کی ہدایت کی تہی اور تمام ایسے بادشاہون کو جو اس قسم کے
حقوق دینے سے انکار کرتے ہین بدمعاش اور تمام ایسی قومون
کو جو ان حقوق کو طلب نہین کرتین بے وقوف خیال کرتے
ہین - ہمارے معمولی ہموطن یہہ نہین سمجہتے کہ حکومت کی مختلف
شکلین ایک خاص مقصد کے مختلف ذرایع ہین - اور جو ذریعہ
ایک قوم کے مقاصد مین کامیابی کے لئے ضروری ہو ممکن ہے
کہ وہی ذریعہ دوسری قوم کے لئے محض بیکار یا مضر ثابت ہو
جس انتظام سے لندن یا نیویارک مین رشوت ستانی مسدود
ہوسکتی ہے اوسی ذریعہ سے ممکن ہے کہ بغداد یا قسطنطنیہ مین
رشوت ستانی زیادہ ہوجاوے -

انہین تمام وجوہات پر نظر کرکے (اگرچہ مین خود انگریزی
قوم مین ہون اور آزادی کی پوری طرفدار اور جابرانہ حکومت
سے متنفر ہون) میری یہہ راے ہے کہ جو لوگ سلطان عبدالحمید
خان پر اپنے ملک کی آزادی روکنے اور جابرانہ حکمت عملی

اختیار کرنے کا الزام لگاتے ہین وہ یا تو سخت بے ایمان ہین یا
پولٹکل معاملات اور سیاست المدن کے علم سے محض ناواقف ہین
اسمین کچہہ کلام نہین ہوسکتا کہ سلطان ان خود نما مدبران ملک سے
کہین زیادہ ذکی اور فہیم ہین کیونکہ اونہون نے ان تجاویز
کے آیندہ نتایج پر غور کرکے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ
بذات خود ایسا طرز حکومت اختیار کرینگے جو اونکی رعایا کے
خواہش اور مذاق کے موافق ہو جسکے امن اور آسایش کا خداوند
تعالی نے اونکو ذمہ دار بنایا ہے -

قدیم زمانہ سے مشرق کے ایک ممتاز صاحب راے کا
جسکی تجربہ کاری اور دانائی مسلم ہے یہہ مقولہ چلا آتا ہے کہ
"بہت سے مشیرون سے معاملہ بجای رو براہ ہونے کے اور
زیادہ پیچیدہ ہوجاتا ہے" ان تمام پیچیدگیون اور اوسکے خوفناک
نتایج سے سلطان نے اپنی رعایا کو بچا لیا ہے جو لوگ قسطنطنیہ
مین رہ چکے ہین اور وہان کے باشندون کے عادات اور
خیالات سے واقف ہین اون سے مین بلا اندیشہ یہہ سوال
کرسکتی ہون کہ اگر ان تمام ممالک کا انتظام ایک نوخیز پارلیمنٹ
کے ہاتہہ مین دیدیا جاتا تو آیا اون تمام ترقیون کا امکان
تہا جو مین اوپر بیان کرچکی ہون - یا جو آیندہ کیلئے زیر تجویز ہین -
مجہکو اس امر کا پورا یقین ہے کہ ایک ایسا زمانہ ضرور

اٹہنے والا ہے جبکہ ترکون مین سیلف گورمنٹ قایم ہو جاییگی لیکن مدحت پاشا کی مجوزہ گورمنٹ سے وہ زمانہ بجاے قریب ہونے کے اور زیادہ بعید ہو جاتا۔ جو طریقہ موجودہ سلطان نے اختیار کیا ہے وہی اوس زمانہ کو قریب لاسکتا ہے ۔

عبدالحمید خان کو تخت نشین ہوے ایک ہفتہ بہی نگذرا تہا کہ ایک شخص نے جسکو اونکے چال وچلن کے دیکہنے کا بچشم خود موقعہ ملا تہا یہہ لکہا کہ "تمام اہم ملکی معاملات مین سلطان کی ذاتی راے کو بہت بڑا دخل ہے اور وہ روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور یہہ اوس قسم کی بے اصول مداخلت نہین ہے جو اونکے سابق جانشین معاملات سلطنت مین کسی فوری خیال یا دوسرے لوگون کے اغوا سے دبا کرتے تہے بلکہ موجودہ سلطان باضابطہ طور سے ہر معاملہ کو سمجہتے اور اوسپر ذاتی راے قایم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہین ۔ جو بدگمانی سلطان کو اون وزرا کی نسبت پیدا ہو گئی تہی جنہون نے سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے اخیر زمانہ مین بہت کچہہ ہنگامہ برپا کیا تہا وہ بوجہ واقفیت کے رفتہ رفتہ دور ہوتی جاتی ہے اور وزرا کے ساتہہ ایک جدید قسم کے تعلقات پیدا ہو گئے ہین ۔

سلاطین عثمانیہ کا قدیم زمانہ سے یہہ دستور تہا کہ وہ اپنے وزرا اور عامہ خلایق سے بالکل الگ رہتے تہے

موجودہ سلطان نے اس دستور کو یک قلم موقوف کرکے وزرا
کو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیدی ہے اور تمام معاملات
مین اون سے بحث و مشورہ کرتے ہین - سلطان نے تجارت اور
صنعت کو ترقی دینے اور زراعتی مدارس اور خود کاشت کے
نمونے قایم کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے* - جو عہدہ دار اونہون نے
اپنے پاس رہنے کے لیے منتخب کیے ہین وہ وہی لوگ ہین جنہون نے
مغربی تعلیم حاصل کی ہے اور نہ صرف یورپ کی زبانون بلکہ تہذیب
یورپ کے طرز خیال سے بہی بخوبی واقف ہین"

اگر اس امر کو ثابت کرنے کے واسطے کہ ایسے شخص کی ذاتی
حکومت سلطنت عثمانیہ کے لیے جمہوری سلطنت سے زیادہ مفید
ہے مشاہدہ کے علاوہ کسی اور دلیل کی ضرورت ہو تو ہم اون
بدانتظامیون کو جو خود مختار ہونے کے بعد بلگیریا مین پہیل گیئن
بطور دلیل کے پیش کرسکتے ہین - معاہدہ برلن کے بعد سے
اسوقت تک یہہ بدقسمت صوبہ ہر قسم کی بے اطمینانی اور
سازشون کا مرکز ہے - ہر ایک عہدہ اور ہر جدید تقرر پر بانی
فساد (زار روس) کو رشوت ستانی اور خودغرضانہ کارروائی

---

* یہہ تمام ارادے پورے ہوتے جاتے ہین جیسا کہ ہم اوپر
دکہا چکے ہین -

کا ایک عمدہ موقعہ ملجاتا ہے۔ گذشتہ لڑائی مین روسی سپاہی
عام طور سے یہہ کہتے تہے کہ ہم دہاقین اور مزارعین کو آزاد
کرنیکیلئے ہم آئے ہین اونکی حالت ہمارے اون رشتہ دارون
سے جنکو ہم وطن مین چہوڑکر آئے ہین بدرجہا اچہی ہے۔ اگر
بلگیریا کی پہلے سے عمدہ حالت قایم نہین رہی جسکی نسبت
کوئی شبہہ نہین ہوسکتا تو یہہ سمجہنا چاہیئے کہ باشندگان
بلگیریا کو اس تبدیلی سے بجز روسیون اور ایک حکمران
جماعت کے اور کچہہ حاصل نہوا۔

تہوڑا عرصہ ہوا کہ متعدد انگریزی اخبارون نے
ہمبرٹ پادشاہ اٹلی کا یہہ قصہ نقل کرکے بہت اونکی تعریف
کی تہی کہ ایک روز وہ کسی باغ کی سیر کو گئے تہے وہان عام رعایا
کو سیر کرتے ہوئے نہ دیکہکر دریافت کیا کہ ہماری رعایا اس
باغ سے کیون نہین فائدہ اوٹہاتی اسکے جواب مین اونسے
کہا گیا کہ آج حضور کی تشریف آوری کی وجہ سے عام لوگون
کو اندر آنے کی ممانعت ہے یہہ سنکر اونہون نے اندر
آنیکا عام حکم دیدیا اور ایک لحظہ مین تمام باغ اونکی ممنون
اور وفادار رعایا سے بہر گیا۔ اسی قسم کا واقعہ سلطان
عبدالحمید خان کو بہی پیش آیا لیکن اوسکی طرف کسی انگریزی
اخبار نے توجہ نکی ایک دن سلطان نے یلدز کو شک

کے باغ مین جسکو وہ نہایت پسند کرتے ہین کہانا کہاتے ہوے
دیکہا کہ لوگون کا ایک انبوہ کثیر باغ کے دروازہ پر جمع ہے
اور باہر سے باغ کو جہانک جہانک کر دیکہہ رہا ہے - یہہ معلوم
کرکے سلطان نے حکم دیا کہ باغ کا دروازہ فوراً کہول دیا
جاے اور سب لوگ اندر بلائے جائین - اسوقت سے یہہ
مخصوص باغ عام کر دیا گیا ہے اور ہر شخص اوسمین سیر کے
لئے جا سکتا ہے - سلطان عبدالحمید خان کے اس فعل سے
اون مغربی بادشاہون کو جنکی طرف سے بوجہ اونکی علٰحدگی
کے روزمرہ وزعامہ خلایق کے خیالات بگڑتے جاتے ہین
ایک نصیحت حاصل کرنی چاہیئے -

اس کتاب مین اون خانگی معاملات کا ذکر کرنا جسکو
بادشاہ سے لیکر فقیر تک پوشیدہ رکہنا چاہتا ہے کسیقدر
بیجا ہوگا لیکن ہر شخص جو قسطنطنیہ مین رہچکا ہے اس امر سے
بخوبی واقف ہے کہ سلطان کا طرز معاشرت بہ نسبت معمولی شاہان
مشرق کے ایک انگلش جنٹلمین سے بہت زیادہ مشابہ ہے*
منجملہ اون مالی اصلاحون کے سلطان نے حرم سرا کا خرچ بہی
بہت کم کر دیا ہے -

* یعنے سلطان کی صرف ایک بیوی ہین -

خود مختار پادشاہ کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور مشکل کام اپنی بدقسمت مجرم رعایا کی زندگی کا فیصلہ کرنا ہے مگر ہر ایک ایسے موقعہ پر سلطان عبد الحمید خان نے بجاے انصاف کے رحم سے کام لیا ہے اور اپنی تخت نشینی سے اسوقت تک کسی قتل کے حکم پر دستخط نہین کئے۔

سلطان نے جو طرز حکومت اختیار کیا ہے اوسکی کامیابی اور اوسکی وسیع سلطنت مین رہنے والون کی بہبودی ہر وقت اب صرف اس امر پر منحصر ہے کہ اونکو خوفناک سازشون اور یورپ کی بیجا دست اندازیون سے تہوڑے عرصہ کے لئے امن ملے۔ اگر انگلستان اور اوسکی معاون سلطنتین اپنی رعایا کی تمام مصیبتین اور شکایتین رفع کرنے اور اپنے ملک کے غربا اور مجرمین کو کاروباری اور مذہبی بنانے کے بعد انسانی ہمدردی اور اصلاح کے نیک کامون کے متلاشی ہین تو اونکو ایمانداری اور عام انسانی ہمدردی کے لحاظ سے اوس سلطنت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جو ایک عظیم الشان سیاہ بادل کی طرح آرچینجل سے لیکر بحر اسود تک پہیلی ہوی ہے اور ان تمام سلطنتون کو اپنی مجموعی طاقت اوس پادشاہ کے خلاف کام مین لانی چاہیئے جسکی فاقہ کش اور مظلوم رعایا کے آہ و نالے آسمان تک جاکر ناکام واپس آتے ہین۔ وہ سلطنتی

جلاوطن جو کہ سیبریا کی کانون مین کام کرتے ہین اور
وہ سلطانی اسیر جو قلعہ ترابیشکو کے تاریک قید خانون
مین مقید ہین دست بدعا ہین کہ خدا یا ہمکو "شمال کے
اس آسمانی رہنما" (زار کیونکہ وہ روسیون کا اعلےٰ مذہبی
پیشوا بھی مانا جاتا ہے) کی حکومت سے بہت جلد نجات
دے گو کہ اوسکے معاوضہ مین ہم کو عمر بھر ناگفتہ بہ ترکون
کی سلطنت مین رہنا پڑے - لیکن اگر سلطنتہاے یورپ بے
ایمانی بزدلی اور کم ہمتی کیوجہ سے اون ناپاک اور سخت
مظالم کو نہین روک سکتین جنکی نظیر دنیا کے پردہ پر ملنی
مشکل ہے تو کم از کم وہ ایک ایسے بادشاہ کو چین سے
بیٹھنے دین جو اس پرآشوب زمانہ مین نہایت استقلال
کے ساتھہ اپنی رعایا کے رفاہ اور بہبودی مین مصروف
ہے -

# فصل چہارم

## معاملات مصر

اسوقت تک میری تحریر سے سلطان کی ذمہ داری صرف
دو براعظم یورپ اور ایشیا کے متعلق معلوم ہوئی ہے
اگرچہ مغربی حکمت عملی کے لحاظ سے سلطان کے اون حقوق
کا ذکر کرنا جو اونکو بحر اسود یا نہر سویز کے پار حاصل ہین
غیر ضروری ہے لیکن اگر ہم اون دقتون اور مشکلون کا
ذکر چھوڑ دین جو گذشتہ دس سال مین سلطان کو افریقہ
مین پیش آئین تو ہمارا بیان بالکل ناتمام رہجائیگا - اگر معاملات
مصر اون تمام پیچیدگیون سے پاک وصاف ہوتے جو سلطان
کو ایشیا اور یورپ مین پیش آئین تو اونکو اپنے کام مین
نہایت آسانی ہوتی لیکن ایک قسم کے اسباب سے ہمیشہ
ایک ہی قسم کے نتایج پیدا ہوتے ہین - پس انتظام کی
خرابی - عہدہ دارون کی بے پروائی اور ممالک غیر کی
سازشون سے نیل پر بہی وہی پولٹیکل اور تمدنی بد نظمی
اور بے ترتیبی پہیلی ہوی تہی جسکا سلطان کو باسفورس
اور فرات پر مقابلہ کرنا پڑا تہا - اسمعیل پاشا خدیو مصر

جنہیر یورپ کے عیسائی اور یہودی مہاجن معمول سے زیادہ مہربان ستہے اپنی بدانتظامی اور فضول خرچی سے مصر کو سلطان عبدالحمید خان کی تخت نشینی سے پہلے ہی نہایت سخت مالی پیچیدگیون مین ڈال سکے تہے جن سے عہدہ برا ہونا نہایت مشکل بلکہ محال تہا ۔

فوج تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے بہد کی مر رہی تہی اور ملک کا محاصل جو مختلف ٹیکسون کے ذریعہ سے غریب اور مفلوک فلاحین سے نہایت دقت کے ساتھ وصول ہوتا تہا ناواجبی طور پر ممالک غیر کے مہاجنون کی جیبون مین سود کے نام سے چلاجاتا تھا ۔

سلطان عبدالحمید خان نے روسی خونریز لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد جب مصر کی طرف توجہ کی تو اونکو تہوڑی سی توجہ کے بعد معلوم ہوگیا کہ اسمٰعیل پاشا حکومت کی قابل نہین ہین ۔

شخصی سلطنت مین سب سے بڑا یہی فائدہ ہے کہ بڑے سے بڑا عہدہ دار ذرا سی قلم کی حرکت سے بغیر کسی قسم کی دقت کے اپنے جلیل القدر عہدہ سے علیحدہ ہوسکتا ہے ۔ چنانچہ اس موقعہ پر بہی ایسا ہی ہوا اور اسماعیل پاشا نے اگست ۱۸۷۹ء مین ایک روز اپنے آپکو معزول اور اپنے

بیٹے توفیق پاشا کو اپنی جگہ مصر پر حکومت کرتے ہوے پایا۔

اس امر کا فیصلہ کہ یہہ تبدیلی فلاحین کی راے مین مفید

تہی یا مضر آیندہ کے واقعات سے ہوسکیگا۔ لیکن کار لائیل کے

خیال کے مطابق "باپ بیٹے سے زیادہ حکومت کے قابل تھا" کیونکہ

اسماعیل پاشا باوجود اُن تمام نقایص کے جو اونمین تہے نہایت

مضبوط خیال اور مستقل مزاج آدمی تہے اور توفیق پاشا

باوجود اون تمام خوبیون کے جو اونمین پائی جاتی تہین نہایت

کمزور طبیعت تہے۔ میرے خیال کے موافق فلاحین اسمٰعیل

پاشا کے اون تمام مظالم کو جو وہ اپنے ذاتی فواید کی غرض سے

کرتے تہے بمقابلہ توفیق پاشا کی کمزور پالیسی کے خوشی سے

ساتھہ برداشت کرنے کیلیے آمادہ تہے۔

لیکن سلطان عبد الحمید خان بالکل مجبور تہے اور اونکو سواے

اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ توفیق پاشا کو بجاے اونکے معزول

باپ کے مقرر کرکے اونکی اصلاح اور درستی کے منتظر رہین

کیونکہ خدیو مصر کا عہدہ موروثی ہے اور اوس خاندان

کے علاوہ کوئی غیر شخص اوسپر مقرر نہین ہوسکتا اگر سلطان

کو یورپ اور ایشیا کی طرح مصر مین بہی انتخاب مین آزادی

دیجاتی تو اسمین شک نہین کہ یہان بہی اونکا انتخاب ویسا

ہی عمدہ ہوتا۔ نہر سویز کہلے ہوے چند سال گذر چکے تہے

اور ہر ایک سلطنت کو جسکے جہاز اوس سے گزرتے تہے
معاملات مصر کے ساتہہ اصلی یا فرضی دلچسپی پیدا ہو گئی تہی
چونکہ انگلستان کے دو تہائی جہاز اوس نہر سے گذرتے تہے
لہذا ہمارے ملک کو خدیو کے معاملات اور مصالح مین بڑا
دخل تہا - لیکن اسوجہ سے کہ نہر مذا کی تیاری مین فرانس
کا بہی روپیہ اور محنت صرف ہوی تہی بالآخر بہ اجازت سلطان
یہ امر قرار پایا تہا کہ مصر پر انگلستان اور فرانس دونون کی
نگرانی رہے - اسطور سے دو بڑی سلطنتون کے سفیرون
کو ناتجربہ کار اور نرم مزاج توفیق پاشا کو مشورہ دینے اور
اوسکے کامون کی نگرانی کرنے کا موقع ملگیا - اس قسم کے
دو مختلف صلاح کارون کے ہاتھ مین رہکر کسی ایسی مضبوط
گورنمنٹ کا قایم ہونا جسکی مشرقی ملکون مین ضرورت
ہوتی ہے نہایت مشکل تہا - اس انتظام پر ایک سال بہی گذرنے
نہ پایا تہا کہ ملک کے معمولی باشندون نے سیاست المدن
کے اوس باریک نکتہ کو دریافت کر لیا کہ سلطنت کی تبدیلیان
ملک کی تمدنی اور مالی حالت کو نہین بدل سکتی ہین - جیساکہ
اکثر ہماری مہذب سلطنتون کا خیال ہے - جب رعایا اس
دوہری نگرانی مین بہی اوسیطرح بہوکی اور ننگی رہی جیسی
کہ اسمٰعیل پادشاہ کی تنہا اور جابرانہ حکومت مین تہی تو اوسنے

توفیق پاشا کی کمزوری یا رحمدلی سے متوقع ہوکر اصلاح اور امن کے سلئے شور مچانا شروع کیا۔

چونکہ اس قسم کے کامون کی پیشوائی اور رہبری کے سلئے قوی دل اور مستقل مزاج لوگون کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے رعایاء مصر نے اپنے معروضات خدیو کی خدمت مین پیش کرنے کے واسطے بہادر اور قوی دل عربی پاشا کو منتخب کیا جو ایک پیدل فوج کا کرنل تہا عربی پاشا نے رعایا کی طرف سے خدیو کی خدمت مین حسب ذیل درخواستین پیش کین اول یہہ کہ خدیو اپنی بدنام اور ضرر رسان وزارت کو تبدیل کرین۔ دوسرے یہہ کہ فوج کی تعداد اٹہارہ ہزار تک بڑہا دیجاے اس قسم کی درخواستون کا ایک ایسے شخص کے ذریعہ سے پیش ہونا جو خدیو کا ملازم ہو بجاے خود ایسی بغاوت تہی جسکی سزا سواے موت کے کچہہ نہین ہوسکتی اور اسمین ذرا بہی شک نہین کہ اسمٰعیل پاشا کے سامنے اگر یہہ درخواستین پیش کیجاتین تو وہ فوراً کمر سے تمنچہ نکالکر اوسی جگہہ عربی پاشا کا کام تمام کر دیتے اور تمام ملک کی آیندہ بغاوت کا وہین خاتمہ ہوجاتا۔ لیکن یہہ جرأت توفیق پاشا مین کہان تہی اونہون نے اپنی نرم پالیسی کے موافق عربی پاشا کو کوئی صاف اور قطعی جواب نہین دیا بلکہ اوسکو بہ لطایف الحیل

نالکر اس حادثہ کی اطلاع سلطان کو دی۔ سلطان نے فوراً
اپنی معمولی مستعدی اور عادت کے موافق قوت فیصلہ سے
کام لیکر وہی طریقہ اختیار کیا جو اس قسم کی بغاوتون مین
مناسب ہوتا ہے۔

یعنے خدیو کو یہہ لکہا کہ اول امن قایم کیا جاے اور بعدہ
تحقیقات کرکے رعایا کی واجبی شکایتین رفع کردیجائین اور
قیام امن کے لئے فوج اور تحقیقات کے واسطے کمیشن
بہیجنے کا وعدہ کیا۔

سلطان کی اس تجاویز کی نسبت یہی خیال کیا جاتا تہا کہ
سلطنت ہاے انگلستان اور فرانس اوسکو پسند اور
منظور کرینگی کیونکہ مصر ہمیشہ سے سلطنت عثمانیہ کا ایک
صوبہ رہا ہے۔ سلطان اپنی ملکی مصالح اور ضرورتون کی
وجہ سے اپنا دارالخلافہ چہوڑکر اس تحقیقات کے لئے نہین
آسکتے تہے مگر اونہون نے اپنے معزز سفیرون کے بہیجنے کا
وعدہ کیا جس سے زیادہ یورپ کا کوئی بادشاہ بہی نہین
کرسکتا تہا۔

لیکن سلطنت انگلستان نے اپنی اوس قدیم اور قابل
نفرت بے اعتباری کی وجہ سے جسنے اوسکے تعلقات کو
مشرقی سلطنتون کے ساتہہ بارہا خراب کردیا ہے سلطان

کی تجویزون کو ناپسند کیا اور اونکی تعمیل مین مانع ہوئی -
اور بغیر مزید تحقیقات اسباب بغاوت ایک ایسی کیبنٹ کے
قایم کرنے پر راضی ہوگئی جسمین عربی پاشا محکمۂ فوج کے
نائب سکرٹری مقرر کئے گئے تھے - انگریزون نے
اس موقعہ پر وہی حکمت عملی اختیار کی جو انگلستان مین
نہایت کامیابی کے ساتھہ برتی جاتی ہے یعنی ہنگامہ وشور
برپا کرنے والے لوگونکو سرکاری عہدے دیکر اپنا پیچھا
چھوڑا لینا چاہا - سلطان کیطرف سے جو تجویزین پیش ہوئی
تھین اونکی جگہ درویش پاشا کی سفارت منظور کیگئی جس
سے بظاہر کسی فائدہ کی امید نہین کی جاسکتی تھی -
توفیق پاشا ہر شخص کے خوش کرنے کے خیال محال مین مبتلا
رہے اور اپنے وزرا کو بہت جلد جلد انگلستان کے
مدبران ملک کی رایون کی طرح تبدیل کرتے رہے - آخر
کار عربی پاشا کو وزیر صیغہ جنگ مقرر کیا ملکی پیچیدگیان
ان تبدیلیون کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئین یہان تک کہ
۱۱ جون ۱۸۸۲ء کو اسکندریہ مین ایک بلوہ ہوا جسکا رفع
کردینا بجز اس دوہری حکومت کے ہر سلطنت کے لئے
نہایت آسان تھا - یہہ بلوہ رفتہ رفتہ اسقدر بڑھگیا کہ
انجام کار خدیو اور اوسکے وزراء کو نہایت بزدلی کے ساتھ

اسکندریہ عرابی پاشا کے قبضہ مین چہوڑ کر بہاگ جانا پڑا ۔ بعد
ازان انگریزی بیڑے کی وہ کارروائی شروع ہوئی جسکو مسٹر
گلیڈسٹون نے بجاے جنگ کے "جنگی تدابیر" کے نام سے
موسوم کیا ہے ۔ مسٹر گلیڈسٹون کے مقلدین کو اونکی راے
اور عقل کی نسبت اسقدر خوش اعتقادی تہی کہ اس "اظہر
من الشمس" غلطی نے بہی اونکے دلون سے اونکی
عزت اور اونکی عظمت کو کم نہ ہونے دیا ۔ برے سے برے
فعل کا بہی کوئی نہ کوئی اچہا نتیجہ ضرور نکل آتا ہے پس
مسٹر گلیڈسٹون کی اس بڑی غلطی نے بہی آخرکار اس خوفناک
"دوہری حکومت" کا خاتمہ کر دیا ۔ عہدہ داران فرانس
مقیم اسکندریہ پر بہی اس ناقابل بیان کارروائی مین شریک
ہونے کے لئے زور ڈالا گیا لیکن اونہون نے صاف
انکار کر دیا اور فرانس کے امیر البحر نے اپنے جہازون کو
بندر سے ہٹا کر انگریزی امیر البحر سیمور کو تنہا فتح یابی
نیک نامی انعام پنشن اور خطاب حاصل کرنے کا موقعہ
دیا جسطرح پر یہہ عظیم الشان مہم سر ہوئی اور یہہ قابل
فخر فتح حاصل کی گئی اوسکے مفصل بیان کرنے کی اس
موقعہ پر ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ ابہی تک وہ
تمام واقعات لوگون کی یاد مین تازہ ہین لیکن بیچارے

عربی پاشا کی نسبت اسقدر کہنا انصافاً ضرور ہے کہ تمام
غیر متعصب شہادتون سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر
گلیڈسٹون کی اس بہادرانہ کارروائی کے بعد بہی عربی پاشا
خدیو کے احکام کی تعمیل اور اظہار وفاداری مین ویسا
ہی سرگرم رہا جیسا کہ پہلے تہا لیکن اوسکے ساتھہ بالکل
انصاف نہین کیا گیا توفیق پاشا نے محض ضد سے جو اکثر کزور
طبیعتون مین پائی جاتی ہے اور خودغرض صلاح کارون
کے مشورہ سے بغیر سوچے سمجھے عربی پاشا کو اپنے عہدہ سے
علیحدہ کرکے اوسکے باغی ہونے کا اعلان دیدیا۔
اوس کارروائی کے مختصر بیان سے جو اسکندریہ کی تباہی
کی باعث ہوئی بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ معاملات مصر مین
انگریزون نے اولاً سلطان کے ساتھہ بدتہذیبی اور تحقیر کا برتاو
کیا اور آخرکار اونکی سخت توہین کی اور اسکندریہ کی بغاوت
کے رفع کرنے مین سلطان کی طرف سے جو کچھہ کوششین
ہوئی اوسکے انگریز ہر طرح بر مزاحم رہے۔
اس امر کا کوئی قطعی فیصلہ کرنا کہ عربی پاشا کے اسباب
بغاوت واجبی تہے یا ناواجبی اسوقت اگر غیر ممکن نہین تو
مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ عربی پاشا کے واقف کار لوگون
کے دو فرقہ ہین اونمین سے ایک اس بات کا قایل ہے

کہ عربی پاشا ایک باغی اور سرکش گروہ کا خود غرض سرغنہ
تہا جب اوسکی درخواستیں تبدیلی انتظام کی نسبت نا منظور
ہوئیں تو اوسنے فوجی سپاہیوں کو خدیو کے برخلاف مشتعل کردیا
لیکن دوسرا فرقہ یہہ کہتا ہے کہ ایک ایسے ایماندار اور وفا
دار شخص کو جو ایمانداری کے ساتہہ خرابی انتظام سے مخالفت
کرتا ہو باغی قرار دینا سراسر ظلم تہا - اور اپنے سپاہیوں کو
ملک کے قلب میں لیجانے سے اوسکا اصلی مقصد یہہ تہا کہ
اوسکے سپاہی اون خانہ جنگیوں میں نہ شامل ہوسکیں
جو اسوقت ملک میں درپیش تہیں - بہرحال عربی پاشا کی
نسبت چاہے جو کچہہ راے قایم کیجاے لیکن اسمیں کچہہ
شک نہیں کہ سلطان عبدالحمید خان جو خدیو اور اونکی رعایا
کی پیچیدگیوں کو آسانی سے رفع کرسکتے تہے معاملات مصر
میں دخل دینے سے باز رکہے گئے - جب انگریزی فوج
اسکندریہ میں پہونچ گئی تو سلطان نے ازراہ دانشمندی
و دور اندیشی بالکل خاموشی اختیار رکی اور جو حالت خدیو
اور انگلستان کی حماقت اور ناعاقبت اندیشی سے پیدا
ہوگئی تہی اوسمیں دخل دینا مناسب نہ سمجہا - یہانتک
کہ مہذب یورپ کو سلطان اور اونکے غاصبانہ حقوق کے
درمیان فیصلہ کرنے کا موقعہ ملا - عربی پاشا باغی قرار

دیئے گئے اور مصر پر بلا اجازت سلطان المعظم انگریزی فوج لارڈ ویلزلی کی ماتحتی مین حملہ آور ہوئی - اور لارڈ ویلزلی نے ایک ایسے شخص کے مقابلہ مین فتح حاصل کرنے پر جو فنون جنگ سے محض نا آشنا بیان کیا جاتا ہے بڑے بڑے انعام پائے -

اس موقع پر واقعات جنگ مفصل طور پر بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے صرف اسقدر ظاہر کر دینا کافی ہے کہ باغی فوج کو شکست ہوگئی اور اونکا سرغنہ عربی پاشا گرفتار ہوگیا لیکن بجائے کورٹ مارشل مین تحقیقات ہوکر گولی سے مارے جانے کے جو کہ خدیو کے اعلان کا مقتضے تہا سلطنت انگلستان کے ایک ایشیائی حصہ (سیلون) مین بطور اسیر سلطانی کے نظر بند کر دیا گیا -

سلطنت انگلستان نے "تدابیر جنگ" مین فرانس کے نہ شامل ہونے سے پورا فائدہ اوٹھایا اور اسی بنا پر سلطنت فرانس کا حق نگرانی ناقابل تسلیم قرار دیکر "دوہری حکومت" کا خاتمہ کر دیا اور سلطنت انگلستان نے خدیو کی درخواست کے موافق سر ای بیرنگ لارڈ نارتھ بروک لارڈ ڈفرن اور دوسرے معزز اور عقیل آدمیون کی مدد سے مظلوم فلاحین کی آسایش اور فلاح کے لئے ہر قسم کی اصلاح

شروع کی لیکن ان اصلاحات مین بھی جہان تک ممکن ہوسکا
سلطان سے مطلق مشورہ نہین کیا گیا - انہین سے بعض
کارروائیان عجیب تہین چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ع کے آغاز مین ہر ایک
ضلع مین ایک کونسل مقرر کی گئی کہ وہ مقامی ضرورتون
کے لئے اپنے اپنے علاقہ مین ٹیکس تجویز کیا اور وصول کرے
اور ضلع کے دوسرے معاملات مین گورنمنٹ مصر کو
صلاح دیتی رہے - اسیطرح پر ایک مجلس واضع
آئین وقوانین اس غرض سے مرتب کی گئی کہ وہ سال
مین چار مرتبہ اجلاس کیا کرے اور جو عرائض خدیو
کے پاس پیش ہون اونپر غور کرے اور سالانہ موازنہ
اور دوسرے عام معاملات مین اپنی بیش بہا راے
سے خدیو کی مدد کرتی رہے لیکن عربی پاشا کی شکست
یا بعد کی دوسری مدبرانہ کارروائیون سے جنکا ہم اوپر
ذکر کر چکے ہین سلطنت انگلستان اور مصر کی پیچیدگیون
کا رفع ہونا محال تھا - اور انگریزی فوج کا ایک غیر محدود
زمانہ تک مصر مین پڑا رہنا ضرور ہو گیا - جو کارروائی
انگریزون نے اسکندریہ مین کی تہی اوسکی وجہ سے سلطان
کے ممالک افریقہ مین نہایت تیزی کے ساتھ ایک عام
بددلی پہیل گئی اور سوڈان کی وحشی قومون نے یہہ سمجہکر

کہ سلطان اور غیر ملک کی فوجون مین لڑائی ہوئی تھی
جسمین غیر ملک کی فوجون کو غلبہ رہا علانیہ بغاوت اختیار
کی اون مصری افواج کا جو دار الخلافتہ سے فاصلہ پر تھین
محاصرہ کر لیا۔ سلطنت انگلستان کو جسنے خدیو کی قوت
کو درہم برہم کر دیا تھا بدنصیب محصورین کی جانون کا
ذمہ دار اور محافظ بنا پڑا۔ اگرچہ انگلستان کے پولٹیکل
فرقون مین سے ایک چھوٹے سے فرقہ کی یہہ راے تھی کہ
یہہ ذمہ داری ہرگز نہ لی جاے اور محصورین اپنی قسمت
پر چھوڑ دیے جائین لیکن اس قسم کی رسوائی اور بدنامی
کو مسٹر گلیڈسٹون جنمین انگلستان کی اگلی شان وشوکت
کے کچھہ کچھہ نشان پائے جاتے ہین ہرگز گوارا نہین کرسکتے
تھے۔ چنانچہ اول جنرل ہکس ایک مختصر فوج کے ساتھہ
محصورین کی مدد کے لئے بھیجے گئے اور جب اونکی تمام فوج
محاصرین کے ہاتون سے ماری جاچکی تب جنرل بیکر دوسری
فوج کی ساتھہ روانہ ہوے مگر اسکا بھی وہی انجام ہوا۔
اسکے بعد جنرل گارڈن نے وادی خرطوم کا مشہور سفر
اختیار کیا۔ اِس بہادر اور جری شخص کے اخیر سوانحہ
عمری کو اس موقعہ پر بیان کرنے کی کوئی ضرورت
نہین معلوم ہوتی کیونکہ وہ تمام واقعات موجودہ

نسلون کی یاد مین تازہ ہین - خرطوم کا محاصرہ اور اوسکی
دلیرانہ حفاظت جنرل گارڈن کے لئے فتحمندی اور نیک
نامی کا تمغہ اور اونکی قوم کے واسطے کلنگ کا ٹیکا ہنکر ہمیشہ
جھلکتا رہیگا - لارڈ سالسبری کے وزیر ہوئے کے بعد خیر خواہان
مصر کی امیدین تازہ ہوگئین اور اونکو یہہ سمجھنے کا موقعہ ملا
کہ فتح خرطوم کے بعد جو پیچیدگیان پڑگئی تہین وہ اب بہت
جلد رفع ہوجائینگی چنانچہ اگسٹ ۱۸۸۵ع مین سر ڈرمونڈ
والف بطور سفیر خاص سلطان کی خدمت مین معاملات مصر کے
متعلق گفتگو کرنے کیلئے بہیجے گئے یہہ کارروائی ہر طرح نہایت
معقول معلوم ہوتی تہی کیونکہ جو ہدایتین اونکو کی گئی تہین
اور جو حال مین طبع ہوی ہین اون سے مترشح ہوتا تہا کہ
سلطنت انگلستان نے سلطان عبد الحمید خان سے اوس
غیر معمولی اور غیر مہذب برتاو کی معذرت کی ہے جو سابق
گورنمنٹ نے اونکے حقوق شاہی کو نظر انداز کرکے اونکے
ساتھہ کیا تہا جسمین سے ایک فقرہ یہہ ہے " کوئین وکٹوریہ
کی گورنمنٹ کی یہہ خواہش ہے کہ وہ سلطان عبد الحمید خان
کے اون حقوق پر پورا لحاظ رکہے جو اونکو بحیثیت شاہنشاہ
مصر اون معاہدات اور دستاویزات کے ذریعہ سے حاصل ہین
جسکی پابندی قانون بین الممالک کے لحاظ سے ضروری ہے

کوئین وکٹوریہ کی گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ سلطان کے واجبی اقتدارات مصر پر تسلیم کرنے سے اونکی وقعت مسلمانون مین جو کثرت سے اونکی رعایا مین داخل ہین راسخ ہوجائیگی – علاوہ اسکے اوسکو یہہ بہی یقین ہے کہ سلطان ملک کے اون حصونمین جنمین ابہی بغاوت ہوچکی ہے عمدہ انتظام اور امن قایم کرنے مین بہت کچہہ مدد دے سکتے ہین – اگر سلطان اس انتظام مین کوئین وکٹوریہ کی گورنمنٹ کی مدد کرین گے تو خدیو کی مسلمان رعایا کے دلپر عمدہ اثر ہوگا اور تمام وہ بدگمانیان جو ایک غیرمذہب کے حاکم ہوجانے کے متعلق پہیلی ہوئی ہین رفع ہوجاوینگی – علاوہ اسکے سلطان کی حکومت مین ایسی مختلف قومین ہین جنمین سے وہ سپاہی بہرتی ہوسکتے ہین جنکو مصر کے جنوبی حصہ کی آب وہوا مضر نہین ہے پس سلطان ایسی بہادر فوجین مہیا کرسکتے ہین – جنکو بمقابلہ باغیون کے آب وہوا یا دوسری ملکی خصوصیات کی وجہ سے زیادہ نقصان پہونچنے کا اندیشہ نہوگا" – اس سے صاف ظاہر ہے کہ لارڈ سالسبری نے ان الفاظ مین مسٹر گلیڈسٹون پر جو نکتہ چینی کی وہ ایسی ہے جو اونہون نے بحیثیت ایک ممبر ہوس آف لارڈس کے نہین کی تہی – سلطان کے مصر پر حقوق شاہی – اور اونکا

خلیفه اسلام ہوتا - اور اس وجه سے شمالی مصر کی وحشی
قومون پر اونکا اثر - اور ترکی فوج کی بہادری یہہ سب
چیزین تسلیم کی گئین اور اسی بنا پر یہہ قرار پایا که مصر کا
قیام امن صرف انگریزون پر چہوڑدیا جاے بلکه اوسکے
اصلی مستحق پادشاه کے سپرد ہو - اس مراسله کا منشا
لبرل پارٹی کی تمام پالیسی کو تبدیل کردینا تھا کیونکه ۱۸۸۲ع
مین اسکندریه کی کارروائی اور بعد کے طرز عمل سے صاف
ظاہر ہوتا تہا که سلطان کا معاملات مصر مین کوئی حق یا
اقتدار تسلیم نہین کیا جاتا ہے - لارڈ گرینڈویلی وزیر خارجه
انگلستان کی برطرفی سے ایکسال پیشتر یہہ حکمت اور زیاده
مستحکم ہوگئی تہی اسلئے که فروری ۱۸۸۴ع مین سفیر دولت
عثمانیه مقیم لندن نے لارڈ گرینڈویلی کو ایک مراسله دیا جسمین
صاف طور پر بحیثیت شہنشاه مصر یہہ خواہش کی گئی تہی
که وہان کے قیام امن اور وہانسے انتظام کا مسئله اونکے
اختیار مین دیدیا جاے اور انگریزی فوج بہت جلد وہانسے
اوٹہالی جاے تاکه بجاے اوسکے ترکی فوج بہیجی جاسکے -
اسکے بعد دو اور مراسله اس مضمون کے ایک اٹہاروین
مارچ ۱۸۸۴ع کو اور دوسرا بارہوین اپریل ۱۸۸۴ع بہیجے
گئے لیکن ان تمام مراسلات پر وزارت خارجه انگلستان

نے بجز خاموشی کے اور کچھہ نہین کیا جنرل گارڈن نے جوکہ
معاملات مصر سے بہ نسبت لارڈ گرینڈ ویلی کے زیادہ تر واقف تہے
شروع سنہ ۱۸۸۵ع مین صاف طور پر ظاہر کر دیا تہا کہ صرف تین
ہزار ترکی سپاہیون کے ذریعہ سے وہ اس معاملہ کو نہایت
آسانی کے ساتہہ سرانجام دیسکتے ہین لیکن اس بہادر اور
وفادار شخص کی اس درخواست پر بہی مثل دوسری درخواستون
کے مسٹر گلیڈسٹون کی وزارت نے مطلق لحاظ نہین کیا*
آخرکار سلطان نے جو سنہ ۱۸۸۵ع مین ایک مراسلہ بہیجا جسمین مصر
کے موجودہ انتظام پر بے اطمینانی ظاہر کی اور اپنے حقوق
اور اپنے ملک مصر مین اپنی فوج کے ذریعہ سے امن قایم
کرنے پر بہت زور دیا۔ اس مراسلہ کے جواب مین لارڈ
سالسبری نے اگست سنہ ۱۸۸۵ع مین سر ڈرمینڈ والف کو
بہیجا اور اونکو وہ ہدایتین کین جنکا ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔
سفیر مذکور نے سلطان سے اول ملاقات مین بیان کیا
کہ اونکے بہیجے جانے کا خاص مقصد یہ ہے کہ مصر کا از سر نو

* جنرل گارڈن کے علاوہ اور عہدہ دار بہی گورنمنٹ انگلستان کو وقتاً فوقتاً
اون دقتون سے مطلع کرتے رہے ہین جو مصر مین قیام فوج سے پیش آنے
والی ہین لیکن گورنمنٹ نے اونپر کچہہ لحاظ نہین کیا۔

انتظام کیا جاے اور سلطان کے حقوق پر پورا لحاظ رکھا جاے
چنانچہ ۲۴ اکٹوبر ۱۸۸۵ء کو ایک معاہدہ انگلستان اور سلطنت
عثمانیہ کے درمیان بدین مضمون تحریر ہوا کہ دونون سلطنتون
کی طرف سے چند معزز سفیر مصر کو بھیجے جائین اور وہ لوگ
خدیو کے مشورہ سے وہان کے حالات کی نسبت ایک رپورٹ
مرتب کرین اور آیندہ کے عمدہ انتظام اور قیام امن کی نسبت
تجویزین پیش کرین علاوہ برین یہ بھی قرار پایا کہ اس معاہدہ
کی تعمیل کے بعد ایک دوسرا معاہدہ تحریر کیا جاے جسمین سلطنت
انگلستان اپنی فوج کو مصر سے اوٹھا لینے کیواسطے ایک وقت
معین اور مقرر کردے - اس معاہدہ کے موافق سرڈرو
مینڈ والیف انگلستان کی طرف سے ایلچی سفیر مقرر ہوے
اونہون نے اپنی آخری رپورٹ مین نہایت سادگی سے
گورنمنٹ انگریزی کا اصل مقصد اسطور سے ظاہر کیا ہے
"انگلستان کو سب سے زیادہ اس امر کا خیال ہے کہ
ہندوستان کا راستہ بلا کسی مزاحمت کے کھلا رہے
اور یہ صرف اوسی حالت مین ممکن ہے کہ مصر کی پولٹیکل
حالت قابل اطمینان ہو اور اوسکو کسی حملہ یا بغاوت کا اندیشہ
نہو رعایا خوش حال اور انتظام اچھا رہے"
سلطنت عثمانیہ سے تمام دوست سرڈرومینڈ والف کے

نہایت مشکور ہین کہ اونہون نے نہایت ایماندار لسپس تمام چیزین
اصلی اور صاف طور پر بیان کین اور فلاحین کی اصلاح
کو اپنی گورنمنٹ کا اصلی مقصد قرار نہین دیا اور انگلستان
کے ناتجربہ کار مدبران ملک کو جنکی نظر انگلستان کے آئین
وقوانین کو بجز خاص خاص حالتون کے جاری کرنا سراسر غلطی ہے
ہم چاہتے ہین کہ سر بنری ایلیٹ بہی اس مدبرانہ راے کو بغور
ملاحظہ فرمائین -

سر ڈرو مینڈ والف نے سلطنت فرانس کے حقوق کا جو ذکر
کیا ہے ہمارے نزدیک وہ بالکل قابل توجہ نہین - سر ڈرومینڈ
والف نے فرانس کے حق کی نسبت بڑا زور اسبات پر دیا ہے
کہ نہر سویز کی اصلی بانی سلطنت فرانس تہی اسمین کچہہ شک
نہین کہ جس شخص نے پہلے یہہ تجویز پیش کی وہ فرانس کا
باشندہ تہا اور نہر مذکور کی تیاری مین روپیہ بہی باشندگان
فرانس کا زیادہ صرف ہوا لیکن یہ محض ایک تجارتی معاملہ ہے
جس سے ملکی اور انتظامی استحقاق کو کوئی تعلق نہین ہے
اگر اوسکو کوئی حق ہے تو صرف اسقدر کہ نہر کے منافع کی
واجب الادا رقم برابر ادا ہوتی رہے - چونکہ اہل فرانس
ستائی مین مشہور ہین لہذا اونکا اس امر پر فخر کرنا کہ یہہ
بڑا کام اونکے ایک ہموطن نے کیا ہے کچہہ تعجب انگریز نہین

ہے - مگر صرف یہہ وجہہ معاملات مصر مین دخل دینے کے
لئے قانون بین الممالک کی روسے کافی نہین سمجھی جاسکتی -
البتہ سرڈرومنڈ والف کا یہ خیال کہ سلطنت فرانس کو انگلستان
کی ساتہہ معاملات مصر مین شریک رہنے کیلئے یہی حق کافی
ہے کہ وہ ایک عرصہ سے شریک انتظام رہی ہے چندان
بیجا نہ تھا - فرانس کا یہ حق شرکت صرف اسوجہ سے ضعیف
ہو گیا کہ اونکے امیر البحر کی سمجہہ مین یہہ بات نہین آئی کہ جب
امن کے وقت سلطنت فرانس شریک انتظام تہی تو جنگ
کے وقت شریک نہ رہنے کی کیا وجہہ ہو سکتی ہے اور اسلئے
اوہنون نے مدد دینے سے بالکل انکار کیا اور انگلستان کو
شرکت فسخ کر دینے کے لئے ایک عمدہ حجت ملگئی ورنہ
درحقیقت فرانس کو معاملات مصر مین تمام وہی حقوق
حاصل ہین جنکا دعویدار انگلستان ہے - سرڈرومنڈ والف
انگلستان کا کوئی حق بجز اسکے نہین ثابت کر سکے ہین کہ نہر
سویز سے جسقدر مال گزرتا ہے اوس مین سے تین چوتہائی
برٹش انڈیا اور انگلستان کے دوسرے مقبوضہ مقامات
کو جاتا ہے - چونکہ گورنمنٹ انگلستان کو مصر کی گورنمنٹ
پر باوجود سلطانی مدد کے اس امر کا اطمینان نہین ہے کہ وہ
نہر سویز کو تمام حملون سے محفوظ اور اوسکو ہر قوم کے لئے

کہلا رکہہ سکے گی اسلئے اوسنے وہ حکمت عملی اختیار کی جسکے باعث سے اوسکے قدیم دوست سلطنت سے اوسکے دوستانہ تعلق ترک ہوئے جاتے ہین اور اوسکو لکہوکہا روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے اور دوسری سلطنتون کے رشک کی وجہ سے یہ بہی اندیشہ ہے کہ علاوہ ان نقصانات کے شاید بہت عزیز جانونکا بہی نقصان اوٹہانا پڑے - جسوقت سلطنت عثمانیہ اس امر کو ثابت کر دیگی کہ وہ نہر سویز کی پورے طور پر حفاظت کر سکتی ہے تو اوسوقت انگلستان کو مصر مین ایک سپاہی کے رکہنے کا بہی حق باقی نرہے گا - یہہ ممکن ہے کہ خدیو خاص خاص عہدہ دارون کو اپنے مالی یا عدالتی انتظام کے لئے رکہہ لین لیکن اونکا رہنا محض خدیو کی مرضی پر منحصر ہوگا اور اونکے ساتہہ وہی برتاؤ کیا جائیگا جو خاص مصر کے رہنے والے ملازمون سے کیا جاتا ہے -

مسٹر ڈرومنڈ اولف کی سفارت کی ناکامیابی اور معاہدہ ۱۸۸۷ع سے سلطان کے انکار کی نسبت چند غلط فہمیان پہیلی ہوئی ہین جنکا رفع کر دینا اس مقام پر ضرور ہے - انگریزی اخبارون اور معمولی مدبران ملک کا یہ خیال ہے کہ سلطان عبدالحمید خان نے اس معاہدہ کو یورپ کی اون بڑی بڑی سلطنتون کے اغوا کی وجہ سے جنکو انگلستان سے رشک و حسد ہے

نامنظور کردیا اگر اون سلطنتون کیطرف سے کوئی اشارہ نہوتا تو سلطان اوس مفید شرایط سے جو سر ڈرمنڈ والف نے پیش کی تہین ہرگز انکار نہ کرتے - یہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ روس اور فرانس کی سلطنتون نے فرقہ صوفیا اور علمائے کے مذہبی تعصب کو تحریک دیکر اور سلطان عبدالعزیز خان کی حالت یاد دلا کر دہمکی اور خوشامد سے سلطان عبدالحمید خان کو جو کہ ایک نیک مگر غیر مستقل اور متلون مزاج آدمی ہین اوس معاہدہ پر دستخط کرنے سے باز رکہا جسکے ذریعے ایک غیر سلطنت کو اونکے ملک مین حسب خواہش فوجی مداخلت کرنیکا حق پیدا ہوا جاتا تہا -

ان خیالات کی صحت اور غلطی مفصلۂ ذیل واقعات سے ظاہر ہوسکتی ہے -

فرانس اور روس کا اس معاہدہ سے مخالف ہونا ہرگز بعید از قیاس نہین ہے بلکہ اونکے اختلاف کا فرض کر لینا اس موقعہ پر بالکل قرین قیاس ہے - سلطنت فرانس کا اوس اقتدار کو ناجایز تصور کرنا جو انگلستان مصر مین بلا کسی حق کے حاصل کرنا چاہتا تھا بالکل واجبی اور فطرتی تہا اور سلطنت روس اور انگلستان کی رقابت جو ایک عرصہ سے مشرقی معاملات کی وجہ سے چلی آتی ہے وہ کچھہ پوشیدہ نہین ہے -

پس ایم ایم ڈی مونٹیلو اور نیلیڈاف کا اس معاہدہ سے
اختلاف کرنا بالکل تعجب انگریز نہین ہوسکتا لیکن یہ بات کہ
اس اختلاف کو سلطان کی کمزوری طبیعت کی وجہ سے کامیابی
ہوئی کوئی شخص جسکو سلطان عبد الحمید خان سے گذشتہ
دس سال کے حالات سے واقفیت ہے ہرگز تسلیم نہین کرسکتا
ایک ایسے شخص پر جس نے ۱۸۷۷ء مین بے شمار فوجون کے
مقابلہ مین بے یار و مددگار اپنے حقوق شاہی کا فیصلہ
صرف لڑائی کے آخر نتیجہ پر منحصر کر دیا ہو اور جس نے
ایسے مشکل وقت مین جبکہ دشمن دروازہ تک پہونچ گیا ہو
اور اوسکے خوف زدہ وزراء بھاگنے کی صلاح دیتے ہون
اپنے دار الخلافت کے چھوڑنے سے انکار کر دیا ہو اوسپر غیر
مستقل مزاجی کا الزام لگانا سراسر جنون ہے ۔
جو لوگ کہ اس قسم کی بیہودہ باتین تحریر کرتے ہین اونکو
منطق کا وہ "قاعدہ اختصار" پیش نظر رکھنا چاہیئے جسمین
بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک واقعہ کی نسبت محض وہ سادہ
بیان جس سے اوسکی کافی تشریح ہو جائے ہمیشہ قابل
تسلیم ہوتا ہے ۔
اس معاہدہ اور اسکے قبل کے واقعات پر تھوڑا سا غور کرنے
کے بعد ہر ایک بے تعصب اور ذی فہم مدبر ملک سمجھہ سکتا ہے

که بلاتحریک سفیران روس اور فرانس بهی سلطان کا
اس معاهده کو نامنظور کرنا قرین مصلحت تها اگر کوئی
ایماندار اور منصف مزاج شخص تهوڑی دیر کے لئیے
اپنے آپکو سلطان کی جگهه فرض کرکے اس معامله کو اونکی
نگاه سے دیکهے تو اوسکو فوراً معلوم هوجائے که سلطان
نے جوکچهه کیا وه بالکل واجبی تها -

ناظرین کو یهه بات معلوم هے که ۱۸۸۵ء مین سلطان نے
سلطنت انگلستان پر معاملات مصر اور وهان سے انگریزی
فوج اوٹها لینے کی بابت کسقدر زور ڈالا تها لیکن مسٹر
گلیڈسٹون کی گورنمنٹ نے اوسپر مطلق توجه نهین کی البته
لارڈ سالسبری نے آپنے وزیر هونے کے بعد اسباره مین مراسلت
شروع کی جس سے بظاهر یهه معلوم هوتا تها که سلطان کی
وه خواهشین جنکو ظاهر کئیے هوے ایک عرصه گذر گیا هے
اب پوری هوجائینگی - لیکن معاملهٔ مصر مین فوری تبدیلی
مشکل اور کسیقدر نامناسب معلوم هوتی تهی اسلئیے یهه قرار
پایا که پہلے ایک ابتدائی معاهده هو جسکی رو سے تحقیقات
شروع کیجاے اور اس عرصهٔ تحقیقات مین فریقین کو
تبدیلی کے واسطے تیار هو جانیکا موقع ملے - اس عرصه
نے دو سال کا طول کهینچا اسقدر عرصهٔ درازکے بعد سلطان

کو پوری امید تھی کہ جب معاہدہ اخیر منظوری کے لئے پیش
ہوگا تو اوسمین مصر سے قبضہ اور فوج اوٹھا لینے کے متعلق
صاف صاف شرایط درج کئے جائینگے لیکن اسقدر عرصہ گذرنی
کے بعد نہر سویز مین آزادی کے ساتھ جہاز رانی کی مزید
حفاظت کیلئے ایک دوسرے معاہدہ کی خواہش ظاہر کیگئی جسکی
حقیقتاً کوئی ضرورت نہ تھی اور سلطان کے سامنے مفصلہ
ذیل شرط پیش کیگئی۔ "چونکہ سوڈان کی غیر معمولی حالت اور
مصر کی پولیٹیکل پیچیدگیون کی وجہ سے مصر کی سرحدی حفاظت اور
اندرونی قیام امن کیلئے کچھہ عرصہ تک معمولی انتظام ضروری ہے
لہذا سلطنت انگلستان فوجی حفاظت اور ملکی انتظام اپنے ذمہ
لیتی ہے اور ان اغراض کے لئے وہ جسقدر مناسب تصور کرے
مصر مین فوج رکھے گی اور مصری فوج کے معاینہ کا وقتاً فوقتاً
حسب ضرورت انتظام کرتی رہے گی انگریزی فوج اور عام انتظام
کے اوٹھا لینے کے متعلق جو قرار ہوا ہے اوسکی تعمیل
موجودہ عہدنامہ کے دفعہ پانچ کے موافق ہوگی۔

فقرہ مذکورہ بالا جسکے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ نہایت
دوراندیشی سے مبہم رکھا گیا ہے جس سے سلطنت
انگلستان کسی شرط کی پابند نہین رہتی۔ سوڈان کی حالت جو
غیر معمولی بیان کیجاتی ہے وہ ہرگز ایسی خراب نہ تھی جیسی کہ

اوس سے دو سال پیشتر تہی۔ جبکہ لارڈ سالسبری نے
سوڈان پر سلطان کے دباؤ کو تسلیم کرکے اونکی فوج کے قیام کو
مصر مین ضروری تصور کیا تہا پس یہہ بات کسیطور سے
سمجہہ مین نہین آتی کہ ۱۸۸۶ء مین انگریزی فوج کا سرحدی
حفاظت کے لئے رکہنا اور انگریزی عہدہ دارون کا قیام
انتظام ملک کے لئے کس بنا پر ضروری سمجہا گیا۔
دفعہ پانچ جبکا اوپر ذکر ہوا ہے ہرگز دفعہ چار سے زیادہ
اطمینان دینے والی نہ تہی جسمین یہہ قرار دیا گیا تہا کہ انگریزی
فوج کے قیام کا زمانہ زیادہ سے زیادہ تین سال ہوگا لیکن
اگر کسی اندرونی یا بیرونی خطرہ کی وجہ سے تخلیہ ملتوی رکہنا
ضروری معلوم ہو تو خطرہ کے رفع ہونے تک تخلیہ ملتوی
رہیگا۔ اور اس تخلیہ کے بعد بہی فوج دو سال تک انگریزی
انتظام مین رہیگی یہہ شرائط گو بجاے خود بہی قابل
اطمینان نہ تہے لیکن اس دفعہ کے اخیر حصہ کی وجہ سے
سلطان اوسکو کسیطور سے منظور ہی نہین کر سکتے تہے۔ دفعہ
ہذا کے اخیر حصہ مین یہہ قرار پایا تہا کہ اگر بیرونی حملہ کے
اندیشہ کے کافی اسباب موجود ہون یا اندرونی امن
مین خلل واقع ہو یا خدیو مصر اداے حقوق سلطانی یا
فرائض ملکی مین تساہل کرین تو سلطنت عثمانیہ کو مصر پر

بزور قبضہ کر لینے کا اختیار ہوگا لیکن اسصورت مین انگلستان کے حقوق سلطان کے مساوی سمجھے جائین گے - یہہ دونون دفعات سلطان کی نامنظوری معاہدہ کے لیئے ایسے کافی وجوہات ہین کہ فرانس کی دہمکی یا روس کی خوشامد کو انکار معاہدہ کا سبب قرار دینے کی کوئی ضرورت باقی نہین رہتی -

سفیرون کی واپسی کے بعد سلطنت انگلستان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اوس سے معاملات مصر کی پیچیدگیون کے جلد رفع ہونے کی بظاہر کوئی امید نہین معلوم ہوتی - کچہہ عرصہ ہوا کہ انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ نے ہوس آف کامنس مین یہہ بیان کیا کہ مصر مین ہماری جو پہلی حالت تہی اوسمین کوئی تبدیلی بجز اسکے نہین ہوئی کہ جو کچہہ ہمارا روپیہ اور وقت سلطان کے اظہار دوستی مین صرف ہوا اوسکا نتیجہ ہمکو ملگیا کیونکہ سلطنت عثمانیہ نے مصر مین انگلستان کے حقوق کو تسلیم کر لیا ہے اور اب وہان ہمارا قیام سلطان کی رضامندی سے ہے - جب اس امر پر لحاظ کیا جاتا ہے کہ سلطان عبد الحمید خان ثانی ایک لمحہ کے لئے بہی اپنے اون حقوق سے جو اون کو مصر پر حاصل ہین

دست کش نہین ہوئے بلکہ ایک زبردست قوت سے
مجبور ہو گئے ہین اور مصر مین وہ انگریزی فوج کے
قیام کو صریحاً قانون بین الممالک کی خلاف ورزی سمجھتے
ہین تو انڈر سیکریٹری آف اسٹیٹ کا بیان بہ نسبت
سی پی کے زیادہ تر حکمت عملی پر مبنی معلوم ہوتا ہے
حقیقت امر یہہ ہے کہ اس نہر کی حفاظت کے لئے جو
بیہودہ طور پر شور و غل مچایا جاتا ہے وہ بالکل بیجا اور
غیر ضروری ہے اسلئے کہ جو خندق مسٹر ڈی لیسپس
نے کھود دی تھی وہ کسی طور سے انگلستان کی مشرقی
سلطنت کی آمد و رفت کے واسطے ضروری نہین ہے
امن کے وقت اوسمین آزادی کے ساتھ جہاز رانی
کی نسبت کوئی سوال پیدا نہین ہوتا اور لڑائی کے
وقت ہندوستان پہونچنے کے لئے وہ ہرگز قابل
اطمینان راستہ نہین ہو سکتا ۔
اگر بدنیتی سے اوسکے تنگ حصہ مین کسی جہاز کے بند
کر دینے یا ڈبا دینے کی کوشش کی جاوے تو بیشمار بحری
یا بری فوج بہی اوسکو نہین روک سکتی ہے بے حد
تعویق اور اون اخراجات کے لحاظ سے جو اس راستہ
مین پڑتے ہین یہہ امر مشتبہہ ہے کہ یہہ نہر دنیا کی تجارت

کے لیئے بے انتہا مفید ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

تمام بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر پر یقین رکھنا چاہیئے کہ سلطان عبدالحمید خان کبھی کسی ایسے معاہدہ پر دستخط نہین کرین گے جو اونکے حقوق شہنشاہی مصر مین مخل ہو اور تمام ایسے انتظامات مین جنمین اس امر کا لحاظ نہ رکھا جائیگا یقیناً ناکامیابی ہوگی ہمکو امید ہے کہ انگلستان کی عام رعایا اس معاملہ مین اپنے پولیٹکل پیشواؤن سے زیادہ تر دوراندیشی کو کام مین لائیگی اور جسوقت ایرلینڈ کے معاملات جو کہ اسوقت مصر سے کم نہین قابل اطمینان طریقہ پر فیصل ہو جائینگے تو وہ خود اپنے وکلاء کے ذریعہ سے اس پر زور دے گی کہ اونکے ملک کی فوجین ایک منٹ کے لیئے بھی مصر مین نہ چھوڑی جائین اور اون سے ہرگز وہ کام نہ لیا جاے جسکو اون سے زیادہ اچھی طرح دوسرے لوگ انجام دیسکتے ہین۔ اور نیز یہہ خواہش کریگی کہ سلطان کو اس قسم کی آسان اور سہل تدابیر اختیار کرنے کا موقع دیا جائے جنکی وجہہ سے مصر مین امن اور آسایش قایم ہوسکے اور اوسکو اون تمام دقتون اور پریشانیون سے نجات ملے جنمین وہ ایک عرصۂ دراز سے مبتلا ہے۔

# فصل پنجم

## معاملات بلگریا

جنوبی اور مشرقی یورپ کے پولٹیکل معاملات سمجھنے کے لئے اون واقعات کو اختصار کے ساتھہ بیان کرنا ضرور ہے جو گذشتہ دس سال مین بلگیریا مین پیش آئے ہین - پس بلاخیال اعادہ مجھکو سین استفنو کے معاہدہ سے شروع کرنا چاہیئے - اگرچہ اس مشہور معاہدہ مین کونسل برلن نے بہت کچھہ تبدیلیان کردی ہین مگر باوجود اسکے وہ مدبران ملک کیلئے ایک بیش بہا دستاویز ہے کیونکہ اوس سے سلطنت عثمانیہ کے عیسائی صوبون کی آزادی اور جدید انتظام کی نسبت سلطنت روس٭ کے اصلی خیالات ظاہر

---

٭ اس مقام پر بجاے سلطنت روس کے زار روس کہنا زیادہ تر مناسب ہوگا - کیونکہ اخبار وکلی سخت حفاظت اور اظہار راے کی ممانعت کی وجہہ سے باشندگان سلطنت روس کے اصلی خیالات کا دریافت ہونا بالکل غیر ممکن ہے -

ہوتے ہین - عہد نامجات سین اسٹفنو اور برلن مین یہی فرق ہے کہ پہلا معاہدہ روس کی دلی خواہشون کے مطابق تہا اور دوسرا اوسکو مجبوری طوعاً و کرہاً منظور کرنا پڑا -

عہد نامہ سین اسٹفنو کی دفعہ چہ یہہ ہے -

" بلگیریا ایک جداگانہ باج گزار صوبہ قرار دیا جاے اور اوسمین عیسائی حکومت اور قومی فوج مقرر کیجاے قبل اسکے کہ روسی فوجین رومیلیا کو خالی کرین صوبہ بلگیریا کے تعین حدود کے لئے ایک روسی اور عثمانی کمیشن مقرر ہو -

اس دفعہ مین مجمل طور سے اس جدید صوبہ کے حدود بہی بیان کئے گئے تہے جسمین وہ تمام ملک شامل تھا جو شمال مین دریاے ڈینوب سے لیکر جنوب مین سمندر ایجین تک پہیلا ہوا ہے - اوسکی مغربی حد سرویا اور البینیا اور مشرقی حد بحر اسود قرار پائی - اس معاہدہ کی دوسری دفعات مین سرویا اور مانٹی نگرو کو آزادی اور بوسینیا اور ہرزی گوینا کو جداگانہ انتظام کا اختیار دیا گیا تہا - اگر ان شرائط کی پوری تعمیل کیجاتی تو سلطنت عثمانیہ اڈریانوپل

گیلی پولی اور قسطنطنیہ کے مختصر مثلث مین محدود رہجائیگی

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ سلطنت روس بمقابلہ علانیہ اور برملا حملہ کے ہمیشہ پوشیدہ پیچ کشی کو زیادہ پسند کرتی ہے چنانچہ قبل از اعلان جنگ سالہا سال سے اس حکمت عملی کے موافق نہایت استقلال کے ساتھہ کارروائی ہوتی رہی اور روس کے بیشمار پولیٹکل ایجنٹ باشندگان بلگیریا کو یہہ سمجھاتے اور پڑھاتے رہے کہ وہ بجائے خود ایک قوم ہین اور اسلئے اون کو یونانیون اور ترکون سے علیحدہ ہوکر اپنی مستقل حکومت قایم کرنے کا حق حاصل ہے اور اونکو سرگروہ اقوام سالونیک کے ساتھہ ایک خاص تعلق ہے - پس جسوقت وزراء روس نے سین استفنو کا معاہدہ تیار کیا اوسوقت اونکو یہہ خیال تھا کہ باشندگان بلگیریا مین جو خیالات روسی ایجنٹون نے پھیلا دیئے ہین اونکی وجہہ سے اس جدید صوبہ کے انتظام مین بہت زیادہ دقت نہ پیش آئیگی اسی بنا پر معاہدۂ مذکور کی دفعہ مین یہہ قرار دیا گیا تھا کہ بلگیریا مین ایک امیر

"بذریعۂ انتخاب رعایا و منظوری باب عالی و مشورۂ دیگر سلاطین یورپ مقرر کیا جائیگا - لیکن بڑی بڑی سلطنتون کے حکمران خاندان مین سے کوئی شخص بلگیریا کا امیر نہ مقرر ہوسکیگا"

معاہدۂ سین اسٹفنو کی وہ دفعہ جس مین اس جدید صوبہ کی حدکوہ بالکن کے اوس پار مقرر ہوئی تھی ترمیم کردی گئی مگر غالبًا اوس ملاقات کی وجہ سے جو "ایماندار دلال" نے آدھی رات کو لارڈ بیکنسفیلڈ سے کی انتخاب امیر کی دفعہ بحالت خود چھوڑ دیگئی - اس معاملہ مین بھی زار روس نے عام آزادی کے ساتھ اپنی قومی اور معہودی عداوت اور ناپسندیدگی ظاہر کی - جو لوگ شخصی سلطنت کے طرفدار ہین وہ اوسکی تائید مین سلطنت کے تاریخی تسلسل کو جو پشت با پشت سے برابر چلا آتا ہے ایک بیش بہا دلیل خیال کرتے ہین لیکن جو لوگ شخصی سلطنت ایسی قوم کے لئے تجویز کرتے ہین جو تعلیم یافتہ ہو اور ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہو اونکا مرتبہ فدائیان سلطنت شخصی سے بھی بڑھا ہوا ہے - بلگیریا مین نہ اوسوقت اور نہ اوس سے پہلے کوئی شاہی خاندان تھا جب بلگیریا

میں سلطنت جمہوری نہ قایم کرنے کی (بجز اوس
نفرت کے جو روس کو تمام جمہوری سلطنتون سے
ہے) بظاہر کوئی وجہ نہ تہی - چونکہ جمہوری سلطنتین
عام طور سے ظالمون کے پنجے سے محفوظ رہتی ہین
لہذا یہہ قرار دیا گیا کہ بلگیریا مین ایک امیر مقرر کیا
جاے جسکے انتخاب کی منظوری اور نامنظوری بالکل
روس کے اختیار مین رہے اور یہہ بچہ اوسیکے سایۂ
عاطفت مین پرورش پاسے *

* دفعہ (۷) مین یہہ قرار پایا تھا کہ جدید انتظام اور اوسکی نگرانی
دو سال تک ایک روسی شاہی کمیشن کے سپرد رہیگا - دفعہ (۸)
مین یہہ تجویز ہوا تہا کہ بلگیریا کے ہر ایک حصہ سے عثمانی فوج
اوٹھالی جائے اور جب تک ملکی فوج کی بہرتی جو قیام امن
و آسایش کے لئے کافی ہو اور جسکی تعداد فریقین
معاہدہ کے باہمی مشورہ سے مقرر کیجائیگی پوری ہو جاے
روسی فوجین وہان ٹہرین اور بوقت ضرورت کمیشن
کی مدد کرتی رہین - روسی فوجون کا زمانہ قیام تقریباً
دو سال قرار پایا تہا -

اس مضطربانہ عنایت کے جو وجوہات پرنس گارسچکاف نے بیان کئے تھے وہ قابل تحریر ہین اور انکو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

" بعض دفعات کو مجمل چھوڑ دینے کی یہہ وجہ ہے کہ آیندہ بوقت ضرورت اوسمین تغیر و تبدل کی گنجایش رہے۔ بلگیریا مین روسی فوج کا قیام دو سال کے لیئے اس مصلحت سے تجویز ہوا تھا کہ غالباً اس عرصہ مین ملک مین امن قایم ہوکر مسلمان اور عیسائی رعایا مین باہمی فتنہ و فساد کا اندیشہ باقی نرہیگا۔ جدید آئین و قوانین جاری ہو جائینگے اور قومی فوج کی بھرتی پوری ہو جائیگی۔ اس عرصہ کے تعین سے یہہ بھی غرض تھی کہ لوگون کو اس بدگمانی کا موقع نہ ملے کہ سلطنت روس اس ملک پر ہمیشہ کے لیئے قابض ہونا چاہتی ہے جسکا مجلس وزراء سلطنت روس کو ہرگز خیال نہ تھا۔ یہہ عرصہ صرف تخمینی ہے اور مجلس وزرا اوسمین تخفیف کر دینے پر راضی ہے بشرطیکہ اس تخفیف سے قیام امن کے مشکل اور اہم کام مین کوئی حرج نہ واقع ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطنت روس بلگیریا کو اپنے سلسلۂ

حکومت مین لانا چاہتی ہے لیکن اوسکا ہرگز ہرگز یہہ
منشا نہین ہے - ملک مین جو قوا نین پہلے سے جاری
ہین اونمین کسی قسم کی تبدیلی نہین کی گئی صرف طریقہ تعمیل
قانون کی نسبت جو بے انتہا ناقص تہا توجہ کی گئی ہے
روسی گورنرون کے تقرر سے صرف یہہ غرض تہی
کہ قومی ترقی کی حفاظت کیا ہے اور باشندگان
بلگیریا کا وہ پہلا جلسہ منعقد ہوسکے جو آیندہ انتظام کے
تصفیہ کے لئے طلب ہوا تھا"
معاہدہ برلن کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ایماندار
اور سچائی کا اثر یہہ تجربہ کار مدبر ملک سلطنت ہای
یوروپ کے سفیرون پر ڈالنا چاہتا تھا اوسمین اوسکو
کوئی کامیابی نہین ہوئی - کیونکہ اونہون نے نہ صرف
اس صوبہ کی جنوبی حد کوہ بالکنس مقرر کی بلکہ
سلطنت روس کی نگرانی کا زمانہ بجای دو نقریباً دس

---

جن ایجنٹوان نے بلگیریا مین روس کے واسطے راستہ صاف
کردیا تہا وہ تمام طور سے بلگیریا کی اوس جماعت سے بھرتی
کیئے جاتے تہے جس نے روس مین تعلیم پائی تہی اور جو مذہبی
اور تمدنی اصول کے اعتبار سے بالکل روسی ہوگئے تہی - اِن

سال'' کے نو مہینے رکہا اور بلگیریا سے روسی فوج
کے اوٹھا لینے کا زمانہ بہی نہایت بیرحمی سے
مختصر کرکے صرف نو مہینے قرار دیا۔ اور سلطنت
روس سے صاف صاف الفاظ مین یہہ چاہا گیا کہ
وہ تین مہینے کے عرصہ مین اپنی فوجون کو رومیلیا سے
اوٹھا لے اور اوس ملک کو بالکل خالی کردے۔
انگلستان کے اوس فرقہ ریڈیکل (آزاد) کو جو امراد
انگلستان اور مشرقی پادشاہون کے علاوہ ہر شخصی
حکومت کی نیک نیتی پر اعتماد کرنے کو مستعد رہتا
ہے۔ یہہ سنکر نہایت تعجب ہوگا کہ ممبران کانگرس
کو یہہ خیال تہا کہ بلگیریا مین جو انتخاب روس کی فوجی
افسرون کی نگرانی مین ہوگا وہ پوری آزادی سے
ساتہہ نہین ہوسکتا۔ اس خیال کی تائید اوسوقت
اور زیادہ ہوگئی جبکہ انعقاد کانگرس سے چند ہی
روز بعد ممبرون کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ سلطنت

---

بقیہ صفحہ (۱۹۷) ایجنٹونکو مختلف قسم کی تاریخی کتابین اور رسالے
دئے جاتے تہے اور اونمین یہہ ظاہر کیا جاتا تہا کہ جنوبی اور مشرقی
یورپ کی آزادی کے ساتہہ اقوام بلقان کے ملک مین ایک عظیم الشان
اتحاد بماتحتی زار روس قایم ہونے والا ہے۔

روس کا فوجی گورنر بلگیریا کی آیندہ مالی اور ملکی
حالت پر اثر ڈالنے کے لئے مختلف تدبیرین کرتا ہے
بعد کے واقعات نے یہہ امر بخوبی ثابت کردیا کہ
سلطنت روس اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل
کرنے کیلئے کسی خاص طریقہ کی پابند نہین ہے -
قبل انتخاب پرنس الکزنڈر اف بیٹن برگ روسی
کمشنرون نے باشندگان بلگیریا سے صاف صاف
کہدیا تہا کہ فلان ہمارا دوست اور فلان دشمن
ہے اور تمہاری آیندہ بہبودی اوس عظیم الشان
شہنشاہ کی حفاظت اور ہمدردی پر موقوف
ہے جسکی عام آزادی کا یادگار رجلا وطنون کا وہ
سلسلہ ہے جو متواتر سبیریا کی کانونمین کام
کرنے کے لئے بہیجا جاتا ہے اور جسکی آزادی کے
بعد سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کے قلعہ ہین -
آخرکار معاہدہ برلن کی تیسری دفعہ کے مطابق
پرنس الکزنڈر منتخب کیا گیا اور بلگیریا نے بظاہر تمام
یورپ کی سلطنتون لیکن درحقیقت سلطنت روس
کی سرپرستی مین اپنی قومی زندگی شروع کی
جو لوگ پرنس الکزنڈر کے استقبال کے لئے

گئے تھے اونکا سرگروہ روسی شاہزادہ دونڈوکاف کارسکاف تھا - بہرحال زار روس نے مختلف طریقون سے یہہ امر ظاہر کردیا تھا کہ روما یا کے عام انتخاب کو وہ بدل پسند کرتا ہے اور روسی مدبران ملک بخوبی سمجھے ہوئے تھے کہ اگرچہ معاہدہ سین اسٹفنو مین اونکے خلاف مرضی ترمیم ہوگئی ہے مگر اس صوبہ کی آیندہ حکمت عملی اونہین کے ہاتھہ مین رہیگی اور جو بغاوت آخرکار سلطنت عثمانیہ کے خلاف کیجائیگی اوسکی کامیابی مین کوئی اندرونی مزاحمت پیش نہ آسکے گی -

سلطان عبد الحمید خان نے جسوقت اس شاہزادہ کو پہلی مرتبہ باریابی کی اجازت دی اوسی وقت یہہ بات اوسکو سمجھادی تھی کہ بلگیریا کے خطرات اور مشکلات سے وہ بخوبی واقف ہین اور اونکا انسداد صرف اسیطور سے ہوسکتا ہے کہ معاہدہ برلن کا ہر ایک شریک اون معاہدات کی لفظاً اور معناً تعمیل کرتا رہے - سلطان نے پرنس الکزنڈر سے یہہ بہی کہدیا تہا کہ باشندگان بلگیریا کو بلا لحاظ مذہب کے یکسان اور برابر سمجھنا نہایت ضرور ہے - بلگیریا کے

عیسائی ترکون کی صدہا سال کی حکومت کے بعد بھی خوشحال ہین - پس
مسلمانون کی جنہون نے اخیر لڑائی مین سخت مصیبتین اُٹھائی ہین
حتی الامکان مدد اور حفاظت کرنا بالکل قرین انصاف اور عین
مصلحت ہی - لیکن ایکسال کے تجربہ کے بعد معلوم ہوگیا کہ پرنس الگزنڈر
پر اپنے پادشاہ کی ان نیک صلاحون کا کوئی اثر نہین ہوا - بلگیریا
کے مسلمانون پر جو ظلم ہوتے تھے - اون کی خبرین برابر سلطان کو
پہونچتی رہتی تہین - اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر بلگیریا کی حالت مین
معتد بہ ترقی نہوئی تو سلطان کو اپنے حقوق شاہی کو کام مین لانے
کے لئے کوئی انتظام کرنا پڑیگا - اسی عرصہ مین سلطان کو یہ ضرورت
واقع ہوی کہ وہ یورپ کے بڑی بڑی سلطنتون کو اس امر سے آگاہ
کردین کہ معاہدہ برلن مین جو شرائط باب عالی کے لئے مفید تہین
اُن مین سے ابتک ایک کی بھی تعمیل نہین ہوی ہی - بلگیریا کے
قلعون کے انہدام کا وعدہ کیا گیا تہا لیکن اسوقت تک اُنمین سے
ایک دیوار بھی نہین گرائی گئی - جب آسٹریا اور انگلینڈ نے
اس معاملہ مین زور دیا تو پرنس الگزنڈر کی طرف سی یہہ جواب
پیش کیا گیا - کہ قلعون کے انہدام کے لئے روپیہ کی ضرورت
ہوگی - اور روپیہ خزانہ مین بالکل نہین ہے - اور علاوہ برین
اون قلعون کی بطور بارگون اور گوداموں کی ضرورت ہی - فی الحقیقت
یہ جواب بالکل روسیانہ جواب ہی - سلطان کو علاوہ ان امور کے

ادن منتوا اتر سازشون کے طرف بھی لحاظ رکھنا پڑتا تھا جو روسی مشرقی رومیلیا مین خلاف معاہدۂ برلن کر رہی تھی۔ سلطان نے عام سلطنتہای یورپ کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ روس کی ان تمام کارروائیون اور سازشون کو دیکھکر خاموش بیٹھے رہنے کا صرف یہی نتیجہ ہوگا کہ یورپ کو مشرقی سوال پر دوبارہ بحث کرنے کی ضرورت پڑے۔ اس کتاب کی تالیف کے وقت جو تار کی خبرین روزانہ شائع ہوتی تھین۔ ادن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ پیشین گوئی بہت جلد پوری ہو جاوے گی۔ اس جدید صوبہ مین روسی طاقت بڑہانے کے لیے جو تدبیرین کیجاتی تھین وہ ۱۸۸۱ع مین بالکل صاف طور پر ظاہر ہو گئین۔ اور الگزنڈر نے اپنے آپ کو ایک روسی جنرل کے ہاتہ مین دیدیا۔ جنرل ایرن راتہ کی پہلی تجویز یہ تھی کہ سلیوزبان کے بولنے والے غیرملکیون کی ایک کونسل آف اسٹیٹ قایم کیجاوے۔ اور بعدہ تمام صوبہ مین روسی عہدہ دار بطور فوجی کمشنرون کے مقرر کیئے جاوین۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسوقت پرنس الگزنڈر نے یہ مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ "وہ* ادن غیر منفک تعلقات کا جو کہ روسی قوم کو باشندگان بلگیریا سے ہین۔ ایک بہت بڑا حامی اور معاون بنجاوے۔ یہ ارادہ اس قدر قرین قیاس اور مصمم معلوم ہوتا تھا کہ سلطان نے ایک پر زور یادداشت سلطنتہای یورپ کے سامنے

* یہہ روس کی ایک نیم سرکاری اخبار کا قول ہے ۱۲

پیش کی - اور اوس مین تفصیل وار اون معاملات کو دکہایا جن مین بلگیریا کی گورنمنٹ سے معاہدات برلن کی خلاف ورزی کی ہتی - یادداشت مین یہ بہی ذکر کیا گیا ہتا کہ بلگیریا مین جان ومال کی حفاظت کا کوئی انتظام نہین کیا گیا - اور اون کو ملکی معاملات مین وہ دخل نہین دیا گیا جسکے وہ مستحق ہون - اور نہ ترکون کے تجارتی ایجنٹ باضابطہ طور سے تسلیم کیے گئے ہین - سلطان سے اون مسلمان جلا وطنون کی خستہ حالی کے طرف بھی توجہ دلائی - جو اپنے ملک مین جاکر دوبارہ آباد ہونے کے آرزومند تھے - یا اپنی جایداد پر دوبارہ قبضہ پانے کی وجہ سے بہوکے مرتے تھے - اس یادداشت کے اخیر مین سلطنتہاے یورپ سے اوس انصاف کی امید کیگئی تھی جسکا شہرہ باب عالی سے بہت کچہ سنا تہا - لیکن اپنے معاملات مین اوسکا وجود بہت کم پایا ہتا -

اس یادداشت کا اس قدر اثر ہوا کہ سلطنت ہاے یورپ سے پرنس الگزنڈر کو معاہدہ برلن کی تعمیل کے لئے تاکید کرکے یہ لکھا کہ باب عالی نے بخوبی ثابت کردیا ہی کہ تمہاری گورنمنٹ نے مختلف مذاہب کی لوگون کو یکسان نہین سمجہا ہی - لہذا ضرور ہی کہ معاہدے برلن کے تمام شرائط کی جن کی بنا پر تمکو تخت ملا ہی - پوری تعمیل کیجاے اوسوقت پرنس الگزنڈر نے یا تو روسیون کی سرپرستی سی تنگ ہوکر یہ سمجہ لیا کہ روس پرستی تمام آزادیون کے معاوضہ مین مل سکتی ہی کہ

یا یہ خیال کیا کہ سلطنتہا سے یورپ اپنی صلاحون کو صرف الفاظ تک
محدود نہین رکہین گے - یا کہ سلطنت روس کی اقبال کا ستارہ
تہوڑی دیر کے لیئے اوسوقت تنزل مین تہا - بہر حال کوئی وجہ ہو
اس مین کچہ شک نہین ہوسکتا کہ اوسوقت اوسنے اپنی معاملات
مین پہلے سے زیادہ آزادی اختیار کی جسمین اوسکی گورنمنٹ
کے کچہ با اثر لوگون نے اوسکی تائید کی - اس تبدیلی کا یہ نتیجہ ہوا
کہ دفعتاً ایک پولٹیکل جوش پہیل گیا - بلگیریا کے فرقہ لبرل نے
الگزنڈر پر بہت زور ڈالا - اور تمام ملک مین روسیون کے
مخالف خیالات پہیلنے شروع ہوگئے - ملکی پیچیدگیان روز
بروز بڑہتی گئین - جن مین پرنس الگزنڈر نے اپنے آپ کو
کمزور اور متعصب شخص ثابت کیا - اکتوبر ۱۸۸۰ع مین سلطان نے
سلطنت ہای یورپ پر دوبارہ معاہدہ برلن کی تعمیل کے لیئے
زور ڈالا - اور پرنس الگزنڈر کی اون تقریرون کی طرف
متوجہ کیا - جن مین اوسنے چند ایسے الفاظ استعمال کیئے تہے
جو سلطان کے مسلمہ حقوق شہنشاہی کے خلاف تہے - اس تحریر پر
سلطان نے شرکاء معاہدہ برلن سے عدم مداخلت کی سخت
شکایت کی جس کی وجہ سے روز بروز پیچیدگیان بڑہتی جاتی
ہین - اور جسکا آخری نتیجہ بجز لڑائی کے اور کچہ نہین ہوسکتا -
لیکن سلطنت ہای یورپ نے یہ خیال کرکے کہ وہ بلگیریا کے

حالات سے بہ نسبت ترکون کے زیادہ واقف مین۔ کسی قسم کی
مداخلت نہ کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۸۶ع مین پرنس الگزنڈر نے عام
راے سے متاثر اور مجبور ہوکر وہ کارروائی اختیار کی جسکی وجہ سے
اوسکا تخت اوسکے ہاتھہ سے نکل گیا۔ مشرقی رومیلیا نے بغاوت
کرکے پرنس الگزنڈر سے یہ درخواست کی کہ اونکا ملک بلگیریا کی حکومت
مین شامل کرلیا جاے۔ پرنس الگزنڈر نے اس عذر پر کہ وہ قوم کی
عام راے سے مخالفت نہین کرسکتا۔ رومیلیا کی اس درخواست کو
منظور کرلیا۔ اور کوہ بالکنس (بلقان) کے دونون جانب مشترکہ
ممالک پر قابض ہوگیا۔ اس مشکل موقعہ پر سلطان عبدالحمید خان نے
وہ حکمت علی اختیار کی جسنے اون کی صحت راے اور پولیٹکل مشکلون پر
غالب آنے کی اعلی قابلیت کو بخوبی ثابت کردیا۔ برلن کی کانگرس
مین بلگیریا کی آزادی کے متعلق سلطان نے جب اختلاف کیا تھا
اوسوقت وہ اس امر کو بخوبی سمجھے ہوے تھے کہ اگر بلگیریا بالکل آزاد
کردیگئی تو زار روس کے تمام منصوبہ بالکل پورے ہوجائینگے۔
سلطان کے اس اختلاف پر پوری توجہ کیگئی۔ اور وہ ممالک جو کوہ
بالکنس کے جنوب مین واقع ہین۔ اونہین کی نگرانی مین چھوڑ دیے
گئے تھے۔ لیکن اب معاملہ کی صورت بالکل بدل گئی تھی۔ اور زار
روس کی ہوس کی کوئی انتہا نہ رہی تھی۔ کوہ بالکنس کے شمال
اور جنوب کے رہنے والے روسی سازشون اور مداخلتون سے

تنگ آگئے تھے ۔ اور پرنس الگزنڈر اپنے روسی صلاح کاردن کو دور
کرکے بظاہر زار کے حلقہ اطاعت سے نکلنا چاہتا تہا ۔ قومی آزادی
اور حوصلہ مندی کا حامی (زار روس) یہہ دیکھکر کہ خود اوسی کے
بنائے ہوے لوگ اوسکے خلاف ہوجاتے ہین ۔ غصہ سے
بیتاب ہوگیا ۔ سب سے پہلے پرنس الگزنڈر کا نام روسی فوج سے
خارج کردیا گیا ۔ اور صاف صاف الفاظ مین اوس سے کہدیا گیا کہ
اسوقت سے روسی حفاظت اور سرپرستی تمسے اوٹہالی گئی ۔ اس کے
مقابلہ مین پرنس الگزنڈر نے ایک اڈریس سلطان کیخدمت مین پیش
کیا ۔ اور اوس مین نہایت سچائی سے سلطان کو ممالک متفقہ کا
اعلے حاکم اور شہنشاہ تسلیم کیا ۔ سلطان عبد الحمید خان نی یہ دیکھکر
کہ بلگیریا کی موجودہ حالت سلطنت ہای یورپ پر اوس رائے کو
صحیح ثابت کرنے کے لئے جسکو وہ بارہا ظاہر کرچکے تھے نہایت
عمدہ ہے ۔ ان باغی ممالک کو دوبارہ فتح کرنے کی کوشش نہین کی
اور صرف اسقدر انتظام کردیا کہ ممالک مذکور مین اور زیادہ بدنظمی نہ ہونے
پائے ۔ اس موقعہ پر ایک چالاک آدمی نے میلان بادشاہ
سرویا کو سبز باغ دکہاکر یہہ صلاح دی کہ برلن کی کانگرس مین
اوسکو جو ناکامیابی ہوی تہی ۔ اوسکا معاوضہ اسوقت نہایت آسانی
کے ساتہہ ہوسکتا ہی ۔ اور ممالک بوسینا اور ہرزگوینا جو بجاے
سرویا مین شامل ہونے کے آسٹریا کو دیدے گئے ہین ۔ بلاکسی

وقت کے واپس مل سکتے ہین - اور یہ وقت جبکہ پرنس الگزنڈر کی رعایا اوس سے ناخوش ہے بلگیریا پر حملہ کر دینے کے لیئے نہایت مناسب ہی - ایسے وقت مین اگر کسیطور سے اوسکی بہادر فوجون کو مدد کی ضرورت ہوگی تو غالبًا کوئی قوی ہمسایہ بہی اوسکی مدد کے لئے آمادہ ہوجائے گا - غماز کا یہ جادو چل گیا - اور شاہ میلان نے بلا کسی دور اندیشی کے فورًا بلگیریا کے خلاف اعلان جنگ دیدیا - لیکن پرنس الگزنڈر نے بہت جلد ثابت کر دیا کہ گو وہ امن کیوقت مین کسقدر کمزور ہو - لیکن میدان جنگ مین بڑا بہادر اور دل چلا ہی پرنس الگزنڈر نہایت جوش وخروش کے حالت مین اپنی چہوٹی سی فوج لیکر دشمنون کا حملہ روکنے کیلئے آگے بڑہا - اگرچہ اہل سرویا کی اس ناگہانی اور خلاف توقع کارروائی سے اون کی روک تہام مشکل ہو گئی تھی - لیکن پرنس الگزنڈر نے بہت جلد اونکو شکست دیکر بلگیریا کے حدود سے نکالدیا - جسکی وجہ سے علاوہ اہل یورپ کی ملامت کے وہ اسقدر بیدست وپا ہو گئے کہ بلغار تک پرنس الگزنڈر کے لیے رستہ کھل گیا - لیکن الگزنڈر وہان تک نہ پہونچنے پایا کیونکہ سلطان عبدالحمید خان نے "شیر سرویا" کی اس مشکل حالت مین مدد کر کے مہلت جنگ کی تجویز پیش کی - جسکی منظوری نے اس لڑائی کا خاتمہ کر دیا -

جب سلطنت اردس کو باشندگان بلگیریا کی عام آزادی لی لیتی مین

ناکامیابی ہوئی تو اوسنے خود پرنس الگزنڈر کی ذات پر حملہ کیا -
اور جو مقصد سرویا کی لڑائی مین پیش نظر رکھا گیا تھا وہ بذریعہ اک
جابرانہ کارروائی کے حاصل کیا گیا - اپریل ۱۸۸۶ء مین ایک
مسلح جماعت نے پرنس الگزنڈر کو گھیر لیا - اور ایک تپنچہ اوس کی
سینہ پر رکھکر دست برداری سلطنت کے متعلق اوس سے
ایک تحریر لے لیگئی - اور اوسکو قید کر کے ملک کی باہر بھیجدیا - اگرچہ
سلطنت روس نے اپنی محض لاعلمی اور بے تعلقی کارروائی مذکورہ سے
ظاہر کی - لیکن اوسپر کسی شخص نے بجز ہلیل گزٹ کے اعتبار نہین کیا
اس ظالمانہ اور جابرانہ کارروائی سے تمام یورپ مین ایک عام
ناراضی پہیل گئی - اور اس مین کچھ کلام نہین ہوسکتا کہ اگر پرنس الگزنڈر
اس قید سے آزاد ہوکر اپنے ملک کا قصد کرتا تو یورپ کی بڑی
بڑی سلطنتین اوسکی ضرور مدد کرتین - اور وہ اپنے تخت پر پہلے سے زیادہ
استحکام کے ساتھہ قابض ہو جاتا - لیکن اسموقعہ پر الگزنڈر نے
اوس قوت فیصلہ اور استعداد سے بالکل کام نہین - جو اوسنے
سرویا کی لڑائی کے وقت ظاہر کیا تہا - پہلے وہ ایک عرصہ تک
متردد رہا - اور کام کے وقت کو ضائع کر کے جب وہ اپنے
ملک کو واپس آیا تو اوس نے زار روس کو ایک مراسلہ ایسے غلامانہ
اور مبتذل خوشامدانہ الفاظ مین تحریر کیا کہ اہل یورپ کو جو دلچسپی
وسکے ساتھہ پیدا ہو گئی تہی وہ بالکل زائل ہو گئی - اور اوسکی بعد

وہ تہوڑے سے ہی عرصہ مین مشرقی دنیا کے اسٹیج سے غائب ہوگیا
اوس روز سے آجتک یہ "خود مختار ملک" جسپر کانگرس برلن کے
ممبرون نے اس قدر توجہ کی تہی اور جس کی بہبودی اور فلاح کیلئے
دس سال بیشتر یورپ کی تمام سلطنتین سخت کوشش کر رہی تہین
ایسی دردناک حالت مین مبتلا ہے کہ اگر اوسپر انسان اور فرشتے
روئین تو بجا ہی۔ اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ سلطان نے
جو مدبرانہ صلاحین اس معاملہ مین بارہا دی تہین۔ اور جنپر مطلق توجہ
نہین کی گئی تہی وہ بالکل صحیح اور معقول تہین۔ پرنس الگزنڈر کی
آخری رخصت کے بعد امیر بلگیریا کے قائم مقام نے بالگیریا کی حکومت
قبول کرنے کے لئے مختلف لوگون سے درخواست کی۔ بالآخر
جولائی ۱۸۸۷ع مین ایک شخص مسمے یہ فرڈیننڈ باشندہ کوبرگ نے
اس جگہ کو بشرط رضامندی سلطنت ہای یورپ منظور کیا۔ لیکن
سلطنتہاے یورپ کی منظوری اسوقت تک نہین آئی ہی۔ پیشین
گوئی کے لئے بہت زیادہ پولٹیکل اور غیر معمولی عقل کی ضرورت
نہین ہے۔ غالبًا اس کتاب کے طبع ہونے سے پہلے ہی اس
شخص کو بھی پرنس الگزنڈر کی طرح کسی چہوٹی سی جرمنی ریاست
مین پناہ گزین ہونا پڑے۔ ایک زمانہ مین اس گمراہ شخص کا خیال
نہایت درست معلوم ہوتا تہا جب کہ اوسنے ایک مجمع مین یہ
بیان کیا تہا کہ " اگر مجہکو اپنے دلی خواہشون کے موافق کام کرنیکا

اختیار رہوتا توہین دفعتاً بلگیریا مین چلاجاتا - لیکن جو شخص بلگیریا کا امیر منتخب کیاجاتا ہے اوسکو تمام معاہدات کی پابندی نہایت ضروری ہے - اور یہی پابندی اسکی حکومت کو مضبوط اور بلگیریا کو خوشحال کرسکتی ہے - بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کی اجازت نہین دیگئی - کیونکہ نہ وہ تمام معاہدات کا پابند رہا - اور نہ باشندگان بلگیریا مین خوشحالی قائم کرسکا - بلکہ خود اوسکی حکومت بجاے مضبوط ہونے کے اور زیادہ کمزور ہوگئی - اب اوسکی نسبت صرف یہی سوال ہوسکتا ہے کہ دیکھئے وہ کب تک اپنی اس حالت اور جگہ پر قائم رہتاہے -

سلطان عبدالحمید خان کا معاملہ نہایت صاف ہے اوسپر کسی قسم کا اخلاقی حملہ نہین ہوسکتا - جنوبی اور مشرقی یورپ کی بدانتظامیون کا علاج کانگرس برلن مین تجویز کیاگیا تھا اوس مین سلطان عبدالحمید خان بھی شامل تھے - لہذا وہ کانگرس کے تمام شرائط کی تعمیل کے لئے ہمیشہ مستعد اور آمادہ رہے - جتنے سلاطین اس معاہدہ مین شریک تھے - اون مین سے صرف سلطان عبدالحمید خان ایسے ہین جنھون نے اس معاہدہ کی ہر ایک شرط کی نہایت ایمانداری سے ساتھہ تعمیل کی ہے - اوراب سلطان کو پرنس بسمارک کی اون الفاظ کی طرف جو اونھون نے ۱۸۷۸ء مین معاہدہ برلن کی دفعہ (۲۳) پر بحث کرتے وقت کہے تھے - تمام یورپ کی سلطنتون کو متوجہ کرنا

پورا حق حاصل ہے - مباحثہ کے وقت کانگرس کے بعض مخبرون کو
بلگیریا کے نسبت بہت کچھ بے اطمینانی تھی - چنانچہ درخواست کیگئی
تھی کہ اسوقت بلگیریا کی آیندہ پیچیدگیون اور بد انتظامیون کے انسداد
کا بھی بند وبست کافی طور پر کردیا جاوے - اسکے نسبت پرنس
بسمارک نے یہ کہا کہ " اسوقت کانگرس کی یہ حالت نہین ہی کہ وہ
تمام خطرات انسداد کا انتظام اپنے ذمہ لے - اگر باشندگان
بلگیریا حسد یا ذاتی ناقابلیت کی وجہ سے اپنا جدید انتظام نہین چلاسکتے
تو اس مین کچھ شک نہین کہ یورپ کو اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا
لیکن وہ وقت ابھی نہین آیا " میرے خیال کے موافق اب وہ وقت
آگیا ہے - اور اوسکا باعث باشندگان بلگیریا کا حسد یا ذاتی ناقابلیت
نہین ہی بلکہ سلطنت روس کا عدم ایفاء وعدہ اور دوسری سلطنتون کی
بے اعتنائی ہی - اور اب جدید انتظام کسی طور سے نہین چلسکتا - اسصورت
مین سلاطین یورپ کوئی کارروائی کرنا مصلحت سمجھتے ہین یا نہین ؟
اگر اسوقت سلاطین یورپ اس مسئلہ پر غور کرین تو اس کے صرف دو نتیجے
ہوسکتے ہین یا تو یہ کہ بلگیریا کا صوبہ دوبارہ سلطان کی رعیت اور بلا واسطہ
حکومت مین دیا جاے - اس فیصلہ کی تائید مین وہ ترقی جو خاص سلطان کی
حکومت مین رہنے والون نے اس عرصہ مین کی ہی و بمقابلہ اوس
پریشانی اور بے اطمینانی کے پیش کیجا سکتی ہی جس مین خود مختار صوبون کے
باشندے مبتلا رہے ہین - اس فیصلہ سے تمام یورپ مین امن قائم ہوجائیگا

اور بلگیریا کی حکومت ایک ایسی سلطنت کے ہاتھ مین آجائیگی جو سب سے کم طاقت
اور نہایت ایماندار ہے۔ اگر وعدہ کا ایفا مصیبت مین استقلال اشتعال
مین صبر سلطنتہاے یورپ کے نزدیک خصائل حمیدہ اور قابل قدر
ہین تو سلطنتہاے یورپ کو سلطان عبد الحمید خان کی پوری قدر
کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ متواتر تجربون نے ثابت کر دیا کہ
یہ اوصاف بجاے قابل قدر سمجھے جانے کے بے اعتنائی اور
غضب اور حقارت کے باعث ہوتی ہین۔ مجھکو اس بات کا پورا یقین ہے کہ
سلطنتہاے یورپ کے اس فیصلہ سے بلگیریا اور نیز تمام دنیا کو بہت
فایدہ پہونچیگا۔ لیکن مجھکو اوسمین کامیابی کی بہت ہی کم امید ہے۔
دوسرا پہلو وہ ہے جسکے اختیار کیے جانیکا گمان غالب ہے۔ اور جسکی طرف
تمام حالات اشارہ کر رہے ہین۔ کیونکہ اس کتاب کو ختم
کرتے وقت جس مین مینے ایک نیک نہاد اور دانشمند پادشاہ کے
حالات بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھکو جنوبی اور مشرقی یورپ کا
افق طوفان کے کالی بادلون سے گھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اور میرے
کانون مین اوسی طوفان کی ہلکی ہلکی آوازین آ رہی ہین جس مین
بجلی کی جگہہ توپون کے شعلے اور جلتے ہوے شہر نظر آئینگے
اور جس مین بجاے موجون کے انسانون کا سرخ خون اور عورتون کے
تلخ آنسو ہون گے۔ اور تاریخ مین اوسکا یادگار اوسکے ہوے تختہاے شاہی
ویران سلطنتون اور تباہ قومون سے رہ جاے گا۔ فقط ۱۲ ۱۲

# ضمیمہ

## واقعات متعلق قتل سلطان عبد العزیز خان و اصلاح سلطنت عثمانیہ جو سر ہنری ایلیٹ سابق سفیر انگلستان مقیم قسطنطنیہ نے فبروری ۱۸۸۸ع لنڈن ٹائمز مین مشتہر کئے ہین۔

جو کوشش ۱۸۷۶ع مین اصلاح اصول سلطنت عثمانیہ کے نسبت کیگئی تھی اوس سے اہل انگلستان پورے طور پر واقف نہین ہین۔ اگرچہ یہ امر بھی مشتبہ ہی۔ کہ جو لوگ اوس کی نسبت بڑی طول و طویل بحثین کرتے ہین۔ وہ اوسکی وجود سے بہی واقف ہین یا نہین۔ بہرحال یہ کوشش چند وجوہات سے قابل غور ہی۔ سلطنة عثمانیہ کے اصول سلطنت کی تبدیلی مین اگرچہ مختلف قسم کی دقتین پیش آگئین۔ لیکن بڑا افسوس اس امر کے خیال سے ہوتا ہی۔ کہ ایک بڑے درجہ تک ان قابلِ قدر کوششون کی ناکامیابی کا باعث ہمارا ملک ہوا۔

اوسوقت ترک لوگ اہل انگلستان کو اپنا دوست سمجھکر اون پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ اور اسلیئے اوس زمانہ مین ہمارا اعتبار آجکل سے بہت زیادہ تہا اس مین ذرا بہی شک نہین کہ اگر مصلحان ملک کو انگریزون کی اخلاقی مدد سے ناامیدی ہوتی تو وہ ہرگز اس مشکل کام کو اپنے ذمے نہ لیتے مجھکو یہ بہی پورا یقین ہی کہ اگر ہماری قوم کو اون اصلاح کی پوری کیفیت معلوم ہوتی تو ممکن نہ تہا کہ وہ مدد دینے سے کسیطرح بہی باز رہتے لیکن بدقسمتی سے

اوسوقت جو لوگ عام راے کے ہادی تھے ۔ وہ ترکون کی ہر ایک چیز کو
نفرت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ پس اونہون نے ان اصلاحات
اور اصول سلطنت کو بھی محض مصنوعی اور کاغذی تصور کیا ۔ اور فرقہ
محب وطن کے پیشوا مدحت پاشا کو مکار خود غرض اور اپنے ذاتی اقتدار کا
فریفتہ سمجھے ۔ اگرچہ یہہ امر مسلم ہے ۔ کہ شخصی سلطنتون مین پہلی بار اصلاحین
ہوتی ہین وہ محض کاغذی ہوتی ہین ۔ مدحت پاشا کے خلوص نیت اور
ثابت قدمی کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اُنہون نے اس
معاملہ مین اپنی جان کو سخت خطرہ مین ڈالدیا ۔ ہمارے ملک کے لوگ جب
کبھی اس معاملہ پر غور کرین گے جیسا کہ اب کبھی کبھی کرتے ہین تو اون کو یہہ
امر دریافت کر کے نہایت افسوس ہوگا کہ محض اون کی بیجا حقارت اور اون
اون اصلاحون کو ذلیل سمجھنے کی وجہ سے آج سلطان کو اون معاہدات کے
خلاف کرنے کی جرءت ہوئی ۔ جو مشکل سے حاصل کیئے گئے تھے اور محض
ہمارے ملک کے لوگون کی بے توجہی کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کی
وہی پرانی اور بے ضابطہ حالت قائم رہی جس سے کہ وہ تقریباً آزاد
ہو چکی تھی ۔ اور جسکی وجہ سے خاص خاص مصلحان ملک کو جلاوطن اور
موت کی سزا برداشت کرنی پڑی ۔ مجھکو ان اصلاحات کی ناکامیابی سے
بذاتِ خاص نہایت رنج ہوا ۔ کیونکہ مین ان تدابیر پر ابتدا سے غور کرتا رہا تھا
اور اوس کی روزافزون ترقی کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتا تھا ۔ مین
قسطنطنیہ مین ایک عرصہ تک رہا ہون ۔ اور وہان کی اصلاح کی ضرورت کے

بخوبی واقف ہون - مجھکو اس کا پورا یقین تہا کہ ان تدابیر مین اوسوقت تک مطلق کامیابی نہین ہوسکتی جبوقت تک کسی ایک شخص کو محلات شاہی اور وزراء پر پورا اختیار حاصل ہوجاے - پس جسوقت مدحت پاشانے اس معاملہ کو شروع کیا - اور یہ اختیار حاصل کرنا چاہا تو مینے حتی المقدور اون کو پوری ترغیب دی - مجھکو اس امر کا کبھی خیال بھی نہین ہوا کہ انگلستان مین ان قابل قدر کوششون کی پوری قدر ہوگی - خواہ اون مین کامیابی ہو یا ناکامی -

جب مین ۱۸۶۷ع مین قسطنطنیہ پہونچا تو مدحت پاشا صوبہ ڈنیوب کے صوبہ دار تھے - دوسرے سال جب اونکا سچاک سے تبادلہ ہوا تو ہمارے سفیر مقیم ڈنیوب نے مجھ سے کہا کہ باب عالی مین اس امر کی کوشش کرنی چاہئے کہ مدحت پاشا جو دوسرے ترکی صوبہ دارون سے بالکل مختلف المزاج ہین - اون کا یہان سے تبادلہ نہ ہو - کیون کہ اونہون نے اس ملک کی ترقی کے لئے سڑکین اور اسکول بنوائے ہین اور تمام رعایا کے جان و مال کی حفاظت اور ترقی تجارت کے لئے مختلف کوششین کی ہین - اور اون کی وجہ سے اس صوبہ مین بہت کچھ ترقی ہوگئی ہے - اور سفیران دول خارجہ مین بھی کسی شخص کو ان کے تبادلہ سے بجز سفیر روس کے جس کی سازشون کو اُنہون نے اس صوبہ مین قطعاً بند کر دیا تہا - خوشی نہین ہوئی - اوسوقت سلطنت عثمانیہ کا انتظام دو لایق شخصون یعنے اعلائی پاشا اور

فوات پاشا کے ہاتھہ مین تہا - ان دونون نے باہم ملکر سلطان پر
اسقدر اختیار حاصل کرلیا تہا کہ سلطان باوجود ناپسند کرنے کے
اونسے علیحدہ نہین ہوسکتے تہے - ان لوگون نے اسبات کی
سخت کوشش کی تھی کہ کوئی ایک شخص جو ان دونون سے زیادہ
لایق یا ذی وجاہت ہو سلطان کے سامنے نہ جاسکے - فوات پاشا
کے مرنے کے تہوڑے روز بعد اعلائی پاشا کا بھی ۱۸۷۱ء مین انتقال
ہوگیا - سلطان اسموقع پر اپنی آزادی کی خوشی کو جو ان لوگون کے
مرنے کی وجہ سے میسر ہوی ضبط نہ کرسکے - اور اونہون نے علانیہ
بیان کیا کہ اب وہ پہر آزاد ہوگئے - اسوقت سے تمام کاروبار
سلطنت بجاے وزرا، باب عالی کے محل اور وہان کے سربرآوردہ
لوگون کے ذریعہ سے انجام پانے لگا - جسکے خراب نتایج ہر ایک
محکمہ سے ظاہر ہونے لگے -

سلطان نے محمود ندیم پاشا کو یہ سمجھکر کہ وہ اونکی بے اعتدالی
اور فضول خرچی پر مزاحم نہ ہوگا - اپنا وزیر اعظم مقرر کیا - فی الحقیقت
سلطان کی راے محمود کی بابتہ نہایت درست ثابت ہوی - کیونکہ
اوسکو کسی ملکی فائدے یا نقصان کی بجز اپنی وزارت قایم رکہنی کی
مطلق فکر یا پرواہ نہ تہی - اسیوجہ سے سلطان کی کسی خواہش
کی نہ تو وہ مزاحمت کرتا تہا - اور نہ اون وقتون کو سلطان کے
سامنے پیش کرتا تہا جو اون کی خواہشون کے پورا کرنے کی وجہ

سے عائد ہوتی تھین۔

اس شخص نے اہل حرم کو بھی اون کی مالی خواہشین پوری کرکے اور اونکے اعزہ اور رشتہ دارون کو بڑے بڑے عہدہ دیکر اپنا پورا ہمدرد بنالیا تھا تمام بڑے اور چھوٹے عہدہ حرم کے ذریعہ سے خرید کئے جاتے تھے صوبہ دارون اور نائب صوبہ دارون کا تبادلہ ہر ہفتہ اور ہر مہینہ مین صرف اوس نذر کے حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا تھا جو تبادلہ کے وقت صوبہ دارون کو گذرانی پڑتی ہے۔ اسکی وجہ سے ایماندار لوگ زیر باری مصارف سے خود تباہ اور پریشان ہوتے تھے۔ اور غیر محتاط جن کی تعداد کثیر تھی وہ اپنا خرچہ رعایا سے وصول کرکے اوسکو تباہ کرتی تھے بالآخر کڑڑون روپیہ کے فضول اخراجات لئے جو محلات شاہی اور باغات اور دوسرے عیش و عشرت کے کامون مین روزانہ بے دریغ صرف کئے جاتے تھے۔ سلطنت کی مالی حالت کو اسدرجہ نازک کردیا کہ عہدہ دارون سپاہیون ملاحون اور معمولی سرکاری ملازمون کی تنخواہون کا ملنا دشوار ہوگیا۔ اور وہ لوگ بھوکے مرنے لگے۔ اور تنخواہ نہ ملنے کی ہر طرف سے شکایتین ہونے لگین۔

اس عام مصیبت اور بے اطمینانی کی وجہ سے ایک فرقہ نے جسکو ہم فرقہ محب وطن سے تعبیر کرتے ہین۔ اصلاح کے لئے شور مچانا شروع کیا۔

مدحت پاشا ریچک سے علیحدہ ہوکر کونسل کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے

لیکن اعلائی پاشا جو اوسوقت وزیر اعظم تھے ۔ مدحت پاشا کے روز افزون اختیار کو دیکھہ کر خائف ہو گئے ۔ اور تھوڑے روز بعد اون کو بغداد کا صوبہ دار کر کے بھیجدیا ۔ جہان وہ اعلائی پاشا کے مرنے کے بعد تک ہر محمود کی عہد وزارت مین اوس صوبہ کا تمام روپیہ مختلف فضول خرچیون کے لیئے دار الخلافت کو منگوا لیا جاتا تھا ۔ جسکی وجہ سے مدحت پاشا اوس صوبہ کا قابل اطمینان انتظام نہین کر سکے ۔ اور آخر کار اُنھون نے نا امید ہو کر ملازمت سے استعفا دیدیا ۔ اور قسطنطنیہ چلے آئے فرقۂ محب وطن سے جو وقتاً فوقتاً بڑہتا جاتا تھا اون کو اپنا ہادی قرار دیا محمود نے جو اعلائی پاشا کی طرح مدحت پاشا کا دار الخلافت مین رہنا نہین چاہتا تھا ۔ مدحت پاشا کے قسطنطنیہ پہونچنے سے پیشتر اونکا تقرر اڈریا نوپل کی صوبہ داری پر کر دیا ۔ جسوقت مدحت پاشا کو قسطنطنیہ پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ وہ اڈریا نوپل کے صوبہ دار مقرر کیے گئے تو اُنھون نے یہ عذر کیا کہ جسوقت تک اون کو شرف ملازمت حاصل نہوگی ۔ اوسوقت تک وہ اپنی خدمت پر نہ جاینگے ۔ آخر کار باوجود وزیر اعظم کی سخت مخالفت کے مدحت پاشا کو باریابی کی اجازت ہوئی ۔ مدحت پاشا نے سلطان کی خدمت مین حاضر ہو کر نہایت زور کے ساتھہ بیان کیا کہ محمود کی بد انتظامیون سے نہ صرف ملک تباہ ہوا جاتا ہی بلکہ خوفناک بے اطمینانی پھیلتی جاتی ہے ۔ جسکے معلوم ہونے سے سلطان کو اسقدر اندیشہ ہوا کہ اُنھون نے دوسرے دن اپنے عزیز وزیر کو

علیحدہ کر کے مدحت پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا۔

لیکن مدحت پاشا کا عرصہ تک وزیر رہنا بالکل ناممکن تھا۔ کیونکہ اون مین دربار داری کا مطلق سلیقہ نہ تھا۔ اور نہ اون بے ضابطگیون کو کسی طرح گوارا کر سکتے تھے جو محلات اور سلطان کی طرفسے روزانہ ہوتی تھین اور نہ سلطان جو عرصہ سے اپنی خواہشون کے موافق کام کرنے کے عادی ہو گئے تھے۔ مدحت پاشا کی مزاحمتون کو برداشت کر سکتے تھے تمام اہل حرم اور بد دیانت عہدہ دار جن کی اصلاح کا انہون نے بیڑا اوٹھایا تھا اون کے دشمن ہو گئے اور چند مہینون کے بعد مدحت پاشا وزارت سے علیحدہ کر دئے گئے۔ اور پھر عہدۂ وزارت محمود کو جو سلطان کا نہایت فرمان بردار تھا دیدیا گیا۔ محمود اگرچہ مدحت پاشا سے نفرت کرتا تھا۔ لیکن اوسنے مصلحتًا اون کو اپنے کونسل وزرا مین لے لیا۔ اور مدحت پاشا نے بھی اوسکو اسوجہ سے قبول کر لیا کہ شاید وہ اپنے چند دوستون کی مدد سے جو کونسل وزرا مین شامل تھے وزیر اعظم کی بے ضابطگیون کو روک سکین۔ اور محمود مثل سابق کے حادثے ہونے نپاوے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد یہ ناممکن معلوم ہوا اور مدحت پاشا کو ثابت ہو گیا کہ وہ کونسل وزرا مین رہنے سے کوئی فائدہ نہین پہونچا سکے۔ اسلئے اُنہون نے استعفاء دیدیا۔ اس امر سے سلطان نہایت ناخوش ہوئے۔ کیونکہ اون کے نزدیک کسی شخص کا اوس خدمت سے انکار کرنا جس کی انجام دہی سلطان کی

طرف سے اوسکے ذمہ کیجا ہے - نہایت بیجا اور نامناسب ہے - مدحت پاشانے
اپنی کارروائی کو یہین ختم نہین کر دیا - بلکہ اوسنے سلطان کے سامنے
ایک رپورٹ پیش کی جس مین ہر قسم کی بدانتظامیان دکہلا کر سلطان
المعظم کو بتلایا کہ وہ خوفناک غار کے کنارہ تک پہونچ گئے ہین - اسکے بعد
مدحت پاشا اپنے گانون کو چلے گئے جو قسطنطنیہ سے کچہ فاصلہ پر تہا -
یہان اگرچہ وہ عرصہ تک عام نظر سے غائب رہے - لیکن اپنے کام سے
غافل نہین رہے - کیونکہ فرقہ محب وطن کی تمام تدابیر اور رایون پر
یہان غور ہو کر وہ مستحکم طور سے قرار پاتی تہین -
دسمبر ۱۸۷۵ع کے آغاز مین اون کے ایک شریک نے جو کہ سلطنت کے
بڑے بڑے عہدون پر مامور رہچکا تہا - مجہہ سے بیان کیا کہ ہمارا
مقصد ایک "انسٹیٹیوشن" حاصل کرنا ہے - یہ پہلا موقعہ تہا کہ مین نے
کسی ترک کی زبان سے یہ لفظ سنا تہا - لیکن یہ اصلاحات کے
جاری ہونے سے ایک سال قبل کا واقعہ ہے اوسوقت اس کی
غرض اوس کانفرنس کی مخالفت بیان کی جاتی تھی جو اوس زمانہ مین
قسطنطنیہ مین اجلاس کر رہی تھی - اسکے چند روز بعد مدحت پاشا
خود مجہہ سے ملے - اور اونہون نے تمام حالات مفصل بیان کئے
اگرچہ مین وہ تمام حالات پہلے سے دوسرے لوگون کے زبانی
سن چکا تہا - مدحت پاشا نے بیان کیا کہ بدانتظامی اور رشوت
ستانی کی وجہ سے ملک بالکل برباد ہوا جاتا ہے - اور محلات شاہی کی

ہوگیا تہا کہ اب سلطان کو تخت سے اوتار دینے کی بہت جلد کوشش
کیجائے گی - چنانچہ مینے ۲۵ مئی کے مراسلہ مین یہ راے ظاہر
کی تہی کہ اصلاح کی ہر طرف سے پکار ہی - صوفیۃ جو دار الخلافۃ مین تعلیم یافتہ
گروہ کا آئینہ ہین - اور جن کو تمام مسلمان اور عیسائی رعایا کی مدد پر پورا
اعتماد ہی - اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کیے بغیر نہین رہ سکتی ہین
اگر سلطان نے اون کی خواہشون کے پورا کرنے مین کوئی عذر کیا
تو مجھکو کامل یقین ہے - کہ اون کو معزول کرنے کی کوشش کیجائیگی
قرآن شریف کی مختلف آیات اس امر کے ثبوت مین عوام مین شائع
کی گئی ہین کہ کلام مجید سے صرف جمہوری سلطنت کا پتہ ملتا ہے
اور جو شخصی اقتدارات سلطان نے حاصل کر لیے ہین وہ حقیقت مین
رعایا کے حقوق ہین جو بزور غصب کر لیے گئے ہین - اور شرعًا
ہرگز جائز نہین ہین - اور اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کلام مجید
اور دوسرے تفاسیر کی کوشش کیگئی ہے کہ ایسے پادشاہ کی
اطاعت ہرگز ضروری نہین جو اپنے ملک کے فوائد سے غافل ہو -
یہ جوش رفتہ رفتہ عام ہوگیا اور امراے سلطنت سے
لیکر مزدور اور ملاح تک اپنی راے علانیہ ظاہر کرنے لگے - اوسی دن
مینے اپنی گورنمنٹ کو یہہ اطلاع دی کہ باوجود اسکے کہ سلطان نے
اپنے بہتیجون کو نہایت احتیاط کے سات نظر بند کیا ہی مگر مجھکو یہ خبر
ملی ہے کہ فرقہ محب وطن نے ولیعہد یعنے شہزادہ مراد سے یہہ

وعدہ لے لیا ہے کہ وہ اپنی تخت نشینی کے ساتھ ہی اصول سلطنت کو بدل دینگے - ان تمام واقعات کے متعلق جن سے مین اسطور سے واقف تہا محل مین نہ چرچا ہونا اور اوس کے نسبت کسی کارروائی کا عمل مین نہ آنا فی الحقیقت نہایت حیرت انگیز ہے - سفیرون مین سے جنرل اگنیشو بھی باوجود بیشمار جاسوسون اور مخبرون کی مدد کے اس کارروائی سے بالکل بے خبر تھے - لیکن میری رپورٹ تیار ہونے کے ایک ہی ہفتہ بعد سلطان معزول کردیئے گئے -

معاملہ مین عملی طور سے جو کچہ کیا وہ صرف مدحت پاشا اور حسین عونی سرعسکر یعنی وزیر صیغہ جنگ نے کیا - مجھکو یہ بات بالتحقیق نہ معلوم ہوسکی کہ آیا وزیراعظم کو اس کارروائی کی پہلے سے اطلاع تھی یا نہین - لیکن اتنا مجکو معلوم ہے کہ اس واقعہ سے تین دن پہلے وزیراعظم سے یہ امر تسلیم کرالیا گیا تہا کہ ملک کو تمام آفتون سے نجات دینے کے لیئے اسوقت بجز اس کارروائی کے کوئی اور تدبیر نہین ہوسکتی ہے - وہ اس کارروائی مین اس سے زیادہ شریک نہین ہوسے - اور نہ مدحت پاشا اور حسین ع . نی کے علاوہ کسی شخص نے اپنے جان کو اس خطرہ مین ڈالنا پسند کیا - اس کارروائی کے پرخطرہ اور جان جوکہم ہونے مین کچہ شبہ نہین ہوسکتا لیکن ان لوگون نے اپنے منصوبہ کی بیحد ہوشیاری کے ساتہ پخت وپز کی تھی - اور اوسکو نہایت دلیری اور استقلال

کے ساتھ عمل مین لائے ۔

۲۹ مئی کے شام کو یہ لوگ قسطنطنیہ کے ایشیائی حصہ مین جا کر حسین عونی کے ایک مکان مین ٹھہرے ۔ اور آدھی رات کو جبکہ خوب بارش ہو رہی تھی اور ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا معہ ایک نوکر کے چھوٹی سی قایق مین بیٹھکر اس مقام پر اترے جہان وہ گاڑیان موجود رکھنے کے لئے حکم دے گئے تھے لیکن گاڑیان وہان موجود نہ تھین اسلئے اون کو دیر تک سخت بارش مین کھڑا رہنا پڑا ۔ اس حالت مین اگر اون کو کوئی شخص دیکھ لیتا تو غالبًا اون کے تمام منصوبون اور کارروائیون کا خاتمہ ہو جاتا ۔ آخر کار بڑی دقت اور تلاش کے بعد گاڑیون کا پتہ چلا ۔ جو نوکرون کی غلطی سے کسی دوسرے جگہ پر پہونچ گئی تھین ۔

اسکے بعد حسب قرار داد مدحت پاشا محکمہ سر عسکری او حسین عونی دلمہ باغچہ کی بارگون کی طرف روانہ ہوئے ۔ حسین عونی جو کہ فوج کے سر عسکر تھے ۔ بلا کسی دقت کی اوس فوج کو جو ان بارگون مین مقیم تھی ۔ محلات شاہی پر لے آئے ۔ اور بالکل بیخبری مین تمام شاہی محلات کا محاصرہ کر لیا گیا ۔ محاصرہ کے پورا ہو جانے کے بعد حسین عونی نے دروازہ کھلوایا اور قلار آغا سے جو کہ سلطان کی خانگی ملازمین کا سر گروہ تھا ۔ یہ درخواست کی کہ وہ سلطان کو اون کی نظر بندی کی اطلاع کر کے یہ امر سمجھا دے کہ اسوقت زیادہ مناسب یہی معلوم

ہوتا ہی کہ وہ اپنے آپ کو سرعسکر کے حوالہ کردین - جو اون کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا - پہلے سلطان نے فطرتی طور سے اسکی مزاحمت کی - لیکن جب حسین عونی نے خود سلطان کے سامنے جاکر اون کو پورا یقین دلادیا کہ اب مزاحمت سے کوئی فائدہ نہین ہوسکتا تو وہ خاموش ہوکر اپنی قسمت پر راضی ہوگئے - اور بلا کسی مزاحمت کے اون کے اوپر پہرہ مقرر کرکے حسب قرارداد ایک توپ اس غرض سے سر کردیگئی تاکہ مدحت پاشا کو معلوم ہوجاے کہ سلطان نظربند کرلئے گئے ہین -

اس اثنا مین مدحت پاشا کی حالت نہایت خطرناک تھی - اونکو فوج پر کوئی اختیار نہ تہا - اور نہ وہ باضابطہ طور سے اوسکو کوئی حکم دیسکتے تھے - اس موقعہ پر اگرچہ کام چل سکتا تہا تو محض اون کی ذاتی وجاہت سے - لیکن اندہیری رات مین اون کا تن تنہا اور بالکل بھیگا ہوا آنا خود اشتباہ پیدا کرتا تہا - اُنہون نے فوج کے افسر سے یہ ظاہر کیا کہ اون کو سرعسکر نے بہیجا ہی - اور حسن آفندی کا مدتت تمام اوسکو اس امر پر راضی کیا - کہ فوج کو میدان مین تیار رکھے - مدحت پاشا نے یہ وقت نہایت مشکل سے کاٹا - کیونکہ اون کو ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ اگر اس عرصہ مین کوئی بری خبر محل سے پہونچے تو غالبا فوج اون سے بگڑ جاے گی - اون کی یہ خوفناک حالت تقریبا صبح کاذب تک قائم رہی - لیکن

وہ تہوڑے سے ہی عرصہ مین مشرقی دنیا کے اسٹیج سے غائب ہوگیا
اوس روز سے آجتک یہ "خودمختار ملک" جسپر کانگرس برلن کے
ممبرون نے اس قدر توجہ کی تہی اور جس کی بہبودی اور فلاح کیلئے
دس سال بیشتر یورپ کی تمام سلطنتین سخت کوشش کر رہی تہین۔
ایسی دردناک حالت مین مبتلا ہے کہ اگر اوسپر انسان اور فرشتے
روئین تو بجا ہی۔ اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ سلطان نے
جو مدبرانہ صلاحین اس معاملہ مین بارہا دی تہین۔ اور جنپر مطلق توجہ
نہین کی گئی تہی وہ بالکل صحیح اور معقول تہین۔ پرنس الگزنڈر کی
آخری رخصت کے بعد امیر بلگیریا کے قائم مقام نے بالگیریا کی حکومت
قبول کرنے کے لئے مختلف لوگون سے درخواست کی۔ بالآخر
جولائی ۱۸۸۷ء مین ایک شخص مسمی بہ فردیننڈ باشندہ کوبرگ نے
اس جگہ کو بشرط رضامندی سلطنت ہای یورپ منظور کیا۔ لیکن
سلطنتہاے یورپ کی منظوری اسوقت تک نہین آئی ہی۔ پیشین
گوئی کے لئے بہت زیادہ پولیٹکل اور غیر معمولی عقل کی ضرورت
نہین ہے۔ غالباً اس کتاب کے طبع ہونے سے پہلی ہی اس
شخص کو بہی پرنس الگزنڈر کی طرح کسی چہوٹی سی جرمنی ریاست
مین پناہ گزین ہونا پڑے۔ ایک زمانہ مین اس گمراہ شخص کا خیال
نہایت درست معلوم ہوتا تہا جب کہ اوسنے ایک مجمع مین یہ
بیان کیا تہا کہ "اگر مجہکو اپنے دلی خواہشون کے موافق کام کرنیکا

اختیار رہتا تو مین دفعتا بلگیریا مین چلا جاتا - لیکن جو شخص بلگیریا کا امیر منتخب کیا جاتا ہی اوسکو تمام معاہدات کی پابندی نہایت ضروری ہے - اور یہی پابندی اسکی حکومت کو مضبوط اور بلگیریا کو خوشحال کر سکتی ہے - بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کی اجازت نہین دیگئی - کیونکہ نہ وہ تمام معاہدات کا پابند رہا - اور نہ باشندگان بلگیریا مین خوشحالی قائم کرسکا - بلکہ خود اوسکی حکومت بجاے مضبوط ہونے کے اور زیادہ کمزور ہوگئی - اب اوسکی نسبت صرف یہی سوال ہو سکتا ہی کہ دیکھئے وہ کب تک اپنی اس حالت اور جگہ پر قائم رہتا ہے -

سلطان عبد الحمید خان کا معاملہ نہایتہ صاف ہی اوس پر کسی قسم کا اخلاقی حملہ نہین ہو سکتا - جنوبی اور شرقی یورپ کی ابتظامی بدانتظامیون کا علاج کانگرس برلن مین تجویز کیا گیا تہا اوس مین سلطان عبد الحمید خان بھی شامل تھے - لہذا وہ کانگرس کے تمام شرائط کی تعمیل کے لئے ہمیشہ مستعد اور آمادہ رہے - جتنے سلاطین اس معاہدہ مین شریک تھے - اون مین سے صرف سلطان عبد الحمید خان ایسے ہین جنہون نے اس معاہدہ کی ہر ایک شرط کی نہایت ایمانداری سے ساتھ تعمیل کی ہے - اور اب سلطان کو پرنس بسمارک کے اون الفاظ کی طرف جو اونہون نے ۱۸۷۸ء مین معاہدہ برلن کی دفعہ (۳) پر بحث کرتے وقت کہے تھے - تمام یورپ کی سلطنتون کو متوجہ کرنا

پورا حق حاصل ہے - مباحثہ کے وقت کانگرس کے بعض مخبرون کو
بلگیریا کے نسبت بہت کچھ بے اطمینانی تھی - چنانچہ درخواست کیگئی
تھی کہ اسوقت بلگیریا کی آیندہ پیچیدگیون اور بد انتظامیون کے انسداد
کا بھی بندوبست کافی طور پر کر دیا جاوے - اسکے نسبت پرنس
بسمارک نے یہ کہا کہ "اسوقت کانگرس کی یہ حالت نہین ہے کہ وہ
تمام خطرات انسداد کا انتظام اپنے ذمہ لے - اگر باشندگان
بلگیریا حسد یا ذاتی ناقابلیت کی وجہ سے اپنا جدید انتظام نہین چلا سکتے
تو اس مین کچھ شک نہین کہ یورپ کو اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا
لیکن وہ وقت ابھی نہین آیا" میرے خیال کے موافق اب وہ وقت
آگیا ہے - اور اوسکا باعث باشندگان بلگیریا کا حسد یا ذاتی ناقابلیت
نہین ہے بلکہ سلطنت روس کا عدم ایفاء وعدہ اور دوسری سلطنتون کی
بے اعتنائی ہے - اور اب جدید انتظام کسی طور سے نہین چلسکتا - اسصورت
مین سلاطین یورپ کوئی کارروائی کرنا مصلحت سمجھتے ہین یا نہین ؟
اگر اسوقت سلاطین یورپ اس مسئلہ پر غور کرین تو اس کے صرف دو نتیجے
ہوسکتے ہین یا تو یہ کہ بلگیریا کا صوبہ دوبارہ سلطان کی راست اور بلا واسطہ
حکومت مین دیا جاے - اس فیصلہ کی تائید مین وہ ترقی جو خاص سلطان کی
حکومت مین رہنے والون نے اس عرصہ مین کی ہے بمقابلہ اوس
پریشانی اور بے اطمینانی کے پیش کیجا سکتی ہے جس مین خود مختار صوبون کے
باشندے مبتلا رہے ہین - اس فیصلہ سے تمام یورپ مین امن قائم ہو جائیگا

اور بلگیریا کی حکومت ایک ایسی سلطنت کی زیر تہہ مین آجائیگی جو سب سے کم ظالم
اور نہایت ایماندار ہی۔ اگر وعدکا ایفا مصیبت مین استقلال اشتعال
مین صبر سلطنتہاے یورپ کے نزدیک خصائل حمیدہ اور قابل قدر
ہین تو سلطنتہاے یورپ کو سلطان عبد الحمید خان کی پوری قدر
کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہی کہ متواتر تجربون نے ثابت کر دیا کہ
یہ اوصاف بجاے قابل قدر سمجھے جانے کے بے اعتنائی اور
غضب اور حقارت کی باعث ہوتی ہین۔ مجھکو اسبات کا پورا یقین ہی کہ
سلطنتہاے یورپ کی اس فیصلہ سے بلگیریا اور نیز تمام دنیا کو بیحد
فایدہ پہونچیگا۔ لیکن مجھکو اوسمین کامیابی کی بہت ہی کم امید ہی۔
دوسرا پہلو وہ ہی جسکے اختیار کیے جانیکا گمان غالب ہی۔ اور جسکی طرف
تمام حالات اشارہ کر رہے ہین۔ کیونکہ اس کتاب کو ختم
کرتے وقت جس مین مینے ایک نیک نہاد اور دانشمند پادشاہ کے
حالات بیان کرنے کی کوشش کی ہی۔ مجھکو جنوبی اور مشرقی یورپ کا
افق طوفان کے کالی بادلون سے گھرا ہوا نظر آتا ہی۔ اور میرے
کانون مین اوسی طوفان کی ہلکی ہلکی آوازین آرہی ہین جس مین
بجلی کی جگہہ توپون کے شعلے اور جلتے ہوے شہر نظر آئینگے
اور جس مین بجاے موجون کے انسانون کا سرخ خون اور عورتون کے
تلخ آنسو ہونگے۔ اور تاریخ مین اوسکا یادگار اولٹے ہوے تختہاے شاہی
ویران سلطنتون اور تباہ قومون سے رہ جاے گا۔ فقط

توپ کی آواز نے جسکا حالت کامیابی مین سر کرنا قرار دیا گیا تھا۔ اس اندیشہ کو رفع کر دیا۔ اور مدحت پاشا کو معلوم ہو گیا کہ سلطان نظربند ہو گئے۔

مدحت پاشا کو جب یہ اطمینان ہو گیا تو اُنھون نے فوج کے سامنے آکر تقریر کی اور اوسکو اس کارروائی اور اوسکی ضرورت سے واقف کر کے ادھی فوج کا ایک دستہ شہزادہ مراد کو تخت نشینی کا مژدہ پہونچانے اور اونکو اپنے ہمراہ لانیکا حکم دیا۔ فوج نے اس حکم کی نہایت خوشی کے ساتھ تعمیل کی۔ اور جب شہزادہ مراد وہان پہونچے تو تمام فوج اور دوسرے تماشائیون نے جو وہان جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اونکی شاہانہ تعظیم کی۔ اور اون کو بخوشی تمام اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

سلطان عبدالعزیز پہلے اوس محل مین ٹھہرائے گئے جو سرا گلیو پائنٹ کے قریب واقع ہی۔ لیکن سنا جاتا ہی کہ اُنھون نے وہان رہنا خود ناپسند کیا۔ ہرچند میرے خیال کے موافق وہ اوس مکان سے بمصلحت منتقل کر دئے گئے تھے۔ کیونکہ استنبول کے عام مسلمان رعایا سے اون کی طرفداری کا سخت اندیشہ تھا۔ پس سلطان کو اہتمام سے چراغان کو منتقل کر دیا۔ جہان اُنھون نے بصرف کثیر رعایا کی بہت سے مکانات منہدم اور ضبط کر کے ایک عالیشان مکان بنوایا تھا اور جو بڑے درجہ تک اون کے بدبختی کا باعث ہوا۔ غالبًا اسی مصلحت پر مبنی ہو گا۔

اس تبدیلی کے متعلق ملک کی ہر ایک حصہ مین تار کی ذریعہ سے

خبرین دیگئین - اور ہر جگہ اس کارروائی پر پورا اطمینان اور خوشی
ظاہر کی گئی - لیکن اوسدن شام تک سفیران دول خارجہ یا کسی
دوسرے شخص کو ملک سے باہر خبر بھیجنے کی بالکل اجازت نہ تھی
ہماری گورنمنٹ کو سفیر مقیم سلونیکا نے یہ تار دیا تہا کہ "مراد کی
تخت نشینی پر عام اطمینان ظاہر کیا گیا ہے" چونکہ میری طرف سے
اون کو کوئی خبر نہیں پہونچی تھی - لہذا اون لوگون نے پریشان
ہو کر مجھسے اس تار کے معنے دریافت کئے - اسوقت تار کے دفتر
کہل گئے تھے - اور مینے اون کو تفصیلی کیفیت سے اطلاع دیدی
اس عرصہ مین صرف ایک اخبار کا ایڈیٹر مالکان اخبار کے پاس
اس واقعہ کے بھیجنے مین کامیاب ہوا تہا - یہ شخص ایک ترکی پوسٹ
آفس کا افسر تہا - اور اوسنے پولیٹکل خبرون کے بھیجنے کے واسطے
کچھ ایسے اصطلاحی الفاظ مقرر کر رکھے تھے جو بظاہر معمولی معاملات
سے متعلق معلوم ہوتے تھے - اس شخص نے یہ ظاہر کر کے کہ
اوسکو ایک خانگی خبر بھیجنے کی از حد ضرورت ہے - مفصلۂ ذیل تار بھیجنے کی
اجازت لے لی تھی -

"ڈاکٹرون (فرقۂ محب وطن) نے بیچارہ چین (عبد العزیز)
کی فصد لینی (معزولی) ضروری خیال کی ہے - وادی (والدہ سلطان)
اوسکے ساتھ - بھائی جون (مراد) نے کاروبار اپنے
ہاتھ میں لیا ہے" میرے خیال کے موافق اس واقعہ کی یہ پہلی خبر تھی جو کسی

یورپ کے دار الخلافت مین پہونچی -

اگرچہ سلطان کی معزولی آسانی اور خاموشی کے ساتہ
عمل مین آئی تھی - لیکن ابھی یہ دیکہنا باقی تہا کہ خاص قسطنطنیہ مین
اس خبر کا کیا اثر پڑتا ہے - اور کونسا فرقہ معزول شدہ سلطان کے
ساتہ ہمدردی کرتا ہے - لیکن یہہ تردد بہت جلد رفع ہوگیا - کیونکہ
اس خبر کو عام رعایا نے نہایت خوشی کے ساتہ سنا - جس سے
صاف ثابت ہوتا تہا کہ سلطان عبدالعزیز خان کے آخر چند سال
کی بدانتظامیون نے رعایا کو بہت کچہ بددل کردیا تھا -

سلطان کے متعلقین محمود کے طرفدارون اور روسی
فریق کے علاوہ کسی شخص کو اون کی معزولی کا رنج نہ تہا لیکن
یہ لوگ تعداد مین اسقدر کم تھے کہ اون کے عام اور پرجوش رائے کا
مقابلہ بالکل غیر ممکن تہا -

مذہبی لوگون کی تسلی کے لئے شیخ الاسلام کے سامنے
مفصلۂ ذیل فتوی پیش کیا گیا تہا -

"اگر خلیفہ وقت سے جنون اور ملکی معاملات سے ناواقفیت کے
آثار ظاہر ہون - اور وہ بیت المال کا روپیہ اپنے اوپر اوس سے
زیادہ صرف کرتا ہو جو قوم نے اوسکے ذاتی اخراجات کے لئے
مقرر کیا ہے تو کیا ان وجوہات سے وہ عام مصیبت اور عام
تباہی کا باعث نہ خیال کیا جائیگا - اور اسصورت مین کیا اوسکو

تخت سے علیحدہ کرنا جائز ہوگا ؟"

اسکے جواب مین شیخ الاسلام حسن خیر اللہ نے لفظ بیشک لکھکر اپنے دستخط کر دئے - مسلمانون کی طرح عیسائی بھی اس کارروائی سے نہایت خوش تھے - کیونکہ وہ جانتے تھے کہ فرقہ محب وطن کی کوششون کا اصلی مقصد مسلمانون اور عیسائیون کو برابر کر دینا ہے فی الحقیقت اسوقت جو تبدیلیان ہو رہی تھین وہ ان تبدیلیون سے بالکل مختلف نہین - جن مین شخصی حکومت کے رہنے والے کسی پادشاہ کے ظلم سے تنگ ہوکر اوسکو تخت سے اُتار دیتے ہین - اسموقعہ پر جو کارروائی کی گئی اوسکا اصلی مقصد پادشاہ کو تخت سے اوتار دینا نہین - بلکہ سلطنت کی اصول کو بدل دینا تھا - اور یہ سخت کارروائی ایسی حالت مین اختیار کی گئی تھی جب کہ کوئی اور چارہ کار نہ رہا تھا - لیکن اگر کسی پادشاہ کا تخت سے اوتار دینا کسی حالت مین جائز ہو سکتا ہے - تو یقینًا اسوقت سلطان عبد العزیز خان کو تخت سے اوتار دینا بالکل درست اور جائز تھا -

اس وقت تک کارروائی مین کوئی دقت پیش نہین آئی تھی - لیکن آگے چلکر یہ حالت قائم نہ رہ سکی - اور پے در پے بدقسمتی سے کچھ ایسے واقعات پیش آئے جس سے تمام منصوبون اور امیدون کا خاتمہ ہوگیا - ان مین سے سب سے پہلا واقعہ سلطان عبد العزیز خان کی موت تھی - انگلستان مین عام طور سے یہی

سمجہا جاتا ہی کہ سلطان مرحوم قتل کیے گیے - ایسا سمجہنا فی الحقیقت
کچہ تعجب انگیز نہین ہوسکتا - کیونکہ چوتہی جون کو پانچ دن اون کی
معزولی کے بعد جب یہ خبر مشہور ہوی کہ اونہون نے ایک مقراض
سے اپنے ہاتہون کی رگین کاٹکر خودکشی کر لی ہی - تو کوئی شخص ایسا نہ تہا
جسکو اون کے قتل کا پورا یقین نہ ہو - چنانچہ میری بہی یہی رائے تہی
مگر میری یہ راے شام کو سفارت کے ڈاکٹر کا بیان سنکر بالکل بدلگیی
ڈاکٹر ڈکسن نے مجہسے وہ واقعات بیان کیے جنسے اہل انگلستان
ابتک بخوبی واقف نہین ہین - ڈاکٹر ڈکسن ایک نہایت ہوشیار
آدمی تہے - اور ممالک مشرق مین عرصۂ دراز تک رہنے کی وجہ سے
محلات شاہی کے پوشیدہ اور ظالمانہ کارروائیون کو بخوبی جانتے
اور سمجہتے تہے - علاوہ اسکے اون کی مزاج مین بجاے زود باوری کے
ایک درجہ تک بے اعتباری تہی - پس اس امر کا ہرگز احتمال نہین
ہوسکتا کہ کوئی شبہ واقع ہوا ہو - اور اون کی نظر اوسپر نہ پڑی ہو
مجہکو کامل یقین ہے کہ اگر اون کو کوئی شبہ واقع ہوتا تو وہ اوسکو
مجہسے کبہی نہ چہپاتے - ڈاکٹر ڈکسن امتحان نعش کے بعد سیدہے
میرے پاس آئے - اور نہایت اعتماد اور شوق کے ساتہ سلطان
کی خودکشی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی - اونہون نے مجہسے
یہ بیان کیا کہ آج صبح کو باب عالی کے طرفسے قسطنطنیہ کے تمام اطبا
اس غرض سے بلائے گیے تہے کہ وہ سلطان مرحوم کی نعش کو

دیکہکر اسباب مرگ کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرین - چنانچہ ہمین نے
اور اکثر سفارتون کے ڈاکٹرون اور ترکی یونانی اور ارمنیا کے
چند طبیبون سے اس درخواست کو منظور کیا تہا - اور ہم سب نے
اون کی نعش کا امتحان کیا ہے -

علاوہ ان لوگون کے ایک اور انگریزی ڈاکٹر مسمی بہ ملتجن بہی اسوقت
قسطنطنیہ مین موجود تہے - یہ ایک ضعیف آدمی ہین اور سی لاگمی ہین
لارڈ بیرن کی حالت نزع مین اون کے پاس تہے - اور اوس
زمانہ سے اسوقت تک مشرق مین رہتے - اور شاہی محلات کا
علاج کرتے ہین - یہ اور ڈاکٹر ڈکسن محل مین اتفاق سے ایسے
وقت پہونچے جب کہ دوسرے ڈاکٹر نعش کا امتحان ختم کر چکے تہے
پس ان لوگون کو نعش کا اطمینان کے ساتہ امتحان کرنے کا
پورا موقع ملا - ڈاکٹر ڈکسن کا بیان ہے کہ انہون نے الٹ پلٹ کر
جسم کے ہر ایک حصہ کو نہایت غور سے دیکہا - لیکن اون کو بجز
ہاتہ کے دو زخمون کے زد و ضرب کی اور کوئی علامت نہین ملی -
ڈاکٹر ڈکسن نے مجہہ سے یہ بہی بیان کیا کہ انہون نے اپنی
تمام عمر مین ایسی نرم کہال کسی جوان آدمی کی نہین دیکہی -
سلطان مرحوم کے جسم کی کہال ایک شیر خوار بچہ کی کہال کیطرح
نرم اور ملائم تہی - لیکن باوجود اسکے جسم پر کوئی زخم یا نیل کا
نہین معلوم ہوتا تہا - اور یہ امر محض ناممکن ہے کہ اس قدر قوی

آدمی کو قابو مین لانے کی کوشش کی جائے۔ اور اوسکے جسم پر
کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ ایک ہاتھ کی رگین بالکل اور دوسری ہاتھ
کی رگین کسیقدر کٹی ہوئی تہین۔ ڈاکٹر ڈکسن کی راے مین یہہ
زخم چاقو کے نہین بلکہ ایک تیز مقراض کے معلوم ہوتے تھے
پس ڈاکٹر ڈکسن اور بلتجن کو سلطان کی خودکشی مین ذرا سا بہی شک
نہ تہا۔ اگر یہہ زخم سلطان نے خود نہین کئے تھے تو کسی شخص نے
اون کی کرسی کے پیچھے سے آکر یہ زخم لگائے ہون گے۔ لیکن
کرسی کے پیچھے کہڑے ہوکر یہ عمل بغیر کسی کشمکش کے کرنا غیر ممکن
تہا۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تہا کہ اوس کے نشانات تمام جسم پر پائے جاتے
اس فعل کا اس قدر خاموشی کے ساتھ عمل مین آنا ہی تعجب سے
خالی نہ تہا۔ اگر تہوڑا سا بہی شور ہوتا تو اوس کی آواز دوسرے کمرہ
مین جہان تمام بیگمات جمع تہین ضرور پہونچتی۔ علاوہ برین یہہ بہی
معلوم ہوا ہے کہ جس کوچ پر سلطان لیٹے ہوے تھے اوس کے
تکیہ کے پچھلے حصہ کو بیگمات دوسرے کمرہ مین بخوبی دیکھہ سکتی تہین
اگر کوئی شخص کوچ کے پیچھے کہڑا ہوکر یہ عمل کرتا تو بیگمات اوس کو
ضرور دیکھتین۔

ان واقعات کی بنا پر جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے ڈاکٹر ڈکسن
اور ڈاکٹر بلتجن کو سلطان کی خودکشی کے متعلق کوئی شبہہ نہ تہا
جب یہ دونون آدمی باہر جاکر دوسرے ڈاکٹرون سے ملے

جو ان سے پہلے نعش کا امتحان کر چکے تھے تو اون کو معلوم ہوا کہ
اون لوگون کی بھی یہی راے ہے۔ ان ڈاکٹرون مین بعض آدمی
ممالک غیر کے رہنے والے ایسے تھے جنپر کسی قسم کا دباو نہین
پڑ سکتا تھا اور اون کو واقعہ کے خلاف بیان کرنے کی کوئی وجہ
نہین معلوم ہوتی تھی۔ مگر ان مین سے کسی شخص نے بھی بجز خودکشی
کے کوئی اور قیاس نہین ظاہر کیا۔ اس واقعہ کے چند سال بعد
سفارت فرانس کے مشہور ڈاکٹر بہرون اور ڈاکٹر ڈکسن نے
اپنے اپنے بیانات طبع کرائے۔ جن مین بیان کیا گیا تھا کہ وہ لوگ
اپنی پہلی راے پر نہایت استقلال کے ساتھ جمے ہوے ہین
محض ڈاکٹرون کی شہادت خودکشی ثابت کرنے کیلئے کافی تھی لیکن بیگمات کے بیان
کو ڈاکٹرون کی شہادت کے مطابق کرانے سے خودکشی کا مسئلہ نہایت صاف ہو جاتا ہے۔
ڈاکٹر ملتجن بعد امتحان نعش کے فورًا اون بیگمات کے
پاس آ گئے جنکا وہ علاج کرتے تھے۔ اور اس واقعہ کے متعلق
اون سے سوالات کیئے۔ بیگمات نے بیان کیا کہ سلطان کی
معزولی کے بعد جب اون کی حالت نہایت پریشان ہوئی تو اوسکے
تمام ایسے ہتھیار جنسے وہ اپنے آپ یا دوسرون کو ضرر
پہونچا سکین لے لیئے گئے۔ لیکن اوس دن صبح کے وقت
سلطان نے اپنی ڈاڑھی درست کرنے کے لیے مقراض مانگی
پہلے اوسکے دینے سے انکار کیا گیا۔ لیکن بعدہ باوجود دوسرے
پہ

بیگمات کے اصرار کے سلطان کی والدہ سنے اون کی اس درخواست کا
نامنظور کرنا گوارا نہ کیا۔ جب سلطان کو مقراض مل گئی
تو اونہون نے بیگمات کو اپنے کمرہ سے علیحدہ کر کے اوسکا دروازہ
بند کر لیا۔ اور بیگمات دوسرے کمرہ کی کہڑکی کے قریب بیٹھہ گئین
جہان سے وہ سلطان کے کمرہ کے اوس حصہ کو دیکھہ سکتی تہین
جہان کوچ بچہا ہوا تہا۔ اور جب سلطان اوسپر بیٹھے تھے تو اونکے
سر کا پچہلا حصہ نظر آتا تہا۔ تہوڑی دیر بعد بیگمات سنے یہ دیکھکر کہ
اون کا سر آگے کو جہکا جاتا ہی شور مچایا۔ سلطان کی والدہ نے
دروازہ توڑنے کا حکم دیا۔ اور جب بیگمات اوس کمرہ مین داخل
ہوئین تو سلطان کو مردہ اور تمام فرش کو خون سے تر بہ تر پایا۔
جب ڈاکٹر ملتجن کو معلوم ہوا کہ والدہ سلطان کی حالت اپنے
بیٹے کے غم مین نہایت ابتر ہے۔ تو اونہون سنے والدہ سلطان
کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ لیکن اونہون نے
اسکے جواب مین یہ کہلا بہیجا کہ میرے پاس بجاے ڈاکٹر کے
کسی جلاد کو بہیجنا چاہیئے۔ کیونکہ مین ہی کمبخت اپنے
پیارے بیٹے کی موت کا باعث ہوی ہون۔ ڈاکٹر ڈکسن نے
یہہ تمام واقعات مجہہ سے فوراً محل سے واپس آکر بیان کیئے تھے
یہ امر بالکل یقینی ہے کہ اگر قتل کا کوئی شبہہ ہوتا تو سب سی پہلے
سلطان کی والدہ اور محل کی دوسری عورتون کو ہونا چاہیئے تہا

لیکن اوسوقت ان لوگون کو بہی خودکشی کے سوای کوئی اور شبہ نہ تہا

یہ امر مسلم ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان کے خاندان مین جنون موروثی تہا۔ اون کے بھائی عبدالمجید خان کا دماغ جن کے بعد وہ تخت نشین ہوے۔ حالت جوانی مین خراب ہوگیا تہا۔ اور اون کا بہتیجا مراد جو اونکے بعد تہوڑے دنون کے لیے تخت نشین ہوا اوسی مرض مین مبتلا رہا۔ جہان تک مین جانتا ہون خود سلطان عبدالعزیز خان کئی بار اس مرض مین مبتلا ہوچکے تھے۔ پہلی مرتبہ اونکو جنون کا دورہ ۱۸۶۳ء مین ہوا تہا۔ جب کہ مین قسطنطنیہ مین ایک کام کے لیے مقیم تہا۔ اور جسکا ذکر مین نے اون خطوط مین کیا ہے جو مین نے وہان سے لکہے تھے۔ معزولی سے ڈیڑہ سال قبل اون کو جنون کے دو اور دورہ ہوے۔ اسکی نسبت مین نے لارڈ ڈربے کو یہ لکہا کہ وزرا مین سے ایک شخص نے جو میرا بے تکلف دوست ہے مجہہ سے اس واقعہ کو نہایت صحت کے ساتہہ بیان کیا ہے۔ مینے یہ بہی لکہا تہا کہ یہ جنون عجیب عجیب شکلون مین ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ اون کو یہ خبط ہوگیا تہا کہ وہ کسی ایسے کاغذ کو نہین دیکہہ سکتے تھے جو سیاہ روشنائی سے لکہا ہو پس ہر ایک کاغذ جو اون کے سامنے پیش ہوتا اوسکا سرخ روشنائی سے لکہا جانا ضرور تہا۔ جو سفیر دولت عثمانیہ کی طرف سے دوسرے ممالک مین بہیجے جانے کے لیے منتخب ہوتے تھے

اون کو جنون اسوجہ سے ہو گیا تھا کہ سرکاری مراسلات جو دوسرے پادشاہون کے نام ہوتے تھے۔ وہ قاعدہ کے موافق سرخ روشنائی سے نہین لکھے جا سکتے تھے۔ اور سلطان کسی ایسے کاغذ پر دستخط نہین کرتے تھے جو سرخ روشنائی سے نہ لکھا گیا ہو۔ ایک زمانہ مین ان کو اس قدر خوف ہو گیا تھا کہ بجز اون کے کمرہ کے تمام محل مین کوئی چراغ یا لمپ نہین جل سکتا تھا اور محل کے رہنے والون کو شام سے صبح تک اندھیرے مین بسر کرنا پڑتا تھا۔ بہر حال یہ تمام واقعات ایسے ہین کہ جنپر محض تلون مزاجی کا اطلاق نہین ہو سکتا۔ میرے خیال کے موافق یہ سب جنون کے آثار ہین۔

پس اس مزاج کے شخص کا معزولی کے غم مین خودکشی کر لینا کسیطور سے تعجب انگیز نہین ہو سکتا۔ خصوصًا جب یہ امر بھی معلوم ہی کہ سلطان کے خیال کے موافق معزول شدہ پادشاہ کے واسطے خودکشی سے بہتر کوئی اور تدبیر نہین ہو سکتی تھی۔ جب سلطان عبدالعزیزخان نے شہنشاہ نپولین کی معزولی کی خبر سنی تو بے اختیار اون کی زبان سے یہ نکلا کہ کیا یہ معزول شدہ شخص اب بھی زندہ رہنا پسند کرتا ہی۔ جب مینے پہلی مرتبہ یہ قصہ سنا تو مجکو اوسپر یقین نہ ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اوس کی تصدیق ایک ایسے شخص کے زبانی ہو گئی جس نے

خود سلطان مرحوم کی زبان سے اس فقرہ کو سنا تھا شخص مذکور کی
سچائی پر شک کرنے کی بہ ظاہر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ۔
اسوقت سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کا کوئی شبہ نہ تھا
اور نہ تین سال بعد جب کہ ایک غیر منصفانہ اور برائے نام تحقیقات
شروع ہوئی کوئی قابل توجہ شہادت موجود تھی ۔
حقیقتاً اس تحقیقات سے چند سر برآوردہ اشخاص کو تباہ اور
پریشان کر دینا مقصود تھا ۔ اس مین کچھ کلام نہین کہ اگر ملزمین کو
گواہون پر جرح کرنے کی اجازت دیجاتی تو یہ تمام الزامات
بالکل بے اصل ثابت ہوجاتے ۔ اور ہر شخص کو معلوم ہوجاتا
کہ جو شہادتین ان الزامات مین پیش کی گئی تھین وہ محض بے بنیاد
اور سراسر غلط تھین ۔ چونکہ اس قابل نفرت اور فرضی کارروائی کو
وہ لوگ بھی جن کو ملزمین کے ساتھ کوئی ہمدردی نہین ہے
انصاف کے علاوہ دوسرے مقاصد پر مبنی سمجھتے ہین ۔ لہذا
اوسکی نسبت زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی
بہرحال اس کارروائی سے جو کچھ حقیقتاً مقصود تھا اوس مین
پوری کامیابی ہوگئی ۔ اور اس ترکیب سے جو سربرآوردہ لوگ
شخصی اقتدارات کے مزاحم سمجھے جاتے تھے ۔ وہ جلاوطن
کردیے گئے ۔ لیکن جو لوگ جھوٹی شہادتین دیکر اس
سزایابی کے باعث ہوئے تھے ۔ اور جنہون نے خود عہدہ داروں

کی ترغیب سے سلطان کے قتل کا اقبال کیا تہا وہ نہ صرف سزا سے
بچ گئے بلکہ سنا جاتا ہی کہ اون کو بڑی بڑی پنشین دیگئی ہین۔
قتل پر تین سال گزر جانے کے بعد ایک پہلوان اور ایک مالی کا
عدالت مین حاضر ہوکر سلطان کے قتل کا اقرار کرنا بالکل تعجب انگیز
معلوم ہوتا ہی۔ اور بظاہر اس کی کوئی وجہ بجز اسکے سمجہہ مین نہین آتی
کہ ان لوگون سے کو نہ صرف سزا سے بچانے بلکہ انعام وغیرہ کا بھی
وعدہ کیا گیا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اقرار جرم سے مدحت پاشا اور اونکی
دوسرے ساتہیون کو اعانت جرم کی سزا دلواوین۔ چنانچہ اون
لوگون سے ایسا ہی کیا اور سلطان مدحت پاشا اور اون کی ایسے
ساتہیون کے طرفسے جنسے وہ ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے بالکل
مطمئن ہوگئے۔ لیکن یہ سلطان عبد الحمید خان کے دامن نیکنامی پر
وہ بد نما دہبہ ہی جو کسی طور سے نہین جاسکتا۔ سلطان عبد العزیز
کی افسوسناک موت کے ساتہہ ہی فرقہ محب وطن کی امید ونکا
بھی خون ہوگیا۔ ایک زمانہ مین مشہور تہا کہ مراد نہایت کثرت سے
شراب پیتے ہین۔ لیکن بعد اوس کے معلوم ہوا تہا کہ انہون نے
ایکدرجہ اوسکو کم کر دیا ہی۔ اون کا دل و دماغ ہمیشہ سے ضعیف
تہا۔ جب سلطان عبد العزیز خان سے اپنی معزولی سے ایک مہینہ
پہلے اون کو قید کر لیا تہا اور ہر وقت اون کو یہ خوف دلایا جاتا تہا
کہ تمہارے قتل کے لئے بہت جلد حکم جاری ہونے والا ہی تو

اونہون نے پہر شراب کی کثرت کر دی تہی اور اکثر شیمپین مین
برانڈی ملا کر پیا کرتے تھے - جس زمانہ مین اون کو تخت پر بٹہانے
کے لیے سازشین ہو رہی تہین وہ نہایت خوف کی حالت مین
تھے - کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر اس کارروائی مین ناکامی ہوئی
تو وہ ضرور قتل کر ڈالے جائینگے - لیکن عبد العزیز خان کی موت
کی خبر سے اون کو ایسا صدمہ ہوا کہ اون پر ایک جنون کی سی
کیفیت طاری ہو گئی - جسکی وجہ سے تمام اصلاحی کارروائیون کو
بمجبوری ملتوی کر دینا پڑا - اس زمانہ مین حیرت ناک واقعات کا ایک
سلسلہ جاری تہا - سلطان عبد العزیز خان کی خودکشی کے دس دن
بعد دفعتًا یہ خبر مشہور ہوی کہ جماعت وزراء پر جب کہ وہ لوگ
کونسل مین جمع تھے حملہ کیا گیا ہی - اور اون مین سے چند آدمی
مار ڈالے گئے - اور کچہ زخمی ہوے ہین - اس واقعہ سے
بظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اس تبدیلی کے خلاف کوئی اور تبدیلی
ہونے والی ہی - جسکی وجہ سے لوگون مین ایک گونہ بے اطمینانی
پہیل گئی تھی - یہ خبر سنکر میرے ایک ساتھی نے نہایت خوف زدہ
حالت مین میرے پاس آکر دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے
کیا اس موقعہ پر قسطنطنیہ چہوڑ کر جہاز پر چلا جانا مناسب نہ ہوگا ؟
اسکے جواب مین مینے یہ کہا کہ میرا ارادہ تو یہی ہی کہ جب تک
مجھکو اس واقعہ کی پوری کیفیت معلوم نہ ہو - مین اپنی جگہہ پر

چپ چاپ بیٹھا رہون - مین کوئی ایسا کام کرنا نہین چاہتا جس سے
عام خوف اور بے اطمینانی بڑھجائے -
بہرحال تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوگیا کہ یہ کوئی خوف کا موقع نہین ہی
اور جو کچھ ہوا وہ محض ایک شخص نے بلا کسی سازش اور مدد کے
اس بہادری کے ساتھ کیا ہی جس کی نظیر شاید مشکل سے ملیگی
یہ نوجوان شخص سرکیشیا کا رہنے والا اور حسن چرکس کے نام سے
مشہور تھا عام طور سے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ اوسکو حسین عونی
کے علاوہ کسی دوسرے وزیر کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہ تھی
لیکن وہ ایک ہندوستانی سپاہی کی طرح بھنگ کی نشہ سے
بدمست ہوگیا تھا - اور اوس حالت مین جو شخص اوسکے سامنے آیا
اوسنے بلا تامل اوسپر حملہ کیا - اس خیال کی تائید اس واقعہ سے
بھی ہوتی ہی کہ پہلے وہ حسین عونی کی تلاش مین اوسکے مکان پر
گیا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ وہ کونسل مین ہی - تو وہ سیدھا
کونسل کو روانہ ہوا - رات کی وقت وزراء کا بلا کسی حفاظت کے
کونسل مین جمع ہونا خود اس امر کو صاف بتلا رہا ہی کہ باوجود
ان تمام تبدیلیون کے شہر مین ہر طرح امن تھا - حسن چرکس نے جو
تمنچہ لگانے مین مشہور تھا دربان سے حیلہ کرکے کہ وہ کسی وزیر کی
پاس کچھ پیام لایا ہی بلا کسی مزاحمت کی کونسل کے کمرہ مین پہونچتے ہی
متواتر دو فیر کئے - پہلے فیر نے حسین عونی سرعسکر کا کام تمام

کردیا۔ اور دوسرے سی رشید پاشا وزیر صیغہ خارجہ مقتول
ہوے۔ یہ حالت دیکھکر دوسرے وزراء اور وزیر افواج بحری
کونسل کے کمرہ سے نکل جانے کے لئے دروازہ کی جانب جہپٹے
لیکن یہ بڑا بہادر جس کی دلیری اس سے پیشتر بارہا بڑے بڑے
موقعون پر ثابت ہوچکی تہی قاتل کے پیچہے جا پہونچا اور اوس کو
گرفتار کرنا چاہا لیکن جب اس کشمکش مین اوسکے کئی خنجر لگے
تو وہ حسن چرکس کو چہوڑ کر چکے سے اوس کمرہ مین چلا گیا جہان
وزیر اعظم پیشتر سے پناہ گزین تہا۔ ان دونون بدبختون نے
ایک بڑی کوچ اوٹہاکر دروازہ مین اڑا دی۔ تاکہ حسن چرکس اندر
نہ آسکے۔ جب حسن چرکس دروازہ کہولنے مین ناکامیاب ہوے تو
اوسنے رشدی پاشا وزیر اعظم کی خدمت مین نہایت مودبانہ طور پر
یہ عرض کیا کہ اے میرے باپ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ میرا
مقصد آپ کو ضرر پہونچانا نہین ہے۔ آپ براہ عنایت دروازہ
کہولدین۔ تاکہ مین وزیر افواج بحری کا کام تمام کردون۔ اسکے
جواب مین رشدی پاشا نے کہا کہ بیٹے تمہاری اسوقت ایسی
حالت نہین ہے کہ مین تم کو اندر آنے کی اجازت دون۔ اور
مین کسیطرح سے دروازہ نہین کہولونگا جس وقت کہ یہ عجیب
گفتگو کونسل کے کمرہ مین ہو رہی تہی اوسوقت وزراء کے غیر مسلح
ملازمون نے حسن کو گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن وہ لوگ اسی کوشش مین

سکے بعد دیگرے قتل اور زخمی ہوے - اور جھگڑے ایک سپاہی نے
اگر اوسکو ایک برچھی سے زخمی نہین کیا - اوسوقت تک وہ گرفتار
نہین ہوا - حسن چرکس اپنے ہمراہ چار پستول لایا تہا - دونون
ہاتہون مین اور دونون جوتون مین جنکے ذریعہ سے اوسنے سات
آدمیون کو جان سے مار ڈالا - جن مین سے دو وزیر تھے - اور
آٹھہ آدمیون کو زخمی کیا جن مین سے ایک وزیر افواج بحری تہا
دوسرے روز حسن چرکس کو پہانسی دی گئی - لیکن اوسنے مرتے
دم تک استقلال اور ثابت قدمی کو ہاتہ سے نہین دیا - باوجود زخمی
ہونے کے وہ پہانسی کے تختہ پر خود چڑہ گیا - اور اپنے گلے مین
اپنے ہاتہہ سے خود پہانسی کی رسی ڈال لی - اور اس موقعہ پر
بہی اوسنے وہی جرءت اور ہمت ظاہر کی جو اوسنے اپنے دشمنون سے
معاوضہ لینے کے وقت ظاہر کی تہی - اس کارروائی کی اوسکی
ذاتی عداوت کے سوا جو حسن چرکس کو وزیر صیغہ جنگ کے ساتہ ہی
بظاہر کوئی اور پولیٹکل وجہ معلوم نہین ہوی - بہرحال اگر یہہ کارروائی
گورنمنٹ کے خلاف بہی فرض کر لی جاوے تب بہی یہ سمجہنا چاہئے
کہ اوس مین بالکل کامیابی نہین ہوی - کیونکہ جو ہنگامہ اس کی وجہ
سے دفعتا ہو گیا تہا وہ تہوڑی دیر بعد رفع ہو گیا - اگر بجای سر عسکر کے
مدحت پاشا مارے جاتے تو البتہ دوسری حالت ہتی - کیونکہ
ان تمام اصلاحون اور تبدیلیون کے منصوبون کے وہی بانی

مبانی خیال کئے جاتے تھے۔ حسین عونی نے اگرچہ سلطان عبدالعزیز کی معزولی مین سب سے زیادہ کوشش کی۔ لیکن عام طور سے یہی سمجھا جاتا تہا کہ اون کو اصلاح کے جانب دلی توجہ نہین ہے۔ کیونکہ خود اون کا محکمۂ فوج ایسا پاک وصاف نہ تہا کہ وہ اوس کو ایک قومی جلسہ کے اختیار مین دیدینا پسند کرتے۔ علاوہ برین لوگون کو یہ بہی اندیشہ تہا کہ کہین اون مین اور مدحت پاشا مین قانون اساسی کے متعلق جہگڑا نہ ہوجائے۔ ان تمام وجوہات پر نظر کرکے فرقۂ محب وطن نے اونکی موت کو بجاے نقصان کے ایک قسم کا فایدہ تصور کیا۔ جدید قانون متعلق اصلاحات کے اجرا کا ہر شخص کو بے حد انتظار تہا۔ لیکن جب وہ کچہہ عرصہ تک جاری نہ ہوا تو لوگون مین بے اطمینانی پہیلنی شروع ہوی۔ اولاً ان قوانین کے نہ جاری ہونے کا سبب سلطان کی علالت بیان کی جاتی تہی۔ اور اصل حقیقت اس طور پر پوشیدہ رکہی گئی کہ اوسکے نسبت کسیکو شبہہ بہی نہوا۔ باوجودیکہ میرے پاس اطلاع کے ذرائع مہیا تھے۔ لیکن پہر بہی مجہکو ایک عرصہ تک یہہ نہ معلوم ہوسکا کہ سلطان بجاے جسمانی بیماری کے دماغی امراض مین مبتلا ہین جب وزیر اعظم کو اس امر کا پورا یقین ہوگیا کہ مین اصلی کیفیت سے واقف ہون۔ اوسوقت اونہون نے ۲۲ جولائی کو مجہہ سے اون تمام دقتون کا ذکر کیا جو اون کو پیش تہین۔

وزیر اعظم اور مدحت پاشا گورنمنٹ کی آیندہ کارروائی کی متعلق مختلف الرای
تھے ۔ کیونکہ رشدی پاشا اوسوقت تک کوئی کارروائی کرنا نہین
چاہتے تھے ۔ جب تک سلطان کی صحت کی نسبت بالکل نا امیدی
نہ ہو جاے ۔ اب تک ڈاکٹرون سے اس کی نسبت قطعی رای
قائم نہین کی تھی ۔ برخلاف اسکے مدحت پاشا کا یہ خیال تھا کہ سلطان
کی حالت صحت کو قوم سے پوشیدہ رکھنے مین گورنمنٹ پر ایک
بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہی ۔ اسلئے ضرور ہی کہ اصلی کیفیت
قوم کے ایک بڑے مجمع کے سامنے پیش کیجاے ۔ اور جو کچھ
وہ فیصلہ کرے اوس کے موافق عمل کیا جاے ۔ اون کے
اوسوقت کی گفتگو سے مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ قطعی کارروائی کے
لئے بالکل آمادہ تھے ۔ کیونکہ اون کو اوسوقت کے بیکار
ضائع ہونے کے نسبت سخت افسوس تھا ۔ اور وہ بہت جلد
اپنی قوم اور تمام اہل یورپ پر یہ بات ثابت کردینا نہایت ضروری
سمجھتے تھے ۔ کہ اب سلطنت عثمانیہ کی تاریخ مین نیا زمانہ
شروع ہونے والا ہی ۔ چونکہ قومی کونسل اس امر کا قطعی فیصلہ
کر چکی تھی کہ اصول سلطنت مین کامل تبدیلی نہایت ضروری ہے
لہذا مدحت پاشا کی راے تھی کہ وہ اصلاحات صرف اوس فیصلہ
کی بنا پر جاری کر دئے جائین ۔ غالبًا اون کی اس تعجیل
کی یہ وجہ تھی کہ اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ سلطان عبد الحمید خان

اپنی تخت نشینی کے بعد اون اصلاحات کو جنکے لئے مدحت پاشا نے
اس قدر سخت کوششین کی ہین۔ منظور کرتے ہین یا نہین؟
سلطان مراد سے قبل تخت نشینی یہ وعدہ لے لیا گیا تہا کہ وہ اپنی
تخت نشینی کے بعد فورًا اون تمام اصلاحات کو جاری کر دین گے
لیکن سلطان عبد الحمید خان کے نسبت جن سے مدحت پاشا
واقف بہی نہ تھے۔ یہہ سمجہا جاتا تہا کہ وہ بعد تخت نشینی کے بالکل اپنی رای کے
مختار ہون گے۔ کیونکہ اون سے اسکے متعلق کسی قسم کا وعدہ
نہین لیا گیا تہا۔ مدحت پاشا کی کارروائے پر وزیر
اعظم کا یہہ اعتراض نہایت قوی تہا۔ کہ ان اصلاحات کا
اصلی مقصد شاہی اقتدارات کا محدود اور کم کر دینا ہی۔ اور
ایسے قوانین کا وزراء کو ایسے وقت مین جاری کرنا جب کہ پادشاہ
اون کے سمجہنے سے معذور ہو کیا جائز قرار دیا جا سکتا ہے اور
کیا اوسکے جانشینون پر اون کی پابندی ضرور ہوگی۔ رشدی پاشا
کا اس معاملہ مین تامل بالکل فطرتی اور واقعی تہا۔ لیکن دوسرا
دلیرانہ طریقہ بہی غالبًا کچہ خطرناک یا بیجا نہ تہا۔ کیونکہ وزرا اس عرصہ
مین بہت ایسے اقتدارات بہ مجبوری کام مین لا چکے تہے۔ اور
اکثر ایسے کام اپنی ذمہ داری سے کر چکے تھے۔ جن کی نسبت
پادشاہ کی مرضی اور حکم حاصل کرنا ضرور تہا۔ لیکن وزیر اعظم
مین اس اہم اور خطرناک کام کو اپنی ذمہ داری سے انجام

دینے کی جرأت نہ تھی - چنانچہ ایک مہینہ اسی طرحسے گزر گیا - اور
وہ اوس کا بدوائی کے لیے جسکا کرنا مجبوری ضروری تہا آمادہ نہو سکے
اور بالآخر یہ چاہا کہ اپنی ذمہ داری کا ایک حصہ میرے سر ڈالین
اسباب سے اوس عزت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہی جو انگلستان کو
اوسوقت قسطنطنیہ مین حاصل تہی - کیونکہ ایک ایسی سلطنت کے
وزیر اعظم کا جو اپنے معاملات مین غیر لوگون کا دخل دینا سخت ناپسند
کرتی ہو اس نازک معاملہ مین سلطنت انگلستان سے مشورہ کرنا بغیر
اعلے درجہ کی خصوصیت اور اخلاص کے بالکل غیر ممکن تہا -

محمد رشدی پاشا چبیس اگسٹ کو میرے پاس اس غرض سے
آئے کہ مجہہ سے اس امر مین صلاح کرین کہ اب سلطان کی مراد
کے نسبت کیا کارروائی کیجائے - مینے اوسی روز اس معاملہ کی
اطلاع اپنی گورنمنٹ کو دیدی کہ رشدی پاشا نے آج مجہہ سے
بیان کیا کہ اب اعلی حضرت کی صحت کی مطلق کوئی امید نہین رہی ہی
علاوہ برین دار المجانین کے اعلی عہدہ دار کی بہی (جن کو مین جانتا ہون
کہ وہ اس فن مین بہت کامل اور لایق ہین) یہی راے ہے
اور ڈاکٹر لیدرس دارف کی جو دماغی امراض کے مشہور طبیب ہین
اور ویانا سے خاص طور پر بلوائے گئے ہین یہ راے ہی کہ جب تک
سلطان کو چند ماہ تک نہایت خاموشی کی حالت مین نہ رکہا جائے
اوسوقت تک یہ فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہی کہ اون کا مرض علاج پذیر

ہی یا نہین - لیکن رمضان شریف اور عید قریب ہونے کی وجہ سے
جس مین پاشا کا بر آمد ہونا ضروری ہی - ڈاکٹر لیدرس وارف کی اس
تجویز پر عمل کرنا نہایت مشکل تہا -
وزیر اعظم باوجود ان تمام باتون کے معلوم ہونے کے اپنے
دل سے اس خیال کو رفع نہین کر سکتے تھے - کہ ایسا نہ ہو کہ
سلطان مراد اچھے ہو جائین اور اون کو اسبات کا رنج ہو کہ وہ
تھوڑی سی بیماری کی وجہ سے تخت سے علیحدہ کر دئے گئے
رشدی پاشا کا یہ منشاء تہا کہ اس معاملہ مین مین اون کو کوئی معقول
صلاح دون - مینے اون سے صاف طور پر بیان کر دیا کہ آپکو
مجہہ سے ہرگز یہ توقع نہین رکھنی چاہئے کہ مین آپ کو ایسے نازک
مسئلہ مین بحیثیت سفیر انگلستان کوئی رائے دونگا - آپ کو
یہ خیال رکہنا چاہئے کہ اسوقت آپ کے دو فرائض منصبی ہین -
ایک اپنے بادشاہ کے متعلق اور دوسرا اپنے ملک کی بہبودی
کے نسبت - پس اسکی ضرورت ہی کہ جہانتک ممکن ہو ان دونون کا
پورا خیال رکہین - لیکن جب آپ کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ
سلطان کی علالت کی وجہ سے ملک کی امن اور آسایش مین فرق
پڑتا ہی - تب اوسکا رفع کرنا سب سے مقدم ہی - اس امر کا
فیصلہ کرنا کہ ایا وہ وقت آگیا ہی یا نہین - آپ لوگون کا کام ہی
مینے اسکے متعلق جو رپورٹ اپنی گورنمنٹ کو بہیجی اوس مین اسقدر

اور زیادہ کر دیا تھا کہ اگرچہ وزیر اعظم سے گفتگو کرتے وقت مجھ کو
احتیاط اور ہوشیاری ضرور تھی - لیکن مجھکو آپسے اپنی اصلی رائے
چھپانے کی ضرورت نہین ہے - میری اصلی رائے یہ ہے کہ جہانتک
ممکن ہو بہت جلد تبدیلی کرنی چاہئے - اور سلطنت کا بغیر کسی بادشاہ
کے رہنا ایکدم کے واسطے بھی مناسب نہین -
دوسرے روز شاہزادہ عبد الحمید نے ایک انگریز کو جو عرصہ سے
اون کی خدمت مین رہتا تھا - اور اون کا بڑا معتمد علیہ تھا بغرض
طلب مدد سفارت انگلستان میرے پاس بھیجا اور اوسکے ذریعہ سے
مجھکو اپنے خیالات اور رائے سے مطلع کیا - شاہزادہ نے یہ
ظاہر کیا کہ اون کی سب سے پہلی یہ خواہش ہے کہ وہ گورنمنٹ
انگلستان کی مرضی کے موافق کام کرین - اور انہون نی ہماری
پارلیمنٹ کی رپورٹون کا بھی ترجمہ کرا دیا ہے - وہ اس امر سے
بخوبی واقف ہین کہ انگلستان اور ٹرکی مین جو عمدہ تعلقات تھے
اون مین بلگیریہ کے واقعہ سے ضرور فرق آجائے گا - اور
پارلیمنٹ مین جو سخت الفاظ اون لوگون کے نسبت استعمال
کئے گئے تھے - جو اس واقعہ کے ذمہ دار تھے وہ اون کو بالکل درست
اور ٹھیک تصور کرتے ہین - اور نیز یہ بیان کیا گیا کہ سلطنت کا
اعتبار سخت کفایت شعاری کے ذریعہ سے قایم کیا جاوے گا
تاکہ عام قرضخواہون کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہونے پائے

اور ملک کا انتظام اسطرح پر کیا جائیگا کہ رشوت ستانی کا باب بالکل مسدود ہوجاوے۔

اگرچہ شاہزادہ کے یہ خیالات بظاہر پسندیدہ معلوم ہوتے تھے لیکن مین چاہتا تھا کہ اون کے چال وچلن کے نسبت مجھکو اصلی حالات معلوم ہوجاوین تاکہ مین بطور خود اس امر کا فیصلہ کرسکون کہ اون کا غالباً کیا طریقۂ عمل ہوگا۔

مجھکو اسکے متعلق اون کے سفیر دن سے جو اطلاعین ملین وہ کچہ زیادہ قابل اطمینان نہ تہین۔ اس مین کچہ شک نہین کہ اوس نے اون کے مزاج اور قابلیت کی ازحد تعریف کی۔ اوس کے ساتہ ہی یہہ بھی بیان کیا کہ شاہزادہ عبدالحمید نے یہ مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ کسی وزیر کو اپنے اوپر حاوی نہین ہونے دین گے۔ اور نیز موجودہ وزراء کو جہان تک ممکن ہوگا علیحدہ کردین گے۔

اس سے یہ امر صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ فرقۂ محب وطن کی طرفدار نہین ہین۔ کیونکہ وہ شخصی حکومت جاری رکھنا چاہتے تھے اور موجودہ وزراء جن مین سے اکثر فرقہ محب وطن مین شریک تھے جنکا اصلی مقصد شاہی آزادی اور اختیارات کو محدود کرنا تھا پس سلطان فرقہ محب وطن کے اون اصلاحون کو کیونکر منظور یا پسند کرسکتے تھے۔ جن کی وجہ سے اون کے اختیارات شاہی مین عام لوگون کا دخل ہوجاتا اور بجلکے جاری ہوجانے کی بجائے

تخت نشینی سلطان مراد فوراً امید تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا شاہزادہ عبد الحمید
اکتیس اگست کو تخت نشین ہوئے۔ اور چھ ہفتہ بعد تخت نشینی کے
اعلان متعلقہ اصلاح سلطنت عثمانیہ جسکا ہر شخص منتظر تھا جاری ہوا
لیکن وہ باضابطہ کانسٹیٹیوشن جو ان اصلاحات کو عمل مین لاتا۔ بالفعل
ملتوی رکھا گیا۔ اگرچہ اعلان مین یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ بجٹ اور
ٹیکسون کے منظور یا نامنظور کرنے کے لئے ایک سینیٹ اور ایک
عام مجلس مقرر کیجاوے گی۔ اور صوبہ جات کے ٹیکس کا موجودہ طریقہ
تبدیل کیا جائیگا۔ اور نیز صوبہ جات مین قوانین کی پوری تعمیل ہوگی
اور انتخاب کے حق مین توسیع کیجاوے گی۔ اسیطرح پر دوسری
آزادانہ کارروائیون اور اون تمام اصلاحون کا وعدہ کیا گیا تھا۔
جن کے جاری کرنے کے لئے بوسینیا اور ہرزیگوینا مین
باب عالی مجبور کیا گیا تھا۔

یہ اعلان اگرچہ بارہ اکتوبر کو طبع ہو چکا تھا۔ لیکن اون دقتون
کی وجہ سے جو محل مین پیش آئین۔ پچیس جنوری آیندہ تک مشتہر
نہین ہوسکا۔ جو اعلان کہ پچیس جنوری کو شایع ہوا وہ مدحت پاشا
کے اصلی مضمون سے اکثر ابواب مین مختلف تھا۔ اور ایک بڑا
اہم فقرہ باوجود مدحت پاشا کی سخت کوشش کے اوسمین داخل
نہین ہوسکا۔ جسکا یہ منشا تھا کہ کوئی شخص رعایائے سلطنت
عثمانیہ مین سے محض سلطان کے حکم سے جب تک کسی باضابطہ

عدالت کی حکم نہ دیا ہو جلا وطن نہ کیا جاویگا - جب یہہ اعلان جاری ہوا
تو مدحت پاشا نے تجویز کیا کہ اس کی باضابطہ اطلاع اوس کانفرنس کو
دیجاوے جو اوسوقت بغرض اصلاح اور انتظام اون ممالک کی منعقد
ہوئی تھی - جن کی نسبت اوس زمانہ مین بدنظمی کی شکایت پیدا
ہوگئی تھی - اگر یہ راے منظور ہو جاتی - اور اوس کی باضابطہ اطلاع
کانفرنس کو دیدی جاتی تو یہ اعلان سلاطین یورپ کے مقابلہ مین
بمنزلہ ایک اقرار صالح کے ہو جاتا - اور اوس کی وقعت ایک
باضابطہ عہدنامہ کی ہوتی - اور اوس کی تعمیل کے نسبت سلطنتہاے
یورپ کو زور دینے کا حق پیدا ہو جاتا - اگرچہ سلطان اوسکے بعد بھی
اوس سے تجاوز کرسکتے تھے - لیکن اوسوقت ایسی جرأت
نکرسکتے - جیسا کہ اُنھون نے بعد کو علانیہ کیا - اور اون کو بالضرور
اس امر کا خیال رہتا کہ جو وعدہ اونھون نے کیا ہے اوس کی
تعمیل کی نسبت نہ صرف سلاطین یورپ زور دینگے - بلکہ خود
اون کی رعایا بھی اوسکی تعمیل پر مصر ہوگی -
لیکن مدحت پاشا کی اس راے کو کانفرنس نے منظور نہین کیا
اگر اوس کانفرنس کے ممبر اصلاحات کی کیفیت سے بخوبی
واقف ہوتے - اور اصلاح چاہنے والون کی دیانت سے
آگاہ ہوتے تو مجھکو کامل یقین ہے کہ وہ ہرگز ایسا نہ کرتے -
اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر اوسکی تائید کرتے - لیکن اب

کانفرنس کے اکثر ممبر اون حالات سے جو اون کے آنے کے
قبل اس ملک مین پیش آتے تھے واقف نہ تھے۔ اور اسوجہ سے وہ لوگ
یہ سمجھے کہ یہ تمام تدابیر اون اصلاحات سے بچنے کے لیئے کی گئی
ہین۔ جنپر ممبران کونسل زور دے رہے تھے۔

اس اعلان کے متعلق کانفرنس مین جو بحث ہوئی
اوسمین اوس کی خوبیون سے بالکل آنکھین بند کرلی گئین
اور اوسکے نقائص پر بڑے شد و مد کے ساتھ زور دیا گیا۔ اور
کنایتہً یہ بات محل تک پہونچائی گئی کہ سلطان کو مدحت پاشا سے
جو اون کے "جانشینان سابق کو معزول کرچکا ہی۔ اور اپنے
آپ کو براہ راست حکمران بنانا چاہتا ہی" بہت ہوشیار رہنا چاہیئے
انگلستان کی لبرل پارٹی نے بھی یہی راے اختیار کرکے اون
مصلحان سلطنت عثمانیہ کی کوششون مین ناکامیابی کے واسطے
حتی الامکان سعی کی۔ جسکی بظاہر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی۔ اگرچہ
اس اعلان مین بعض چیزین غیر مکمل اور ناقص تہین لیکن اوسکے
ساتھ بعض چیزین ایسی بھی تہین جن کے فوری مفید ہونے سے
کسی طرحپر انکار نہین ہوسکتا۔ اور جن کے ذریعہ سے آیندہ
ترقی کے لیے ایک راستہ کہلا جاتا تہا۔ اس اعلان کے
ذریعہ سے پارلیمنٹون کے جو اجلاس منعقد ہوے وہ بہت
زیادہ اطمینان دلانے والے تھے۔ اور اون سے ظاہر ہوتا تہا

کہ ممبرون سے یہ ارادہ کر لیا ہی کہ اون کی بداخلت گورنمنٹ کے
معاملات مین حقیقی ہوگی۔
پارلیمنٹ کے مختلف اقوام کے ممبرون مین کسی قسم کا اختلاف
نہ تہا۔ دستار بند ملا۔ خوفناک۔ اور عیسائیون کے منتخب کئے ہوے
ممبر سب یکدل ہو کر اس جدید انتظام کو اپنے ملک کی فلاح کا
ذریعہ سمجہتے تھے۔ اور نہایت آزادی کے ساتہہ گورنمنٹ کی
ہر ایک کارروائی پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ اور اون تمام بدانتظامیون کو
جو صوبہ جات مین پہیلی ہوی تہین پیش کرتے تھے۔ اور اون
تمام مالی درخواستون کو جن کو وہ بے ضرورت یا زیادہ سمجہتے تہے
نامنظور کرتے تھے۔
فی الحقیقت اس سے زیادہ کوئی چیز امید دلانے والی نہین
ہو سکتی تہی۔ جو لوگ عثمانی پارلیمنٹ کے خیال پر ہنستے تھے
اور یہ پیشین گوئی کرتے تھے کہ وہ بالکل گورنمنٹ کی اشارون پر
کام کرے گی۔ اب اُنہون نے نہایت ایمانداری کے ساتہہ
اپنا تعجب ظاہر کیا۔ اور اوس آزادی پر جو کہ پارلیمنٹ سے ظہور مین
آئی نہایت آفرین کی۔
مین اوس وقت قسطنطنیہ چہوڑ چکا تہا۔ اسلئے ان کارروائیون
کے نسبت کوئی ذاتی علم ظاہر نہین کر سکتا۔ لیکن لنڈن ٹائمز
اور نیز دوسرے اخبارون کے کارسپانڈنٹ اوس جرأت اور

دعوے کی شاہد ہین جو پارلیمنٹ کی ہر اجلاس ہین ظاہر ہوی ۔ اور جب
طور سے کہ چیمبر نے گورنمنٹ کی کارروائیون پر اعتراض کیا ۔ او مختلف
وزرا سے اون کی کارروائیون کے نسبت جواب طلب کیے گئے
اون مین یہ بہی بیان کیا گیا تہا کہ اس پارلیمنٹ مین ہر قوم کے چیدہ
چیدہ لوگ ہین اور اب جہگڑا صرف رعایا اور پاشاؤن کے درمیان
رہگیا ہے ۔ دو سال تک رعایا اور سلطان اور اون کے اعلی عہدہ دارن
مین ایک کشمکش جاری رہی ۔ مگر انگلستان نے بدقسمتی سے ایسے
وقت مین جب کہ وہ لوگ ذی اقتدار تھے جنکو دوسرے ملک کی آزادی کو
دیکہکر خوش ہونا چاہیے تہا (یعنے فرقہ لبرل) ایسے فرقہ کی تائید کی
جو آزادی کا مخالف تہا ۔

اس امر کا فیصلہ کرنا کسیقدر مشکل ہی کہ اگر یہ لوگ اوس مدد سے محروم
نہ کئے جاتے جسکے وہ درحقیقت مستحق تہے تو اون کو کہان تک کامیابی
ہوتی ۔ لیکن اس مین کچہہ شک نہین ہوسکتا کہ اگر سلطنت عثمانیہ کے
قابل افسوس بد انتظامیون کا کوئی علاج ہوسکتا ہے تو وہ صرف اسی طور
ہوسکتا ہے کہ وہان کے سلطان اور اعلے عہدہ دارون پر ایک
قوی مزاحمت قایم کیجائے ۔ خود مختار پادشاہ اور اون کے عہدہ دار
اپنے اختیارات مین کسیطرح کی کمی نہین پسند کرتے ۔ اور جن لوگون نے
کوئی آزادی حاصل کی ہے اون کو نہایت مشکل کے ساتہ اوس کی
حفاظت کرنی پڑتی ہے ۔

پس یہ امر تعجب انگیز نہین ہے کہ انگلستان کی غفلت اور بے پروائی
کی وجہ سے سلطان کو اس امر کی جرءت ہوئی کہ وہ اپنے اختیارات
مسلوبہ کے دوبارہ حاصل کرنے کی تدابیر کرنے لگے۔ چون کہ
اس مقصد مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے
فرقہ مصلح ملک کے سرگروہ کو علیحدہ کردینا نہایت ضرور تہا۔
سلطان اس امر سے واقف تھے کہ مدحت پاشا کا علیحدہ کردینا
انگلستان کے کسی فرقہ کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ لبرل فرقہ نہایت
بے رحمی کے ساتہ مدحت پاشا پر حملہ کرچکا تہا۔ اور کانفرنس منعقدہ
قسطنطنیہ بھی مدحت پاشا کو اسوجہ سے ناپسند کرتی تھی کہ اونہون نے
اون تمام تجاویز کو جو سفیر کے اشارہ سے پیش ہوئین تہین۔ بجنسہ
منظور نہین کرلیا تہا۔ غالباً لوگ اسوقت بہول گئے۔ کہ صرف دو اہم امور
ایسے تھے جنکو مدحت پاشا نے کسیطور سے منظور کرنا پسند نہین کیا
اون مین سے ایک یہ تہا کہ مختلف صوبون کے گورنر تمام سلطنتون کی
منظوری سے مقرر ہون۔ لیکن اس کا تجربہ بلگیریا اور مشرقی رومیلیا
مین ہوچکا ہے۔ اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ مدحت پاشا کی اعتراضات
اسقدر بیجا نہ تھے جیسے کہ اوسوقت ظاہر کئے جاتے تھے۔
سلطان نے نہایت آسانی سے ایسے شخص کو علیحدہ کردیا
جسکی موجودگی مین اصلاحات کا منسوخ کرنا نہایت مشکل تہا۔
ہر شخص اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ مدحت پاشا کسطور سے

جلا وطنی مین مر گئے - اور سلطان عبد الحمید خان نے کس طور سے اپنے شخصی اقتدارات بغیر کسی قسم کی جمہوری یا کسی دوسری مزاحمت کے دوبارہ حاصل کر لئے - اور کس طرح پر گورنمنٹ عثمانیہ کے مہذب بنانے کی امیدین خاک مین مل گئین - اور کس طور سے سلطنت عثمانیہ کی حالت ہر ایک ماسبق زمانہ سے زیادہ مایوس کرنے والی اور بدتر ہو گئی -

## مترجم

مسعود علی - بی - اے نشطم منشی دفتر صیغہ کوتوالی سرکار عالی -

اطلاع اس ترجمہ کی حسب ضابطہ رجسٹری ہو گئی ہی بلا اجازت نہ چھاپیں -

واسطے سند اثبات کے یہہ کتاب طبع کی ہوئی مطبع عزیز دکن کی ہی اس لئے مہر و دستخط مہتمم مطبع کی ثبت کی گئی -

العبد

محمد عزیز





# اشتہار

مشیر الوکلا، ترجمہ "ہنٹس اون ایڈووکیسی" مصنفہ مسٹر ریچرڈ ہیرس بیرسٹر ایٹ لا
مڈل ٹمپل مرلینڈ سرکونیٹ کونیس کونسل انگلستان جو کہ ایک نہایت تجربہ کار اور مشہور بیرسٹر ہین اونہو
اپنی ذاتی اور دیگر مشہور بیرسٹرون کے مختلف تجربون کو ایک کتاب کی شکل مین جمع کر کے چھاپا ہے
انگلستان جیسے مہذب اور علم دوست ملک مین یہہ پہلی کتاب ہے جسکے ذریعہ سے پیشہ وکالت کے عملی نقائص
اور فواید جو تجربہ اور کام کرنے سے معلوم ہوتے ہین بتائے گئے ہین - اُسکی ضروری اور مفید ہونے
اس امر سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ دس سال کے عرصہ مین یہہ کتاب نو مرتبہ طبع ہوچکی ہے جسکا ہر ایک
ایڈیشن غالباً پچاس پچاس ہزار سے کم نہوگا ان تمام امور کے معلوم ہونیکے بعد مولانا مولوی
مسعود علی صاحب بی - اے - (مدرستہ العلوم) منتظم پیشی نواب شہاب جنگ بہادر وزیر صیغہ کو
و امور عامہ وغیرہ نے اس کتاب کو اپنے بعض وکالت پیشہ احباب کے اصرار سے اردو مین ترجمہ
تاکہ حیدرآباد اور دوسرے مقامات کے وکلا عدالتون کورٹ انسپکٹرون اور مختارون کو بھی اس
فائدہ پہونچے چنانچہ اوسکو نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ مین طبع
کرایا ہے بہ نظر سہولت خریدارون کے اسکی قیمت للعہ سکہ حالی عہ کلدار قرار
دیگئی ہے - محصول ڈاک ہر حالت مین بذمہ خریدار ہے - تجارت پیشہ لوگون کو
پچاس روپیہ کی کتابین خرید کرینگے بیس روپیہ سیکڑا کمیشن دیا جائیگا - درخواست
خریداری بنام مشتہر حسب نشان ذیل آنی چاہئے کتاب ہذا بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل
یا نقد قیمت وصول ہونے پر ارسال ہوگی -

المشتہر

محمد عبد الغنی سہارنپوری نزیل حیدرآباد دکن محلہ گنتہ گوشہ محل